والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

# کتاب استقامت

جو از تصنیفات اشہر العلما افضل الفضلا

زبدة المحققین والمدققین جناب حضرت

مولانا و مرشدنا مولوی کرامتعلی صاحب

جونپوری سے ہی

فرمایش سے جناب مولوی عبد الجلیل

صاحب کے احقر العباد نصیر الدین نے

کار پردازی سے منشی احمد علی خان کے

اپنے

مطبع رحمانی

مین سنہ ۱۲۸۷ ہجری مین زیور طبع سے مزین کیا

گیرنہ مضمون بیان کرتا ہی کہ اُسکے سمجھنے سے سبکوئی اپنے دین اور
ریعت اور مذہب پر پکا ہو جاویگا اور غیر مذہب کے فساد سے
نشاء اللہ تعالی محفوظ رہیگا اور اپنے فرزندون اور مریدونکو
س رسالہ پر عمل کرنیکی وصیت کرتا ہی اور اس رسالہ کا
سارا مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع مین
ستقامت حاصل ہونیکے واسطے ہی اور یہی اصل مقصود
ہل اسلام کے سارے علوم کا ہی مثل فقہ اور عقائد اور تصوف
ور تفسیر اور حدیث اور تجوید اور قراءت اور معانی
ور لغت اور صرف نحو وغیرہ کے اور تھوڑا سا غور کرنے سے
یہ مضمون کہاں جاتا ہی اگر کوئی میزان اور منشعب اور کافیہ اور
رح ملا اور صراح مین غور کرے تو ملا ستہہ اول سے آخر تک
سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا مضمون بھرا ہی
ور اُن علوم مذکور مین جو فقہ سے لیکے علم معانی تک ہی اتباع کا
ضمون کھلا کھلا ہی کچھ غور کرنیکی حاجت نہین مگر چونکہ دین
سلام کی صفت کرنے سے خود بخود کفر کی برائی اور ہجو ہو
اتی ہی اس سبب سے کافر اور منافق لوگ جیسا کہ فقہ وغیرہ
لوم دینی سے دل سے ناراض ہین ویسا اس رسالہ کے مضمون
سے دل سے ناراض ہونگے اور مومن لوگ باغ باغ خوش

* هو الهادي *
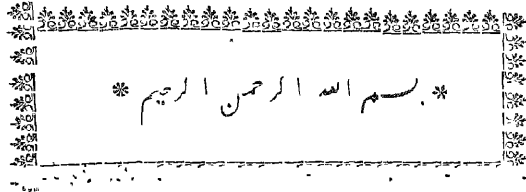
بعد حمد اور صلوۃ کے فقیر کرامتعلی جونپوری از راہ خیر خواہی ہندوستان اور بنگالے کے سارے مسلمانون کے عموماً اور خصوصاً مسلمانین ساکنان محلہ پتھانی تولہ و متھائی منڈی و چاندگاون وغیرہ محلون کے منسلکات شہر اسلام آباد عرف چاٹگام کے بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے اور دعای دلی محفوظ رہنے فتنہ و فساد و فریب اور مکر بد مذہبون سے اور ساری بلاؤن اور آفتون سے بچے رہنے کے دین اور شریعت اور مذہب کی حقیقت اور اُسپر مضبوط رہنے کیواسطے شریعت محمدیکی کتابون سے چنکے اس رسالہ استقامت مین ایک مقدمہ اور اکیس مضامین اور ایک خاتمہ مین ایسے

صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے منقول نہ
ہو مگر شریعت بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ کی جیسا کہ اہل سنت
وجماعت کے جمہور علما کے نزدیک ثابت ہی اسکو ہم اِن
مقام میں اشعۃ اللمعات اور احیاء علوم الدین اور قول
ابی زرعہ اور حدیقۃ الندیہ اور ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفا
اور کتاب الباعث علی انکار البدع والحوادث سے لکھتے ہیں
وہ یہہ ہی کہ جو کچھ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قیامت تک
پیدا ہوا گیا سو وہ بدعت ہی لغت کی راہ سے سب اُس میں سے
جو موافق ہی اُنکی سنت کے قاعدوں کے اور قیاس کیا
گیا ہی سنت پر سو وہ بدعت حسنہ ہی اُسکی صورت
یہہ ہی کہ وہ نیا نکلا ہوا کام نیک کام ہو اور فائدہ دینے والا ہو
مومنوں کو مانند منارہ بنانیکے اور کعبہ شریف کے گرد گرد
چار مصلا بنانیکے اور قرآن شریف میں عشر لکھنے اور نقطہ
دینے اور سوروں کا نام لکھنے اور آیتوں کا شمار لکھنے کے
اِسواسطے کہ اِنسے مسلمانوں کے واسطے کوئی ضرر اور
حرج نہ پیدا ہوا بلکہ اِن کاموں میں مسلمانوں کے واسطے فائدہ
عام ہی * اور جب وہ نیا نکلا کام سنت کے مخالف ہو جیسا کہ
عید جنت کے ایام میں عبادت کرنا اور رسم کا ظاہر کرنا سو ایسا کام

ہوگئے اور مومن مخلص اور منافق لوگ جدا ہوجاوینگے * مقدمہ
چھہ قاعدے اور پانچ نصیحتوں کے بیان میں پہلا چھہ قاعدے
سو ان قاعدوں کو ہم شریعت کی کتابوں کے مضمون بموجب
لکھتے ہیں تاکہ اگر کوئی شخص ان قواعد کے خلاف فتوا دے
تو لوگ اُس فتوا کا اعتبار ہرگز نہ کریں کیونکہ وہ فتوا
شریعت سے نہیں ملتا اور یہ قواعد جس کتاب سے ہمنے
لکھا ہی اُسکے مقام میں اُس کتاب کا ذکر کر دینگے پہلا قاعدہ
یہہ کہ کسی کام کا بدعت ہونا نہونا اور درست نادرست ہونا
اپنی عقل سے کہنا اور غیر مجتہد کو قرآن حدیث سے
مسئلہ نکال کے اُس امر کے بدعت ہونے نہونے اور درست
نادرست ہونے کا فتوا دینا حرام ہی بلکہ اِس بات کو وہ نہیں
تلاش کرتے جیسا کہ قول السدید میں مختارات النوازل سے
لکھا ہی * دوسرا قاعدہ یہہ کہ جو کام کہیں سے لیکے یعنی
حدیث فقہ اصول فقہ عقائد تصوف کہیں سے منقول ہو اُسکے
مکروہ ہونیکی دلیل یہی اُسکا غیر منقول ہونا ہی دوسری
دلیل طلب کرنیوالا جاہل ہی اور جب کسی دینی معتبر کتاب
میں منقول ہو تو گو مخالف نہو بس وہ منقول ہی * تیسرا
قاعدہ یہہ کہ بدعت صرف اُسی امر کو کہا کرتے ہیں جو آنحضرت

جنکو احکام نکالنے کی اجازت شارع نے نہ دیا تھا
اس مضمون کے کہاں جاتے کو واسطے توضیح کے ایک مضمون کا
ترجمہ لکھہ دیتے ہین وہ یہہ ہی فرماتے ہین اور دوسرا قسم
اجماع کا وہ کہ اتفاق کیا اُمت محمد علیہ السلام کے مجتہدون نے
کسی زمانے مین کسی امر پر سو یہہ اجماع امت محمد علیہ السلام کے
خواص مین سے ہی اسواسطے کہ وہے خاتم الانبیا ہین اور اُنکے
بعد وحی آنیوالی نہین ہی اور اللہ تعالی نے فرمایا * اَلْیَوْمَ
اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ * آجکے دن پورا کیا مین نے واسطے تمہارے
دین تمہارا اور اسمین شک نہین کہ وہ احکام جو صریح وحی سے
ثابت ہوے ہین سو نسبت حوادث واقعہ کے بہت
کم ہین یعنی مسائل شرعیہ کی جو نئی نئی صورتین نکلتی جاتی ہین
سو بے شمار ہین اور نسبت اُنکے قرآن شریف سے
جو مسئلے ثابت ہوتے ہین سو بہت کم ہین سو اگر اُن
حوادث واقعہ کے احکام صریح وحی سے معلوم ہوے اور
اُسکے احکام مہمل رہ جاے تو دین کامل اور پورا ہونا تو
اسواسطے ضرور ہوا کہ مجتہدون کو واسطے دین کے
احکام قرآن شریف سے استنباط کرے اور نکالنے کا
اختیار دیا اسہی * یعنی اللہ تعالی نے اپنے احکام قرآن شریف مین

بدعت سیہ اور گمراہی ہی اور کل بدعۃ ضلالۃ کا یعنی ہر
بدعت ہی سب گمراہی ہی ایسی ہی بدعت پر عمل کرنے اور
لانے ہیں اب اِس قاعدہ کی شرح مخالفوں کے رد میں سو
وہ یہہ ہی کہ جو شخص کہتا ہی کہ سوائے شارع کے بیان کے
جو امر کہ اُمت نے نکالا ہی سو سب بدعت سیہ ہی کیونکہ اگر
وہ امر دین کا ہوتا تو شارع اُسکا بیان کرتا کیونکہ دین کا
پورا کرنا شارع کا کام ہی اُمت کا کام نہین ہی اور اللہ
تعالی نے اپنے کلام پاک مین فرمایا کہ آج کے دن پورا کیا
مین نے واسطے تمہارے دین تمہارا اور یہود نصاری کے احبار
اور رہبان کے نکالے ہوئے احکام کہ جنکی مذمت قرآن شریف
مین وارد ہوئی ہی اور وہ احکام مردود ہین سو اُن احکام کے مردود
ہونے کو اِس اُمت مرحومہ کے نکالے ہوئے احکام کے بدعت
سیئہ ہونے پر شاہد لاتا ہی سو ایسا شخص اہل سنت
و جماعت مین سے نہین ہی اور دین کے احکام سے ناجاہل
ہی کیونکہ وہ شخص اجماع کا اور بہت سے احکام شرعیہ کا
منکر ہی اور امت محمد علیہ السلام کے خاصہ کا منکر ہی اور اُمت
محمدیہ کو جنکو احکام نکالنے کی اجازت شارع نے دیا ہی
برابر کرتا ہی یہود و نصاری کے احبار اور رہبان کے ساتھ

تو یہ بات کہی نصیب ہیں اور ایسے شخص کو استقامت
کہاں سے ہوگی اللہ تعالیٰ ایسے برے اعتقاد سے
محفوظ رکھے اور توضیح میں اس آیت کا استفسار ہمارا لکھا
یہ آیت چھٹے سپارہ سورۂ مائدہ میں ہے آیت کے
آگے یہ ہمارا ہے * واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا *
اور پوری کی اوپر تمہارے نعمت اپنی اور پسند کیا واسطے
تمہارے اسلام دین تفسیر مدارک میں لکھا ہے کہ آج کے دن
پورا کیا میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا اس طرح پر
کہ تمکو تمہارے دشمن کے خوف سے محفوظ رکھا اور تمکو
اُن پر غالب کیا جیسا کہ بادشاہ لوگ کہتے ہیں کہ آج ہمکو پورا
ملک ملا یعنے ہم جس سے ڈرتے تھے اُس سے محفوظ رہا پورا
کیا میں نے واسطے تمہارے جسکی تم محتاج تھے اپنی تکالیف
میں یعنے احکام شرعی تمکو پورا سکھا دیا حلال اور حرام کی
تعلیم کرکے اور شرائع یعنے احکام اسلام اور قیاس کے
قوانین اور قاعدوں کی توفیق دیکے * انتہیٰ اور تفسیر بیضاوی
میں لکھا ہے کہ آج کے دن پورا کیا میں نے واسطے تمہارے
دین تمہارا مدد دیکے اور سارے دینوں پر تمہارے دین کو غالب
کرکے یا قواعد عقائد کے بیان کرکے اور اصول شرائع

بیان کرکے فرمایا کہ یہ جو قرآن شریف میں ہی سو بھی
اور امت محمد علیہ السلام کے مجتہد لوگ جو فرماویں وہ بھی
سب کا سب میرا حکم ہی ہو اس میں امت پر بڑی کشادگی ہوئی
کہ انکو ہر مسئلہ کا جواب قیامت تک ملتا رہا اور کسو وقت میں
حیران نہ ہونگے تب ایسی نعمت کو عطا فرماکے فرمایا کہ آج کے دن پورا کیا
میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا اور کیا ایسی نعمت کا خزانہ
بالکل اپنے مائدوں کے لیئے اس امت مرحومہ کے مجتہدوں کے
پاس جو بیان انبیای بنی اسرائیل کے ہیں سپرد کردیا
کہ تمکو قیامت تک اسمیں سے نکال نکال کے نعمت دیا کریں
اور پھر تمکو کسی کتاب اور کسی رسول کی انتظار نہ کرنا پڑے
بخلاف اگلی امت کے کہ انکے پاس ایسا مائدہ اور خزانچی نہ
چھوڑا وے لوگ نئے حادثہ کے واقع ہو سکے وقت میں حیران
ہوتے تھے اور خاتم النبیین صلعم کی انتظار کرتے تھے * تو اب
اس حکم کے بعد جو شخص مائدوں اور خزانچیوں سے
نعمت نہ لیگا سو یہود و نصاری کی طرح سے حیران ہوگا بلکہ
اسے بھی بدتر اسکا حال ہوگا کہ وے لوگ تو خاتم
النبیین صلعم کی انتظار کرتے تھے اور انکے آنیکی بشارت
سے اپنے دل کو تسکین دیتے تھے اور یہ شخص کہ

یا چھٹے طبقے کے فقہا سے منقول ہو یا حرمین شریفین کے
لوگوں کا جس پر عمل ہو یا اہل مدینہ کا جس پر اجماع ہو اُسکو
منقول سمجھو کیونکہ یے چار و گروہ معتمد اگر غیر منقول کا حکم
دیتے یا اُس پر عمل کرتے یا اُسپر اجماع کرتے تو فقہا اِن چارو
کی تابعداری اور موافقت کا حکم نہ دیتے سو تیسروں اور چوتھو
طبقے کے فقہا کی تابعداری کا حکم در مختار اور رد المحتار میں
دیکھو اور اہل حرمین کے عمل کی موافقت کا حکم فتاوی قاضیخان
میں دیکھو اور اہل مدینہ کے جس پر اجماع کریں اُسکو سنت
جانیے کا حکم مدارج النبوۃ میں دیکھو اِس تیسرے قاعدے
کا مضمون اُسیکو فائدہ کریگا جو فقہ کا معتقد ہی اور جو شخص
فقہ کا منکر ہی اُسکو فائدہ نہی کریگا اور اُسسے ہمسے کچھ
کام بھی نہیں کیونکہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا جیسا کہ
تیسرے مضمون میں فقہ کے منکر کا کافر ہونا معلوم ہوگا چوتھا
قاعدہ اِس زمانے میں کوئی مفتی نہیں ہی کیونکہ مفتی ہونیکی
شرط ہی مجتہد یا متبحر ہونا تو جو شخص مجتہد یا متبحر ہیا وہی
مفتی ہی پانچوان قاعدہ یہہ کہ اِس زمانیکے مفتی پر جسے بسبب
ضرورت کے سوا پوچھنا درست ہی واجب ہی کہ استفتا کے
جواب میں فقہ کی عبارت بطور حکایت کے نقل کردے

یعنے اصول فقہ کے پہچاننے کی توفیق آدیکے اور قوانین اجتہاد
کے پہچاننے کی توفیق دیکے * انہی دونوں تفسیروں اور توضیح
کے مضمون سے اس امت کے مجتہدوں کو قیاس اور
اجتہاد سے مسائل بھی نکالنے کی توفیق اور اختیار دینا ثابت
ہی * والحمد لله علی ذلک * اب ماحود اس بحث کشادگی
کے جو اس تیسرے قاعدہ کے اول سے یہاں تک مذکور
ہوئی اپنے عمل کا مشروع ہونا ثابت نہ کرسکے مثل فاتحہ
وسمبہ اور عرس وغیرہ بدعات کے تو اسکو اس عمل سے
سوائے توبہ کرنیکے کچھ چارہ نہیں کیونکہ بدعت سیئہ سے توبہ
کرنا واجب ہی جیسا کہ بیان ہی اور جو عمل کہ ان کشادہ
قاعدوں میں سے ایک سے بھی ثابت ہو مثل مولود شریف
اور قرآن شریف کے پڑھنے اور اعراب کے اور تسلیم
بعد اذان کے اور قیام واسطے داخل کے وغیرہ ایسے عملوں
کے جو بدعت حسنہ ہیں تو اس عمل کے بدعت کہنے سے سوائے
سکوت کے کچھ چارہ نہیں کیونکہ بدعت حسنہ سے توبہ کرنا
واجب نہیں ہی جیسا کہ بیان ہی باقی یہہ مضمون یاد رکھنے
کے قابل ہی کہ مقبول ہوتے نہوتے کا پہچاننا بھی مجتہد لوگوں
اور چوتھے طبقے کے فقہا کا کام ہی سو جو مسئلہ مجتہدوں

کرتے اور ملامت کرنیکو درست نجانتے جیسا کہ اشعۃ اللمعات
شرح مشکوٰۃ میں باب الامر بالمعروف میں اِسکی تصریح
ہی اب نصیحت سو پہلی نصیحت اِس زمانے میں بعضے لوگ
بڑی غلطی میں پڑے ہیں کہ کسی امر حادث فی الدین میں یعنے
جو دین کے کام میں یا کام نکلا ہی اُسکے درست یا نادرست یا
بدعت غیر بدعت ہونے میں جب فقہ میں اختلاف پاتے ہیں
تب اُس امر کے بدعت ثابت کرنیکے واسطے بدعت کی برائی
کے بیان کی حدیثیں اور قواعد طول طویل نقل کرتے ہیں
اور اُن قواعد پر قیاس کرکے اُس امرکو بدعت سیئہ یا حسنہ
ہونے کا آپ فتوا دیتے ہیں سو یہہ پہلے قاعدہ کے خلاف ہی اور
اُنکے مخالف لوگ جب اِس امر حادث فی الدین کا کچھ ذکر
کہیں نہیں پاتے ہیں تب اُسکے منع ہونیکی دلیل مانگتے ہیں سو یہہ
دوسرے قاعدہ کے خلاف ہی اور یہہ جو کہتے ہیں کہ اصل سب
چیز کی مباح ہی جب تک کہ اُسکی نہی نہ ثابت ہو تو اُنکا جواب
یہہ ہی کہ اول تو اہل سنت کے نزدیک اصل اشیا میں توقف
کرنا ہی اور دوسرے یہہ کہ شارع نے کھول کے فرمایا کہ جو
کام حادث فی الدین ایسا ہو کہ مصدر دین سے نہو یعنے
شریعت میں کہیں سے ثابت ہو یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آ

اور اُس مسئلہ کا مخالف اور متعلق ہونا بھی نقصان کردے

اور فقہ کی کتاب میں جس قول کی ترجیح پاوے اُسکو لکھ دے
اور اگر ترجیح نپاوے تو ویسا ہی چھوڑ دے اور ہر ایک
پر عمل کرسکو برابر جانے پھر اگر وہ امر عبادت کے بات میں
ہی تو درست کہنے والیکے قول پر عمل کرے جیسا کے آخر الظہر کا
پڑھنا اور اگر کھانے کے بات میں ہی توسع کرنوالیکے قول پر
عمل کرے جیسا کہ طاؤس کا گوشت نہ کھانا اور اگر سنت
اور حرام میں اختلاف ہی تو حرام کہنے والیکے قول پر عمل کرے
جیسا کہ حنفی کو رفع یدین نکرنا اسطرح سے جس کے قول پر
عمل کرنا موجب عداوت اور کینہ کا عوام میں ہو اُسپر عمل
نکرے جیسا کہ داخل ہونے آنے والے کیواسطے قیام کرنیکو کوئی منع
کرتا ہی کوئی درست کہتا ہی تو منع کرنیوالیکی بات پر عمل نہ کرے

جیسا کہ رد المحتار کے کتاب الحظر والاباحۃ میں اس مضمون
کی تصریح ہی چھٹا فائدہ اپنے اگلے بزرگوں کے مخالف
قول میں ایک کی خطا نہ پکڑے اور دوسرے کے قول کو ترجیح
نہ دے بلکہ دونوں کے قول کو نقل کردے اور علما کے اختلاف
کو رحمت سمجھے اور دونوں جانب کو سیدھی راہ پر سمجھے
اور مخالف اقوال پر اصحاب کو لعن طعن کرنے اور انکار

آنحضرت صلعم کی اتباع اور محبت کی شان ہی ایسی ہے واسطے
صحابہ لوگ اپنے شاگردوں سے جو وہ بہ اور مجتہد تھے فتوا
پوچھتے تھے اور لوگوں کو اُنسے فتوا پوچھنے کی ترغیب
دلاتے تھے کیونکہ رسول اللہ صلعم کی صحبت کی برکت سے
اور وحی اُترنیکا زمانا پانے کی برکت سے اُنکو ایمان کامل
اور بڑی اخلاص حاصل تھی اور اپنے نام و نشان اور فخر کرنے
اور اپنی بات کی پچ کرنے سے اُنکو اللہ تعالی نے پاک
اور محفوظ رکھا تھا اِسی سبب سے وے لوگ اپنے مجتہد
شاگردونکی تقلید سے انکار اور شرم نکرتے تھے کیونکہ وے لوگ
جانتے تھے کہ اِنکی تابعداری عین رسول اللہ صلعم کی تابعداری ہی
کیونکہ یے لوگ اُنکے وارث اور نائب ہیں سبحان اللہ
کیسا ہمارا دین خالص ہی کہ اِس دین میں کسی کا شرک
مطلق باقی نہیں رہتا اللہ اور رسول کی فرمانبرداری اور
رضا کیواسطے مجتہد لوگ صحابہ کی شاگردی کرتے تھے اور
اُنکی روایت کی حدیث سے فقہی مسئلہ نکالتے تھے اور
صحابہ لوگ اُنکے اجتہادی مسئلہ پر عمل کرتے تھے جیسا کہ
عوارف المعارف کے چھبیسویں باب میں اِس مضمون
کی تصریح ہی پھر درمختار اور اُسکے حاشیہ ردالمحتار میں

کسی امر کا بدعت حسنہ یا سیئہ ہونا جو کچھ کہ فقہ سے بالاتفاق
یا اختلاف کے ساتھ ثابت ہو سو معتبر ہی اپنی عقل کے خلاف
ہو یا موافق اور سوا دینے والا بھی اتفاق اور اختلاف کا بیان
کر دے سو ایسے مذکور لوگوں کا دلائل اور قواعد بیان کرنا
شیطان اور نفس کی پیروی کرنا اور سر دلوسہ کا پیدا ہی
کیونکہ اُن دلائل اور قواعد میں اُس امر محدث یعنی نئے نکالے
ہوئے کام مذکور کا نام مذکور نہیں ہی تو آخر کو قیاس کرکے
ایک بات کہتے ہیں اور خود حرام میں پڑتے ہیں کیونکہ غیر مجتہد
اور غیر متبحر کو فتوا دینا حرام ہی مگر جیسا کہ فقہ کی کتاب میں
ہی ویسا ہی نقل کر دے بشرطیکہ ٹھیک سمجھنا اُس کا چوکنے
سے زیادہ ہو جیسا کہ قول السید المعبد میں مختارات
النوازل سے نقل کیا ہی تو یہہ بھی فقہ نجاننے کا سبب ہی اور
یہہ حرکت اُس کی چوتھے اور پانچویں قاعدہ کے مخالف ہی اور
خلاصہ فقہ جاننے کا یہہ ہی کہ دونو فریق اُس امر کا نام لیکے اُسکا
بدعت حسنہ یا سیئہ ہونا فقہ کی کسی کتاب سے نقل کر دیں
جو فریق نقل نہ کر دیگا وہ شیطان کی راہ پر ہی کیونکہ پانچویں
قاعدہ کا مخالف ہی اور جو فقہ سے ثابت ہو اُسی سے دل کی
اطمینان اور تسلی کا ہونا اور اُسی پر استقامت رکھنا

سبب سے ہی اور ہمارے صحابہ سب بڑھی راہ پر ہیں اور
کے اختلاف میں رحمت ہی تو دس ایسے اپنے مذہب پر استقامت
کرنا ہی آنحضرت صلعم کی پوری اتباع ہی اور اسکے خلاف
نا اپنے نفس کی اتباع ہی اور جیسا کہ اللہ تعالی کے سارے
حکام پر ایمان لانا اور اسکو قبول کرنا لیے پر سکت اور
نیز اس کے فرض ہی ویسا یہ حکم بھی فرض ہی ہر حکم کا لم لعینہ حسنہ
دا سے اللہ اور رسول کے کسیکو معلوم نہیں اگر کوئی اعتراض
ے کہ کیا سبب ہی کہ بکری حلال اور سور حرام اور کیا
سبب ہی کہ وضو میں کہنی تک ہاتھ دھونا فرض ہوا اور
صبح کو دو رکعت فرض ہوئی اور ظہر عصر عشا میں چار رکعت
ر مغرب میں تین رکعت وعلی ہذا القیاس جتنے احکام کا کوئی
ال کرے تو سب کا جواب ایک ہی کہ شارع کا حکم ایسا ہی
اسکا سبب وہی جانے ہمکو حکم ماننے کا حکم ہی اسکے لم
چھنے کا حکم نہیں دس لیسے ایمانی مضمون یاد رہیں اور یہ بات
یاد رہے کہ مقلد نے جو ایک مذہب پر استقامت اختیار
ہی سو اپنے علم کی تحقیق کے حق ہونے کے سبب سے نہیں ہی
اپنے امام کے علم کی تحقیق کے حق ہونے پر ظن غالب کے
سبب سے ہی تو استقامت کے یہی معنے ہیں کہ اگر کوئی شافعی

جو فقہا کے سات طبقے کا بیان کیا ہی اور ساتوین طبقے والون
پر اوپر کے چھٹو طبقے والے فقہا کی تابعداری کو فرض لکھا
ہی سو یہہ تابعداری بھی عین رسول اللہ صلعم کی تابعداری
ہی غرض جنکی تابعداری مین رسول اللہ صلعم کی تابعداری
کی ہو پاوینگے اُسکے دامن سے لگے رہینگے جیسا کہ محدثین
مفسرین متکلمین بیان کہ حدیث اور قرآن کی لغت کے
مصنفون کے دامن سے لگے رہینگے اور اسواسطے مدینہ کے لوگون
کا اجماع جسکام پر دیکھینگے ہم اُسکو حدیث جانینگے آنحضرت
صلعم کے فرمانے کے سبب سے اسکا بیان مدارج النبوۃ
مین دیکھو غرض جنکی جنکی تابعداری مین آنحضرت کی تابعداری
کی ہو پاوینگے اُنکو ڈھونڈھہ ڈھونڈھہ کے اُنکی تابعداری
کرینگے سو آنحضرت صلعم نے جو ایک خط سیدھا کھینچ کے
اُسکو صراط مستقیم فرمایا اور داہنے بائین جو خطین کھینچا
اُسکو شیطان کی راہ بتایا سو صحابہ اور تابعین اور مجتہدین
اور ساتو طبقہ والے فقہا کی اور فقہی کتابون کی وغیرہ
مذکور لوگون کی تابعداری کرنیوالا صراط مستقیم پر ہی اور اُسکی
نا تابعداری سے منہہ موڑنیوالا شیطان کی راہ پر ہی اور
مجتہدون کا اختلاف بھی صحابہ کی روایت مین اختلاف ہونیکے

عام لوگ اُس کتاب کو دیکھ لیں گے اور عوام کیواسطے
اُس کا خلاصہ کفایت ہی اب اُسکا خلاصہ کیا ہوا ترجمہ سنو
مقدمہ میں فرماتے ہیں قولہ یعنی مصنف درمختار کا یہ قول کہ
اختلاف یعنی مجتہدون کا اختلاف فروع میں یعنی فقہی مسئلوں
میں اللہ تعالی کی رحمت کے آثار میں سے ہی مطلق اختلاف کا
یہ بیان نہیں ہی کیونکہ عقائد میں اختلاف کرنے سے تو مذہب
جدا ہو جاتا ہی اور موجب گمراہی کا ہوتا ہی اُسمین رحمت کا
آثار کس طرح سے ہوگا اور فقہی مسئلوں میں اختلاف موجب
رحمت کا ہی اسواسطے کہ اختلاف ائمہ ہدی یعنی [illegible]
اماموں کا لوگوں کے واسطے کشادگی کرتا ہی جیسا [illegible]
کے اول میں ہی [illegible] قول اسکا اشارہ کرتا ہی اُس [illegible]
کیطرف جو لوگوں کی زبان پر مشہور ہی اور [illegible]
اختلاف اُمتی رحمة احا [illegible] ہی
مقاصد حسنہ میں کہا کہ اس [illegible] بیہقی نے
سند منقطع کے ساتھ [illegible] تعالی عنہما سے اس
لفظ سے فرمایا رسول [illegible] تکو کتاب اللہ
میں سے اُسکے موافق [illegible] عمل کرنے
کیواسطے عذر [illegible] اگر ہو وے نہ کتاب

مذہب رفع یدین کے مسئلہ کو ترجیح نہ دے سکے اور کسی
حنفی عالم سے بحث کرنے میں لاجواب ہو جاوے تو رفع یدین
کو ہرگز نہ چھوڑے اور کہے کہ اُس حنفی عالم کا علم
ہمارے علم سے زیادہ ہی ہمارے امام کے علم سے زیادہ
نہیں اور ہم اپنے علم کی تقلید نہیں کرتے ایسا اگر کریگا
کہ بحث میں گو ہار جاویگا اُسکا مذہب اختیار کر لیگا
تو کبھی استقامت حاصل نہو گی تاکہ اسی عقل والے کو
دین محمدی پر استقامت کا حاصل ہونا ہی میسر ہوگا وعلی ہذا القیاس
اگر حنفی عالم شافعی عالم سے لاجواب ہو جاوے تو رفع یدین کو
ہرگز اختیار نکرے اور وہی بات کہے جو اوپر مذکور ہوئی الغرض
دینی کتابوں سے یہی ثابت ہی کہ سب مذہب والے سب ہی
راہ پر ہیں اور سب اللہ تعالی کی رضا مندی کے طالب ہیں
دوسری بحث اب اس مقام میں رد المحتار کی وہ عبارت
جس سے کہ استقامت کو قوت ہوتی ہی اور اپنے اپنے مذہب
پر مضبوط رہنا امام مالک رحمہ اللہ کے قول سے ثابت ہوتا
ہی اور یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ اس زمانے میں جو لوگ
ہو الگئے ہیں سو ثواب ہیں ہی تاکہ حنفی کے کلام کا نقل کر دینا ہی
سو اُس عبارت کا پورا ترجمہ اس مقام میں ضرور نہیں

سے ہر مذہب والے سب ہدی راہ پر ہیں اور اگر اختلاف نہوتا
اور عمل کرنیکا ایک ہی طریق ہوتا اور اُسی طریق پر ہر ایک
کو چلنے کی طاقت نہوتی تو بہت سے لوگ اُس طریق پر چلنے سے
محروم رہتے اور خطیب نے روایت کیا کہ ہارون رشید نے
امام مالک رحمہ اللہ سے کہا کہ یا ابا عبد اللہ ہم اِن کتابوں کو لکھیں
یعنے آپ کی تصنیفات کو لکھیں اور اسلام کے سارے
ملکوں میں اُسکو پھیلاویں اور ساری اُمت کو اُسی پر عمل کرنیکو
کہیں سو امام مالک نے کہا کہ یا امیر المؤمنین بیشک اختلاف
علما کا ایک رحمت ہی اللہ کی طرف سے اِس اُمت پر ہر کوئی
پیروی کرتا ہی اُس چیز کی جو صحیح ہی اُسکے نزدیک اور
وے سب کے سب ہدی راہ پر ہیں اور وے سبکے سب
اللہ تعالی کو چاہتے ہیں انتہی پھر آگے رسم مفتی کے یعنے مفتی
کے معنی و مسائل پر لکھنے کی شامی کے بیاں میں فرمایا کہ بیشک
اصولی لوگوں کی رای اِس بات پر قرار پائی ہی کہ مفتی جو ہی
سو مجتہد ہی بھلا یعنے فتوا دینا صرف مجتہد کا کام ہی لیکن غیر مجتہد
جسکو مجتہدوں کے قول یاد ہیں سو وہ مفتی نہیں ہی اور اُسپر واجب
ہی کہ جب اُس سے کوئی مسئلہ پوچھے سو مجتہد کے قول کو ذکر
کر دے مثلا امام اعظم کے قول کو ذکر کر دے بطریق حکایت کے

بعد ہیں تو میری سنت ہمیشہ موجود رہیگی پھر اگر اس مسئلہ
کے بیان ہیں میری سنت نہو تو اُسپر عمل کرو جو میرے اصحاب
نے کہا بیشک میرے اصحاب بمنزلہ تاروں کے ہیں آسمان پر
جسکے قول پر عمل کروگے ہدایت راہ پاؤگے اور اختلاف
میرے اصحاب کا تمہارے واسطے رحمت ہی اس حدیث کو
اس جامع صغیر ہیں لائے ہیں اس لفظ کے ساتھ کہ اختلاف
میری اُمت کا رحمت ہی لوگونکے واسطے اور کہا ملا علی قاری نے
[illegible]وطی نے کہا روایت کیا اسکو نصر مقدسی نے حجت ہیں
[illegible]ی نے رسالہ اشعریہ ہیں بغیر سند کے اور روایت کیا
[illegible] کو حلیمی اور قاضی حسین اور امام الحرمین وغیرہم
[illegible] کہ یہہ حدیث مروی ہو حدیث کے حافظوں کی
[illegible] کہ ہم تک نہ پہنچی ہو اور سیوطی نے عمر
من [illegible] کیا کہ وے کہتے تھے کہ اگر اصحاب محمد
علی [illegible] نکرتے تو ہمکو کون چیز خوش
کرتی اسواسطے [illegible] اختلاف نکرتے تو رخصت
نہوتی بعد روایت [illegible] کے سبب سے دین ہیں
آسانی ہی اور ایک ایک [illegible] کرنے کا کوئی طریق ہی
[illegible] جو طریق میسر ہو آ[illegible]ت ہی اسمیں سبب

ہفتم کے مضمون کا ترجمہ لکھے ہیں اے اللہ کر درست محمد و روح
ہمارے سے مثل جو کہ ہمارا ان پیر تین سے ہیں مالکہ حنفی اہل سنت
و جماعت ہیں اگرچہ طریقہ محمدیہ میں دار نہیں ہوئے ہیں
وے لوگ بھی سب کے سب حضرت محمد کے امام کو قبول
کرے اور اُسپر عمل کرتے ہیں وہ ترجمہ یہ ہے فرماتے ہیں کہ
جو بات تمپر اور ہم پر لازم ہے یعنے واجب ہے پہلے یہ ہے کہ
درست کرنا اپنے عقائد کا موافق کتاب اور سنت کے اُس
طور پر کہ علما اہل حق یعنے اہل سنت و جماعت نے کتاب
اور سنت سے اُس عقائد کو سمجھا ہے اور کتاب اور سنت
سے اُسکو نکالا ہے اسواسطے کہ ہمارا اور تمہارا سمجھنا اگر
اہل سنت و جماعت کے علما کے فہم کے موافق ہو تو وہ اعتبار
کے قابل نہیں ہے کیونکہ جتنے مبتدع اور ضال یعنے بدعتی اور
گمراہ لوگ ہیں وے سب کے سب اپنے احکام باطلہ کو یعنے
اپنی بدعت اور گمراہی کی باتوں کو کتاب اور سنت سے
سمجھے ہیں اور اُسی سے نکالے ہیں اور حقیقت میں وہ
جھوٹھ ہوتی ہیں اور اُن باتوں سے حق دین کا کچھ فائدہ نہیں
ہونا اور دوسرے یہ ہے کہ احکام شرعیہ کا یعنے فقہ کا علم
حاصل ہو مثل حلال اور حرام اور فرض اور واجب کے اور

تو اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے زمانہ میں موجود لوگوں کا جو فتوا
ہوتا ہے سو فتوا نہیں ہے بلکہ وہ مفتی کے کلام کو نقل کرنا ہے
تاکہ فتوا پوچھنے والا اُس پر عمل کرے اور مجتہد کے قول کے
نقل کر دینے کا دو طریق ہیں ایک یہہ کہ مجتہد کا قول اُسکو بطریق
سند کے یاد ہو یعنے اُسنے جس اُستاد سے سنا ہے اُسکی سند
امام تک پہونچتا ہو یا یہہ کہ جو کتاب مشہور ہے اور عالم لوگ
اُسکو پڑھتے چلے آئے ہیں مانند محمد بن حسن کی کتابوں کے اور مانند
اُنکے جو کتابیں علما کے نزدیک معتبر اور عمل کے قابل ہیں یعنے
جیسا کہ ہدایہ شرح وقایہ وغیرہ ہے اُنہیں کتابوں سے امام کا
قول ذکر کر دے اسواسطے کہ یہ کتابیں بجائے حدیث متواتر یا
مشہور کے ہیں انتہی قول السدید المعید میں مقلد کے فتوا
دینے کے حکم کے بیان میں مختارات النوازل سے ایسا ہی لکھا
ہے سبحان اللہ اس بیان سے کیسا دل کو تسکین ہو گئی اور ہر
طرح طرح کی شک دفع ہو گئی اور معلوم ہوا کہ بہت علما کا اختلاف
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے موافق ہے اور ایسی اختلاف
میں اُمت پر رحمت ہے تیسری نصیحت اب ان سب مضامین
مذکور کی تائید کیواسطے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف
ثانی قدس سرہ کے مکتوبات کی پہلی جلد کے مکتوب صد و پنجاہ و

و جماعت کے فرقے سے ہوا ہوگا یا فقہ کا منکر ہوگا یا چاروں مذہب
کا منکر ہوگا یا ایک شخص معین کی تقلید کو واجب نہ کہتا ہوگا
اُسکو جاہل اور گمراہ جانینگے اور جان لوینگے کہ حقیقت میں
وہ شخص قرآن شریف اور تفسیر کے علم سے اور حدیث
شریف کے علم سے اور اُسکی شرحوں سے اور فقہ اور
اصول فقہ وغیرہ علوم دینی سے واقف نہین ہی اور اگرچہ
اُسنے اِن علوم کو پڑھا ہوگا تو اُسنے سمجھا نہیں ہی اور وہ
شخص جہل مرکب مین گرفتار ہی یعنے وہ نہیں جانتا ہی اور جانتا
ہی کہ مین جانتا ہوں اِسی سبب سے اپنے دین اور مذہب
کو بھی برباد کیا ہی اور جو اُسکی بات سنتا ہی اُسکا دین
اور مذہب بھی برباد ہوتا ہی اور ایسے شخص کی برائی ثابت
ہونیکے واسطے اعتقاد رکھنا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
کلام معجز نظام کے بموجب ایسا شخص گمراہ اور جہنمی ہی
اور ایسا شخص جب تک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی
حدیثوں کی مخالفت نہ کریگا تب تک اُسکا مذہب درست نہوگا
اُن حدیثوں کا ہم نشان بتا دیتے ہین اور اُنکا ترجمہ اور شرح
مختصر کرکے لکھتے ہین اِن حدیثوں کو لوگ اُنکے مقام مین اشعۃ
اللمعات شرح فارسی مشکوۃ مین مع اُنکے معنے اور شرح

۳ تیسرے یہہ ہی کہ احکام شرعیہ کے موافق عمل کرے اور چوتھے ۴
یہہ ہی کہ تصفیہ اور تزکیہ نفس کا حاصل کرے جو صوفیہ کرام قدس اللہ
اسرارہم کے ساتھہ خاص کیا گیا ہی یعنے علم تصوف مین اُسکی
علاج اور اُسکا بیان ہی تو جب تک کہ عقائد کو درست نہ کرینگے
تب تک احکام شرعیہ کا علم فائدہ نہ کریگا اور جب تک کہ
عقائد درست نہوگا اور احکام شرعیہ کا علم ہوگا تب تک عمل
فائدہ نہ کریگا اور جب تک کہ یہہ تینون میسر ہو گئے یعنے جب تک
عقائد درست ہوگا اور احکام شرعیہ کا علم ہوگا اور اُس
علم کے موافق عمل نہوگا تب تک تصفیہ اور تزکیہ محال ہی اور
اِن چار رکن کے سوا اور اِن چار رکن کی پوری کرنے والی
جو چیزین ہین اُنکے سوا مناسب ہی کہ وہ فرض کی پوری اور
کامل کرنے والی ہی اُسکے سوا جو کچھہ ہی سو سب فضول ہی اور
مالایعنی یعنے بےفائدہ کے کام مین داخل ہی اور حدیث مین وارد
ہی کہ مرد کے اسلام کی خوبی مین سے ہی اُسکا ترک کرنا مالا
یعنی کو یعنے بےفائدہ کے کام کو اور اُسکا مشغول رہنا ہی اُس
چیز مین جو اُسکو فائدہ دے انتہی * اب اُمید ہی کہ اگر ہمارے
دینی بھائی لوگ اِس مقدمہ کے ہمارے مضمون مین اور
ایک سو مضمونون کے مضمون مین غور کرینگے تو جو شخص اہل سنت

رہنے کی اور پناہ کی جگہ بنا لیتا ہی اور اُسکی طرف پھر کے
جاتا ہی جس وقت کہ ظاہر ہوں دینے اور کفر اور فساد والے غالب
ہوں یا یہ بیان فرمایا آخری زمانہ کا حال کے ٹکانے کو قت کا
جیسا کہ پناہ ڈھونڈھتی ہی پہاڑ کی بکری پہاڑ کی چوٹی پر بیشک
دین پیدا ہوا ہی غریب اور یا تھا اور قریب ہی کہ پھر ویسا
ہی ہو جاویگا جیسا کہ پیدا ہوا تھا سو خوشی اور خوشخبری ہو جیو
غریبوں کو اور غریب لوگ وہی ہیں جو سنوارتے ہیں اُس
چیز کو کہ بگاڑ دیا ہی لوگوں نے میرے بعد میری سنت میں سے
روایت کیا اِس حدیث کو ترمذی نے تیسری حدیث
اُسی باب کی دوسری فصل میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما سے روایت ہی اُسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے * اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْقَالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَلٰی
ضَلَالَۃٍ وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ * بیشک اللہ تعالی جمع نہیں کرتا ہی میری اُمت کو
یا فرمایا اُمت محمد کو گمراہی پر اور یہ ایک ایسی خاصیت
اور تعریف ہی کہ پروردگار تعالی نے اِس اُمت مرحومہ کو
اُسکے ساتھ مخصوص کیا ہی کہ جس پر اِس اُمت کے لوگ
اتفاق کریں وہ سچ اور ٹھیک ہو اور اُسکا نہ ماننا بدعت اور

سے دیکھو یعنی پہلی حدیث مشکوٰۃ مصابیح میں باب الاعتصام
بالکتاب والسنہ کی پہلی فصل کے آخر میں ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے اُس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے* اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّۃُ
اِلٰی جُحْرِھَا متفق علیہ* بیشک ایمان سمٹ جاتا ہے اور
گھستا ہے اور پھر کے جاتا ہے مدینہ کی طرف کہ ایمان کا اصلی مقام
مدینہ ہے جیسا کہ پھر کے جاتا ہے سانپ اپنی بل کی طرف یہ
حدیث بخاری مسلم دونوں میں ہے دوسری حدیث اسی
باب کی دوسری فصل میں عمرو بن عوف سے روایت ہے
اُس نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے* اِنَّ الدِّیْنَ
لَیَاْرِزُ اِلَی الْحِجَازِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا وَلَیَعْقِلَنَّ
الدِّیْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِیَّۃِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ
اِنَّ الدِّیْنَ بَدَءَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَءَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ
وَھُمُ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ* بیشک دین سمٹ جاتا ہے اور گھستا ہے اور
پھر کے جاتا ہے حجاز کی طرف جیسا کہ پھر کے جاتا ہے سانپ اپنی
بل کی طرف مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک حجاز کہلاتا ہے اور
اپنا ٹھکانا باندھتا ہے دین بیچ حجاز کے اور آپ کو اپنے

جاتا ہیں اور جو شخص اکیلا پڑے جماعت سے اور سواد اعظم
یعنی مسلمانوں کی بھاری جماعت سے باہر ہو جاوے وہ
ڈالا جاوے اور جا پڑے آتش دوزخ میں اس حدیث کو
روایت کیا ابن ماجہ نے ان چارو حدیث کے مضمون سے اہل
سنت و جماعت کے سوا سب فرقوں کا رد ہو گیا کیونکہ اہل
سنت و جماعت اجماع کی پیروی کرتے ہیں اور اہل سنت
و جماعت کی بھاری جماعت ہی اگر سارے گمراہ فرقوں کے لوگ
شمار کئے جاویں تو وے سب ملکے اہل سنت و جماعت
کے ایک اکیلے فرقے سے بہت کم ٹھہرینگے دال میں نمک برابر
بھی نہ ٹھہرینگے اور یہہ بات بدیہی ہی عیاں را چہ بیان اور
دوسرے یہہ کہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک اور
اُنکی فقہ کی کتابوں میں حرمین شریفین کے لوگوں کی موافقت
کا بڑا اعتبار ہی اور باقی جتنے گمراہ فرقے ہیں وے سب حرمین
شریفین کا نام لینے سے جل کے خاک ہو جاتے ہیں اور
بعضے لوگوں نے جو اپنے بعضے رسالوں میں حرمین شریفین کے
لوگوں کی خیرخواہی سے اُنکی بعضی بدعت کا ذکر کر دیا ہی اور
اُسکے باوجود وے لوگ اُنکی موافقت کے معتقد تھے اور حق
یہہ ہی کہ حرمین شریفین کے لوگوں کے عبادات کے کام

احسان اللہ تعالی کا جماعت پر ہی اِسی عبارت سے مرا
ہی حفظ اور نصرت اللہ تعالی کی یعنے حق تعالی اہل حق کو
خلق کی ایذا سے اور دین کے دشمنوں کے خوف سے
محفوظ رکھتا ہی اور احکام کے استنباط کرنے کی اور حق کے
دریافت کرنیکی توفیق دیتا ہی اور جب اصول اور عقائد میں
اختلاف کرتے ہین اور متفرق ہوتے ہین تب اللہ تعالی اپنی
حفظ اور عصمت اور شبہہ کو اُنسے دور کرتا ہی اور
عذاب سے بچاتا ہی اور اُنکے احوال کو فاسد کرتا ہی اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم جس
طریق پر تھے اُس سے باہر کر دیتا ہی اور جو شخص اکیلا پڑے
جماعت سے اور سواد اعظم یعنے مسلمانوں کی بھاری جماعت
سے باہر ہو جاوے اور ڈالا جاوے اور جا پڑے آتش
دوزخ میں ۔ چوتھی حدیث اِسی حدیث کے بعد روایت ہی
عبد اللہ بن عمر سے اُس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے * اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهُ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة * پیروی کرو تم لوگ بھاری جماعت کی
یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں خواہش
دلائی ہی اُس بات کی پیروی کرنیکی جسطرف بہت سے

سے اپنے ہی مذہب کے امام کے ساتھ اقتدا کرنے کو احتیاط
اور افضل ثابت کیا ہی اگرچہ دوسرے مذہب کے امام کے
ساتھ پڑھ لینا مکروہ نہیں ہی جب تک کہ وہ امام ہمارے مذہب
میں جو فرض ہی اُسکی رعایت کو ترک کرے ہمنے مختصر اور
خلاصہ کے لکھا جو چاہے اُس کتاب میں باب الامامۃ میں اسکی
تفصیل دیکھے سو بعضے جاہل لوگون نے اُس بعضے کے مضمون
کو نہ سمجھ کے حرمین شریفین کے لوگون کی موافقت کو
ہمارا اعتبار سے ساقط ٹھہرایا بس اُن لوگون کے گمراہ ہونیکی
یہی دلیل اور نشانی کفایت ہی ایسے گندے لوگ قدم بقدم
بڑھکے ہیں جو سنی صحبت اب اِس مضمون کی تائید کو واسطے
اشعۃ اللمعات میں حضرت محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی
قدس سرہ نے جو مضمون لکھا ہی ہم اُسکی بجنسہ عبارت
لکھ دیتے ہیں وہ یہ ہی کہ باب اور فضائل مذکور میں جو عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت ہی اور اُسکے
شروع میں خط لیا کا لفظ ہی سو اُسکی شرح میں فرماتے ہیں
پوشیدہ نیست کہ افتراق امت بہفتاد و سہ فرقہ در حدیث صحیح
وارد شدہ است لیکن نہ باین طریق کہ در مدارک گفتہ مالکیہ
در موافقت گفتہ است کہ کبار فرق اسلامیہ ہشت است

سے سوا دوسرے کاموں میں اگر کوئی کام مقرر ہوتا ہو تو ہو سکتی
ہی مگر اُس کام کو بدعت کہنا نہ کہنا بھی بڑے مسئلہ اور معتمد
عالم کا کام ہی ہر ایک کو اُسکے بدعت کہنے میں جرات کرنا
درست نہیں بسبب ادب مسائل احادیث اور وجہ کے
اور ابہام حرمین کے عبادت کے بعضے کام میں جو بعضے بڑے
لوگوں نے کراہت ذکر کیا ہی سو اُسکا یہ حال ہی کہ بعد بڑی
تحقیقوں کے وہ کام مکروہ نہیں ثابت ہوتا مثلا چار جماعت جو وہاں
ہوتی ہی اُسکو پانچ سو اکاون سنہ میں بعضے بڑے معتبر
عالموں نے مکروہ کہا تو اُسکو بھی رد المحتار والے نے باب الامامت میں
اُڑا دیا ہی کیونکہ مکہ مدینے کی مسجد مسجد محلہ کی نہیں ہی اور اُس
مسجد کی جماعت کے لوگ معلوم نہیں ہیں تو مسجد محلہ کا حکم
ان دونوں مسجدوں پر صادق نہیں آتا ہی بلکہ وہ دونوں
مسجدیں مانند مسجد شارع یعنی شاہ راہ اور سڑک کے
ہیں کہ اُسمیں کئی بار جماعت کے مکروہ ہونے پر اجماع ہی
یا حرمین شریفین کے لوگ جو اپنے مذہب کے امام کی
انتظار میں دوسرے مذہب کے امام کے ساتھ اقتدا نہیں
کرتے ہیں تو بعضے بڑے معتبر عالموں نے پہلی جماعت کے ساتھ
پڑھ لینے کو افضل کہا ہی مگر بعد بڑی تحقیقوں کے رد المحتار والے

مشهورهٔ معتمده که مبنا و مدار احکام اسلام بر آنها افتاده و ائمهٔ
فقهای ارباب مذاهب اربعه و غیرهم از آنها که در طبقهٔ ایشان
بوده اند همه بر این مذهب بوده اند و اشاعره و ماتریدیه که ائمه
اصول کلام اند تابع مذهب سلف بوده و دلائل عقلیه آنرا
اثبات کرده و آنچه سنت رسول صلی الله علیه و سلم و اجماع
سلف بر آن رفته بوده مؤکد ساخته اند و لهذا نام ایشان اهل
سنت و جماعت افتاده اگرچه این نام حادث است اما مذهب
و اعتقاد ایشان قدیم است و طریقهٔ ایشان اتباع احادیث
نبوی صلی الله علیه و سلم و اقتدا با آثار سلف و حمل نصوص
بر ظاهر است مگر عند الضرورة و عدم اعتماد بر عقول و آرا و
اهوای خود بخلاف دیگران مثل معتزله و شیعه و آنها که در
اعتقادات بر طریقهٔ ایشانند تشبّث بفلاسفه و استرسال
با آرا و اوهام ایشان نموده و مشایخ صوفیه از متقدمین و محققین
ایشان که استادان طریقت و زهاد و عباد و مرتاض و متورع
و متقی و متوجه بجناب حق و متبری از حول و قوت نفس بوده اند
همه بر این مذهب بوده اند چنانکه از کتب معتمدهٔ ایشان معلوم
گردد و در تعرّف که معتمدترین کتابهای این قوم است و
شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی در ستان او

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸

و ناجیه و شیعه و جبریه و نجاریه و مرجیه و خوارج و مشبهه و معتزله
بعد از آن معتزله را بیست فرقه ساخته و شیعه را بیست و
دو فرقه و خوارج را بیست و مرجیه را پنج و نجاریه را سه و جبریه
و مشبهه را تفریق که دو فرقه ناجیه اهل سنت و جماعت
اند و مجموع هفتاد و سه فرقه شد انتهی * اگر گویند چه گونه معلوم
شود که فرقهٔ ناجیه اهل سنت و جماعت اند و این راه راست
است و راه خدا است و دیگر همه راههای نار است و هر فرقه
دعوی میکند که بر راه راست است و مذهب وی باطل خوانش
آنکه این چیزی نیست که بمجرد دعوی تمام شود و برهان باید
و برهان خدا بست اهل سنت و جماعت آنست که این دین
اسلام به نقل آمده است و مجرد عقل با آن وافی نیست و
نیز از اخبار معلوم شد و به تتبع و تفحص احادیث و آثار متقین
گشته که سلف صالح از صحابه و تابعین باحسان و من بعدهم همه
برین اعتقاد و برین طریقه بوده اند و این بدع و اهوا در مذاهب
و اقوال بعد از صدر اول حادث شده و از صحابه و سلف متقدمین
هیچ کس بر آن نبوده و ایشان متبری بوده اند از آن و بعد
از حدوث آن رابطهٔ صحبت و محبت که با آن قوم داشتند
قطع کرده و رد نموده و محدثین اصحاب کتب ستة و غیرها از کتب

کہ حقیقت میں وہ رافضی تھا اور انکار کرکے وہ دہریہ جہاں بیگے
حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ کے پاس آیا اور
کہا کہ ہمارا ایک سوال ہے ہم نے عرب اور عجم کے ملک کے
سارے عالموں کے پاس اس سوال کو عرض کیا کسی نے اسکا
جواب نہ دیا اور یقین ہے کہ آپ بھی اسکا جواب نہ دے
سکیں گے مگر چونکہ آپ بڑے مشہور اور نامی عالم ہیں
اسواسطے ہماری آرزو کس واسطے باقی رہ جاوے کہ ہم
آپ سے بھی وہ سوال کرتے چاہتے ہیں اگر آپ اجازت دیں
تب حضرت مولانا شاہ صاحب ممدوح نے فرمایا کہ سب ہمارے
صاحبوں نے جواب نہ دیا تو ہم بھی کہتے ہیں بلکہ ہم لکھ دیتے
ہیں کہ ہم تمہارے سوال کا جواب نہ دے سکیں گے مگر ہمکو بھی آرزو
ہے کہ اس سوال کو ہم بھی تم سے سن لیں تب اس دہریہ نے
کہا کہ یہ شخص کافر ہے اور چاہتا ہے کہ دین محمدی میں داخل ہو
مگر اس ہند کے ملک میں دین محمدی والے دو فرقہ ہیں اہل
سنت و جماعت اور شیعہ سو ہم جسکے پاس جاتے ہیں وہ
اپنی کتاب کھول کے اپنے مذہب کا حق ہونا اور دوسرے کے
مذہب کا باطل ہونا ہمکو سمجھا دیتا ہے اور ہمکو علم نہیں کہ دونوں کی
دلیل دیکھ کے ہم حق اور باطل کی تمیز کریں اسی سبب سے

گفته است لولا المعرف ما عرفنا المعروف عقائد صوفیه که اجماع
دارند بران آورده که همه عقائد اهل سنت و جماعت است
بی زیادت و نقصان و مصداق این سخن که گفتیم آن است
که کتابهای حدیث و تفسیر و کلام و فقه و تصوف و سیر و تواریخ
معتبره که در دیار مشرق و مغرب مشهور و مذکور اند جمع کنند
و تفحص نمایند و مخالفان مذهب کتابها را بیارند تا ظاهر شود که حقیقت
حال چیست و تا تحقیق شود سواد اعظم در دین اسلام مذهب اهل
سنت و جماعت است * عرض ذلک من انصف بالانصاف
وتجنب من التعصب والاعتساف والله یقول الحق وهو یهدی
السبیل انتهی * پانچویں نصیحت اب ایک مضمون بہت عمدہ
یاد رکھنے کے قابل ہی وہ یہہ ہی کہ اِس خاکسار کے مرشد کے
مرشد اور اُستادوں کے اُستاد حضرت مولانا شاہ
عبد العزیز محدث دہلوی قدس اللہ تعالی سرہ نے ایک
دہریہ کے جواب میں جن میں بعض کے لوگوں کے مذہب
کو اہل سنت و جماعت کے مذہب کے حق ہونے کی دلیل
ٹھہرائی اور ہمنے اس مضمون کو اپنے اُستاد مولانا
شیخ احمد اللہ ابن شیخ دلیل اللہ انامی محدث قدس
سرہ سے سنا اُنھوں نے فرمایا کہ ایک دہریہ تا عالم را بیروست

وغیرہ ملکوں کا حال پوچھنا شروع کیا اور پوچھتے پوچھتے اُسکو
کلکتہ تک لائے اُسنے کلکتہ کا سارا حال بیان کیا حضرت
شیخ محمد ممدوح نے فرمایا کہ تمنے لکھنؤ بھی دیکھا ہی اور وہاں
کے بادشاہ کا دیوان خاص اور تخت بھی دیکھا ہی اُسنے کہا
کہ ہاں اور وہاں کا سب حال بیان کیا حضرت شیخ
محمد ممدوح نے فرمایا کہ اِس پرانے شہر دہلی کو بھی تمنے
دیکھا ہی اور یہاں کا دیوان خاص اور تخت شاہی بھی دیکھا
ہی اُسنے کہا کہ ہاں دیکھا ہی تب آپنے فرمایا کہ یہاں کا
دیوان خاص اور تخت شاہی لکھنؤ کے دیوان خاص اور تخت
شاہی کی خوبی کو کہاں پہنچتا ہو گا کیونکہ لکھنؤ کے بادشاہ کا
بنا ہوا ہی تب اُسنے کہا کہ حضرت اصل اصل ہی اور
نقل نقل تب حضرت نے فرمایا کہ اصل اصل ہی اور نقل نقل
اِسکی کیا دلیل ہی تب اُسنے کہا کہ یہہ بات تو بدیہی ہی بڑا
تعجب ہی کہ آپ اتنے بڑے عالم مشہور ہو کے جاہلوں کی طرح سے
آپ بدیہی بات کی دلیل مانگتے ہیں تب آپنے فرمایا کہ میں
بھول گیا سچ ہی یہ بدیہی بات دلیل کی محتاج نہیں ہوتی اب
تم یہہ کہو کہ دین مسلمانوں کا کس سے شروع ہوا ہی راجہ
بنارس یا بکرماجیت سے یا رام سے یا پتھورا سے یا کشن سے

ہم دین محمدی میں داخل ہونے سے توقف کرتے ہیں اور دل
میں سوچتے ہیں کہ اگر دین محمدی میں ہم داخل ہوئے اور پھر
گمراہ کے گمراہ رہے تو کیا فائدہ ہوا تو اگر ہمکو آپ سمجھا دیں
کہ کون مذہب حق ہی اور کون جھوٹھا تو ہم دین محمدی کو قبول
کرکے اسی حق مذہب میں داخل ہوں اور ہدایت پاویں
مگر ہمارے سمجھانے میں یہ شرط ہی کہ قرآن اور حدیث اور
تفسیر اور فقہ وغیرہ علوم اسلامیہ کی کوئی کتاب دکھا کے
ہمکو نہ سمجھائیے کیونکہ ہمکو علم نہیں ہم کیا جانیں گے کہ کتاب میں کیا
لکھا ہی اور آپ کیا کہتے ہیں سو حضرت مولانا شیخ محدث
ممدوح نے فرمایا کہ بلاشبہ کسی نے تمہارے سوال کا جواب
نہ دیا ہوگا کیونکہ تم پہلے ہتھیار ہی چھین لیتے ہو وہ جواب کہاں
سے دیگا سو اب تم سوال و جواب کا ذکر چھوڑ دو اب چونکہ
تم جہاں دیدہ ہو اور بہت شہر اور ملک کی تم نے سیر کیا ہی
اور عجائبات دیکھا ہی اسواسطے ہمکو تم سے کچھ ملکوں اور
شہروں کا حال دریافت کرنا منظور ہی اگر از راہ مہربانی کے
ہم سے صحیح صحیح بیان کر دیں سو دھرمے نے کہا کہ آپ پوچھئے
ہم بلاشبہ صحیح صحیح سر و چشم بیان کرینگے سو حضرت مولانا
شیخ محدث ممدوح نے آپسے روم شام بغداد کابل قندھار

ویسا دستور ہے دنیا والے نہیں پہچانتے اور یہ بھی دستور
ہے کہ اچھی چیز کے موجود ہوتے کوئی شخص بری چیز کو
قبول نہیں کرتا سو تم ہزاروں آدمیوں سے تحقیق کرلو کہ کون دین
اور مذہب کہ جس پر تم ہو سو دیں اور مذہب کہ جس
والوں کا ہے وہی دین اور مذہب حق ہے اور وہی اصل
ہے اور باقی سب نقل ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ اصل
اصل ہے اور نقل نقل اب دیکھو کہ میں نے کوئی دینی کتاب
نہ کھولا اور اسکو بند کر دیا اور جواب شافی دیا اگر سمجھے سمجھا
ہو یہ سننے کے ساتھ ہی اُ کے ہوش اُڑ گئے اور لاجواب
ہو گیا اور کہا کہ ہمکو یقین ہوا کہ جو شخص آپکے پاس آویگا
تو وہ اپنا مذہب اور دین چھوڑ کے آپکا مذہب اور دین
اختیار کریگا یہ خاکسار کہتا ہے کہ اب زیادہ بحث اور تقریر
کی حاجت نہیں ہندوستان اور بنگالے کے جتنے اہل سنت
وجماعت ہیں سب حضرت مولانا ممدوح کے معتقد ہیں ہم
سب معتقد لوگوں کو واسطے حضرت مولانا ممدوح کی یہ تقریر
بڑی دلیل ہاتھ لگی اب ہم لوگ سارے گمراہ فرقوں کا رد
اسی تقریر سے کیا کریں گے اور جو کوئی نہ مانیگا اُسکو بھی اُسی
دلیل مذکور کے ساتھ سمجھا دینگے ایک شخص معین کی

یا مہادیو سے یا رودشت سے سب اُنہوں نے کہا کہ بڑا تعجب ہی
آپ کو یہہ بات بھی معلوم نہیں کہ دین مسلمانوں کا خاتم النبی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوا ہی تب آپ نے فرمایا کہ
اثبات کی دلیل کیا ہی تب اُنہوں نے کہا کہ یہہ بات بھی بدیہی ہی
کیونکہ مخالف موافق یعنی ہندو مسلمان یہود نصاری شیعہ
سنی اور تمام جہان یہی بات کہتا ہی بڑا تعجب ہی کہ آپ اتنے
بڑے عالم ہوکے بدیہی بات کی دلیل مانگتے ہیں اور ہم آپسے
پہلے کہچکے ہیں کہ بدیہی بات کی دلیل مانگنا جاہلوں کا کام ہی تب
آپ نے فرمایا کہ لیکن بھول گیا اب تم یہہ کہو کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی جای پیدایش اور دیس کہاں تھا اور اُنکو رسالت
کہاں ملی کلکتہ یا مرشدآباد یا بنارس یا دہلی میں تب اُنسے کہا
کہ بڑا تعجب ہی آپکو یہہ بات بھی معلوم نہیں محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا دیس مکہ مدینہ ہی تب آپ نے فرمایا کہ اسکی دلیل
کیا ہی تب اُنسے کہا کہ یہہ بات بھی بدیہی ہی آپ بدیہی باتکی
دلیل بار بار کسواسطے پوچھتے ہیں تب آپ نے فرمایا کہ
تمہارے کہنے سے کہاں گیا کہ دین محمدی کا دیس مکہ مدینہ ہی
اور اصل دین محمدی کی مکہ مدینہ میں ہی اور دستور ہی کہ ہر چیز کی
خوبی اور برائی اُس چیز کے دیس والے جیسا پہچانتے ہیں

گو جانا سو جہنا کہ ہم عبادت نہیں کرتے ہیں اللہ کے سوا کسی
کوئی کیسا ہی ہو ویسا ہی ہم تابعداری نہیں کرتے رسول کے
سوا کسی کی کوئی کیسا ہی ہو اور جو مقدمہ دین یا دنیا کا آپڑے
اُس مقدمہ کے فیصلے کے واسطے اُس مقدمہ کو ہم اُنکے سوا
کسی کے پاس نہیں لیجاتے اور اُنکے فیصلے اور حکم کے سوا
کسی کے فیصلے اور حکم سے خوش نہیں ہوتے کوئی ہو بس اِسی
دونوں توحید کے اقرار اور تصدیق کو ارکان یعنی کھنبا ایمان
کہتے ہیں اور اِسی کو دین اور ملت کہتے ہیں اِن دونوں میں
سے ایک کے چھوڑنے سے ایمان کا چھوٹ جانا ہے اور
یہی دین ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا اور اُنکی اُمت
کے لاکھوں آدمی کا تھا اور یہی دین فرشتوں کا اور ہمارے
مومنوں کا ہی مگر ہمارے پیغمبر صلعم کو جب اللہ تعالی نے قرآن
شریف دے کے بھیج دیا اور اُس میں ہر مسئلہ اور ہر چیز کا
بیان تفصیل کے ساتھ کر دیا تب اُس قدیم دین میں رونق
اور آرایش زیادہ ہو گئی اور دین کو کمال اور پورا ہونا
حاصل ہوا تب اِس آرایش پانے اور کامل ہونے کے
بعد اُسی قدیم دین کا نام دین اسلام پڑا سو اِس رونق
زیادہ ہونے کے قبل ہو یا بعد دین ایک ہی رہا اور دین کبھی

صحابہ کا منکر ہو یا لامذہب ہو یا رافضی ہو یا خارجی ہو یا
جو دیو ہو یا دوسرا گمراہ فرقہ ہو سبکو اسی قدر سے لاجواب
کر دیگا اب ان سو مضامین کو دل لگا کے سنو * پہلا مضمون اس
رسالہ کے مضمون سے اوسکو فائدہ ہوگا جو کورا بن کے
بیٹھیگا یعنی اپنے دادے باپ اور اپنے عمل اور اپنی بات کی پچ نکریگا
بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکی پیروی کی
سب سے سنیگا اور جو شخص کورا بن کے نہ سنیگا اوسکا
نفاق اور بھی زیادہ ہوگا کیونکہ اس رسالہ میں سب دین
اسلام کے مضمون بھرے ہیں تم سب لوگ جانو کہ نجات پانا
اور عذاب سے خلاص ہونا موقوف ہی کلمہ توحید کے اقرار
پر اور اوسکی تصدیق پر یعنی اوسکے مضمون کو دل میں یقین
کرنے پر اور اسی کلمہ توحید کو کلمہ طیب بھی کہتے ہیں اور وہ
کلمہ توحید کا یہ ہی * لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ *
نہیں کوئی معبود بندگی کے لایق مگر اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں اور اس کلمہ توحید میں دو توحیدیں
ہیں جیسا کہ مدارج النبوۃ میں ہی ایک توحید اللہ تعالی کی
رب ہونے میں یعنی اوسکو رب جاننا دوسری توحید
رسولی تابعیت میں یعنی تابعداری کے لایق فقط محمد رسول اللہ

کا یہ ہی * اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان
محمدا عبدہ ورسولہ * میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالی
باوجود اپنی کبریائی اور بڑائی کے اور سارے مخلوق کی
عبادت سے اپنی استغنا اور بے پروائی کے وہ ایسا معبود
ہے کہ اسکے سوا عبادت کے مستحق اور لائق کوئی نہیں وہ اپنے
معبود ہونے میں اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں
گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سبحانہ کے بندے
اور اسکے رسول بھیجے ہوئے ہیں * دوسرا مضمون اسے جاننا
چاہئے کہ اللہ سبحانہ کے عبد تو بہت سارے مخلوقات ہیں
مگر آنحضرت صلعم کو جو مرتبہ عبدیت کا حاصل تھا اسکا کلمہ میں
اسکی گواہی تھی اور مرتبہ عبدیت کا سارے کمال کے مرتبوں کے
اوپر ہے اور محبوبیت کے مقام کے حاصل ہونے کے بعد تھا
اسواسطے اللہ سبحانہ نے معراج کی نعمت دینے کے بیان میں
پندرھویں سیپارہ سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا ۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ
اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی
الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ * پاک ذات ہے جو لے گیا اپنے بندہ کو
راتوں رات ادب والی مسجد سے پرلی مسجد تک جس میں
ہم نے برکت رکھی ہیں حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی

بدلا نہیں اور کبھی منسوخ ہوا اور یہی دین اسلام قیامت تک
رہیگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آوینگے تب اسی دین
اسلام کو باقی پاوینگے تفسیر مدارک میں مجاہد سے یہ مضمون
روایت کیا ہے اس سبب سے دین کی حقیقت اور
دین کے معنی بھی خوب سمجھ میں آگئے ہیں اگر حضرت موسیٰ
علیہ السلام زندہ ہوتے اور آنحضرت کی نبوت کا زمانہ پاتے تو
آپکی پیروی کرتے جیسا کہ مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث سے اس
مضمون کو قریب ہی ہم لکھینگے انشاء اللہ تعالیٰ کیونکہ جب
خاتم النبیین صاحب مبعوث ہوئے اور اُن پر قرآن شریف اُترا
تب دین کامل اور پورا ہو گیا اور دین کا نام دین اسلام ٹھہرا
اور جب تک دین اسلام ظاہر ہوا تھا تب تک آپ کو
سب دین پورا تھا اور اب دین اسلام کے ظاہر ہونے کے
بعد اس سبب سے کہ اسمیں قرآن شریف اُترا اور
بہت سے احکام اور عبادت زیادہ ہو گئی ہیں دوسرا دین نام
ٹھہرا اسواسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آکے شریعت
محمدی کے موافق عمل کرینگے اور اپنی شریعت پر عمل نہ کرینگے اور
کلمہ شہادت میں بھی اسی مضمون کی گواہی ہے اور پانچوں وقت
بآواز بلند کلمہ شہادت اذان میں پکارنے کا حکم ہے کلمہ شہادت

نماز روزہ حج صدقہ فطر اور اعتکاف اور قربانی اور نذر اور
ایصال ثواب کے لیے نفل عبادت کرکے کسی کو ثواب دینا
یا مثل زیارت قبر وغیرہ کے ہو خواہ معاملات کے قسم سے ہو مثل
نکاح اور طلاق اور بی بی میاں کی گذران اور بیع وغیرہ کے
خواہ مباح اور مکروہ اور حلال اور حرام کے قسم سے ہو مثل
کھانے پینے اور زیورات اور ظروف اور دوا اور رقیہ لینے
منتر کے خواہ مسرات کے قسم سے ہو اور جو کام آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف ہو اُسکے منع کی دلیل
یہی کفایت کرتی ہے کہ وہ کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
شریعت کی کتاب یعنی فقہ کی کتاب میں منقول نہو کیونکہ
ایسے کام کو بدعت کہتے ہیں، اور جو کام فقہ سے ثابت ہو
بلا تعلق یا خلاف کے ساتھ ثابت ہو وہ کام بدعت نہیں بلکہ
وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں داخل ہیں
اور تفسیر اور حدیث اور تصوف اور عقائد میں جو مسئلہ
امر و نہی سے علاقہ رکھتا ہے وہ سب فقہ میں داخل ہے اور جو
منقول نہیں اُسکی برائی کی دلیل یہی ہے کہ وہ کام منقول
نہیں اس سے زیادہ کیا برائی ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی شریعت کے سوا نئی شریعت نکالا اور رسول اللہ

قدس سرہ نے اپنے مکتوبات کی پہلی جلد کے مکتوب ستر صد
و سیوم میں ادا ان کے کلمات کے معنے کے۔ یہاں میں * اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ * کے معنے یوں فرمایا ہی میں گواہی دیتا ہوں
کہ محمد صلی اللہ علیہ و سلم اللہ سبحانہ کے رسول اور بھیجے ہوئے
ہیں اور اُس سبحانہ کی طرف سے عبادت کا طریقہ پہچاننوالے
ہیں سو اُس تعالی کے جناب قدس کے لایق کوئی عبادت
نہو گی مگر وہی عبادت ہو گی جو اُنکے تابع اور رسالت کیطرف
سے یعنے اُنکے قول فعل تقریر سے یعنے اُنکی تعلیم سے سمجھی گئی
اور سکھی گئی اور اعتبار کی گئی ہو گی اس سے معلوم ہوا
کہ اگر کوئی شخص یہود نصارا وغیرہ کے طور پر یا اُنکے درویشوں کے
طور پر یا ہندؤن اور اُنکے جوگیوں اور گوشائیوں کے طور پر
یا اسلام کے فرقوں کے جاہل یا گمراہ درویشوں کے نکالے ہوئے
طور خلاف شرع پر کوئی عبادت کرے تو وہ عبادت اُس
سبحانہ و تعالی کے جناب قدس کے لایق نہیں ہی یہانتک کہ
جو عبادت کہ دین اسلام میں مقرر ہی وہ بھی اگر اُنکی تعلیم کے
خلاف ادا کی جاویگی تو وہ بھی اُس سبحانہ تعالی شانہ کے
جناب قدس کے لایق نہیں ہی اسطرح سے سارے کام کا
حال ہی پھر خواہ وہ کام عبادات کے قسم سے ہو مثل روزہ

قایل ہیں اُنکی تابعداری بعینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی تابعداری ہی اور چارو مجتہدونکے امام ہونے پر اجماع ہی وے
یقینی نائب اور وارث ہین اُنکو نائب اور وارث نجاننا
اجماع سے انکار کرنا اور قطعی حجت ہوتا ہي اور اُنکی تابعداری
سے انکار کرناعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری
سے انکار کرنا ہي اور اُنکے دین مین رخنہ ڈالنا ہی اِسیواسطے
اماموںکی تابعداریکو شارع نے یعنے اللہ ورسول نے واجب
کیا ہی اور مذہب کو اماموں نے جو کچھ تفہیم کیا ہی اور لکہا ہی اُسکا
نام شریعت ہی اور شریعت پر عمل کرنے اور اُسپر
مضبوط رہنے کی راہ اور قاعدہ کا نام جو اماموں نے مقرر کیا ہي
مذہب ہی اور علم شریعت کو فقہ کہتے ہیں اور اہل سنت
وجماعت کی ساری فقہی کتابین شریعت کی کتاب ہیں
تو جو لوگ چارو مذہب مین سے ایک مذہب کے مقید نہین
اور ایک اِمام کی تقلید کو اپنے اوپر لازم نہین کرتے ہیں
اور فقہ سے اِنکار کرتے ہین یا اپنے عمل کی دلیل فقہ سے
نلاکے دوسرونکی بات اور عمل سے دلیل لاتے ہیں بے سب
لوگ حقیقت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری
سے اِنکار کرتے ہین اور اُسی دین اور شریعت اور

صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہ کیا غیر منقول کام جیسے خطبہ
پڑھتے ہیں یا قرآن پڑھتے ہیں ہاتھ اٹھا کر یا فاتحہ رسمی یا مردے کا
سوم دسواں بیسواں چہلم وغیرہ کرنا اور منقول کام
جیسے قرآن شریف کا نقطہ اور اعراب دینا اور کسی نفل
عبادت کا ثواب میت کو بخش دینا غرض جب مومن
نے اقرار کیا اشہد ان محمدا رسول اللہ تو اسکے یہی معنی ہوئے
کہ ہم اُنکو اللہ تعالیٰ کا رسول جانتے ہیں جو اُنھوں نے حکم کیا ہے
اُسکو ہم مضبوط پکڑینگے اور جسے منع کیا ہے اُسکو ہم چھوڑ
دینگے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں لائق معبود
ہونے میں وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہیں ویسا ہی
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطاع اور متبوع ہیں تابعداری
کیا گیا ہونے میں اکیلے ہیں کوئی اُنکا شریک نہیں اور اصالۃً
کوئی دوسرا تابعداری کے قابل نہیں اور اگلے نبیوں کی پیروی
جو ایسے عمل ہیں کرتے ہیں جیسا کہ قربانی اور ختنہ کرتے ہیں اور
عاشورہ کا روزہ رکھتے وغیرہ ہیں سو وہ بھی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمانے سے کرتے ہیں اگر وے نہ فرماتے تو
نہ کرتے باقی رہا نبیوں کے لئے اُنکا نائب سمجھکے تابعداری
کرنا سو نہ چاہئیے اُنکا نام لے اور وارث محمدی سنت تابعداری کے

مذہب جو منصوص ہا ہو وہی مرشدی کے قابل ہی اور نہیں تو
نہیں * تیسرا مضمون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری
کیا ہی اور اسکی حقیقت قرآن مجید اور حدیث شریف اور
فقہ عقاید تصوف سے دریافت ہوتی ہی سو قرآن مجید اور حدیث
شریف سے دریافت کرنا تو مجتہد کا کام ہی اور فتوا دینا بھی
مجتہد کا کام ہی اور مقلد پر واجب ہی کہ امام کے قول کو عمل
کرے اور فقہ عقاید تصوف جو ہی سو سب مسلمانوں کے
واسطے ہی اور حقیقت میں حدیث اور قرآن کے معنے جو اللہ
اور رسول کی مراد کے موافق لکھے گئے ہیں اسکو فقہ کہتے ہیں
اور فقہ جو ہی سو وہی شریعت کی کتاب ہی اور اسکا منکر
کافر ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری تابعداری
کی تفصیل اور تصریح فقہ میں ہی اور اسکو علم احکام بھی کہتے
ہیں اور عقاید تصوف بھی وہ میں داخل ہیں اور فقہ کی شاخ
ہیں سب فقہ میں سے جو مسائل کہ ظاہر شریعت سے علاقہ
رکھتے ہیں اسکو علم احکام کہتے ہیں اور جو باطن شریعت سے
علاقہ رکھتے ہیں انکو اسرار کہتے ہیں اور جو شخص علم احکام
علم اسرار دونوں سے واقف ہی وہی عالم ہی اور وہی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث ہی اور جو دونوں سے واقف

دوسرا ننگ شخص مرتد کیا جاتا ہی نہ تو یہ چاہئیں تین کبھی
کم ہوتے ہیں اور نہ زیادہ پاچو سوا اس مضمون کو اشعۃ اللمعات
شرح مشکوۃ میں اور مدارج النبوۃ میں دیکھو اور چار و
رکن کا بیان جو حضرت مجدد کے مکتوب سے مقدمہ میں لکھا ہی
اُسی چار رکن کو جس میں پاؤ پایا گیا رسول اللہ صلعم کی
تابعداری کی جو اُسی شخص میں ہی اور ایسا ہی شخص مرشد ہونیکے
قابل ہی ایسے شخص کے وجود کو غنیمت جانئے اور ایسے
شخص کو اپنا مرشد بناوے اور جو شخص ایسا خیال کرے کہ
جو شخص ہمارے سوالونکا جواب دیگا اور ہمارے دل کی
تشفی کر دیگا اُس سے ہم مرید ہونگے تو وہ شخص وسوسہ شیطانی
میں گرفتار ہی اُس وسواس سے توبہ کرے اور جس میں
چار و رکن پاوے اُسکو مرشد بنالیوے انشاء اللہ تعالی
اُسیوقت اُسکو ایمان کامل حاصل ہوگا کیونکہ اُسنے رسول اللہ
صلعم کے نائب کو حاکم مقرر کیا اور یہی ایمان کی نشانی ہی
اِس بات کا بیان عوارف المعارف میں اور پانچویں سیپارہ
سورہ نسا کی آیت * فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک
فیما شجر بینہم الایۃ * کی تفسیر میں دیکھو اعتقاد کے درست
ہونیکے سبب سے رسول اللہ صلعم کی صحبت اور اُنکا قول سا

ارسقال مثقالت حبۂ خردم * یعنے میں کہا پھر ہوں جو آپ کی
مجلس میں سے کے کہا بھی آرزو کرون میرے واسطے بھی
بڑی نعمت ہی کر آپ کھا کے جو بچا پس خوردہ کہے کے تھوکے
میں ڈال دیں اور کتا اُسکو کھا جاوے اور میں اُس تھوکرے کو
چاٹوں ایسی دین کے دوستی کے سبب سے صحابہ لوگ تابعین
لوگوں سے جو مجتہد تھے دوا پوچھتے تھے اور اُنکو معرفت کے دقایق
اور حقایق ایسے معرفت کی باریک باتیں اور حقیقتیں
معلوم کرتے تھے عوارف المعارف کے تیسرے باب میں
اسکی تصریح ہی پس جس کا یہہ حال ہی وہی سچا مومن ہی
اور ولی کامل ہی اور وہ اخیار ابدال قطب غوث کی خدمت
پانے کے قابل ہی اور یہہ بن تو کچھ نہیں اور ایسے لوگ جن میں
رسول اللہ صلعم کی تابعداری کی بو پائی جاوے ہر زمانے میں
ہزاروں موجود رہتے ہیں اور قرآن شریف میں اولیاءاللہ
کی شناخت یہی فرمایا ہی کہ وے لوگ مومن متقی ہوتے ہیں
اور اولیا لوگوں میں سے پانچسو اخیار ایسے نیک لوگ تمام روی
زمین پر پھیلے ہوئے اور چالیس تن ابدال ملک شام میں ہمیشہ
موجود رہتے ہیں جب چالیسوں میں سے کوئی مرتا ہی تب اُن
پانچسو میں سے اُسکی عوضی کیا جاتا ہی اور اُن پانچسو میں بھی

کے مین پناہ مانگتا ہون اللہ کے پاس اُسکے غصہ اور اُسکے رسول
کے غصہ سے راضی ہوئے ہیں ہم اللہ سے کہ وہ ہمارا رب ہی
اور راضی ہوئے ہیں ہم اسلام سے کہ وہ ہمارا دین ہی اور
راضی ہوئے ہین ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وے ہمارے
رسول ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم
ہی اُس مالک کی کہ محمد کی ذات کا ماوی رہا اُسکی قدرت
کے ہاتھ مین ہی اگر ظاہر ہون تمھارے پاس موسی پیغمبر علیہ السلام
اور تم لوگ اُنکی متابعت اور پیروی کرو اور مجھکو چھوڑ دو تو
بیشک تم لوگ گمراہ ہو سیدھی راہ سے اور اگر موسی زندہ
ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو بیشک میری پیروی کرتے
روایت کیا اس حدیث کو دارمی نے اور ایسی دوسری توجیہ
کے سبب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب ظاہر کرنے کے
واسطے مہاجرین اور انصار کے روبرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ تم لوگ مجھکو خبر دو کہ اگر مین ڈھیل کرون بعضے امورین آسانی کا حکم خلاف
شرع نکالوں تو اُسوقت تم لوگ کیا کروگے سب لوگ چپ رہے
تب دوسری اور تیسری بار یہی بات کہا تب بشر بن سعد نے
کہا کہ اگر تو ایسا کرے تو تجکو ہم ایسا سیدھا کریں جیسے کوئی تیر کو
سیدھا کرتا ہی جیسے تکو مار پیٹ کے ٹھیک کریں تب حضرت

تقریر سے لاکھوں صحابہ کی کیسی تشفیہ ہو گئی اور بد اعتقادی کے
سبب سے ابو جہل کا کیا حال ہوا * چوتھا مضمون اب اس
دوسری توحید کی تعلیم اور تاکید کا بیان سو مشکوٰۃ مصابیح میں
باب الاعتصام بالکتاب والسنہ کی دوسری فصل کے اخیر میں
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلعم کے پاس ایک نسخہ
توریت میں کا لائے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلعم یہ ایک نسخہ ہے
توریت میں سے پھر چپ رہے آنحضرت صلعم پھر عمر رضی اللہ
عنہ نے پڑھنے شروع کیا اور منہہ مبارک رسول اللہ صلعم کا بدلتا
جاتا تھا مارے غصہ کے تب کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے روویں تجھ پر
رونے والی عورتیں ابے مرے تو یا کہ اس ورطہ اور رنجوا سے
جس میں تو پڑا ہے خلاص پاوے اور عالموں نے کہا ہے کہ یہ ایک
بولی ہے کہ اس کے بولنے کی عادت جاری ہے اور اسکے معنے
مراد نہیں ہوتے ہیں جیسے بات کرتے ہیں اسکی بات پر تعجب
سے عرض ہوتی ہے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تعجب کر کے کہا
کہ تو نہیں دیکھتا ہے وہ حالت جو رسول اللہ صلعم کے منہہ مبارک
پر ظاہر ہے تب عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلعم کے منہہ
مبارک کی طرف دیکھا اور کہا الٰہی عذر کرتے اور استغفار

آیت اور حدیث کوئی پڑھتا ہے تو اُسکو نہین مانتے تھے اور یہی حال تھا
اہل سنت و جماعت کے مخالف سارے فرقو نکا الغرض حضرت
عمر اور امام لوگ کتب مخالف رسول کے کہنے والے تھے مگر
اُسی دوسری توحید کی تعلیم کے واسطے خاص لوگو نسے حضرت
عمر نے کہا کہ اگرچہ مین خلیفہ ہون اور میری اتباع بھی نہایت
واجب ہے مگر پھر بھی جب مین خلاف کرون تو مجھکو بھی چھوڑ دو
کیونکہ مین اصالۃ اتباع کے قابل نہین ہون اور اماموں نے بھی
اِسی بات سے اپنے مخلص شاگردونسے ایسی بات کہا اور تصوف
کی کتابو نکا چونکہ اصل مقصد اتباع ہے اِسواسطے وے لوگ اُسی
ثابت مذکور سے اس قسموں کو طرح طرح سے لکھتے ہین اور
حضرت مرشد برحق حضرت سید احمد قدس سرہ کے زمانے مین
چونکہ دو قسم کے لوگ تھے ایک گروہ علم حدیث کے درس
وتدریس کو فضول جانتے تھے اور اُسکی قدر کچھ نہین سمجھتے
تھے اور ایک گروہ فقہ پر عمل کرنے اور ایک شخص معین کی
تقلید کرتے کے منکر تھے اور چار و مذہب کو بدعت کہتے تھے سب
دونوں فرقون کی فہمایش کے واسطے ایسا مضمون
لکھا کہ دونون فرقے برا ہین اور اپنی اپنی افراط تفریط سے باز آ
کے اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کے موافق اِس بات مین

عمر نے کہا انتم اذا انتم اب تم لوگ تمہیں ہو یعنے تمہاری
استقامت اور مضبوطی کی کون برابری کر سکتا ہی یعنے اب
تمہیں لوگ تو میرے دلی دوست اور دین کے کاموں میں مدد
مددگار ہوئے ہو تمہارے سوا ایسا مضبوط کون ہی اس قصہ کو
عوارف المعارف کے پانچویں باب میں لکھا ہی اور اسی ادب
کے نگاہ رکھنے کو واسطے مجتہد امام لوگ اپنے شاگردوں کو جو
مجتہد تھے فرماتے تھے کہ تم لوگ ظاہر کتاب اور سنت پر عمل
کرو اور جب ہمارے کلام کو دیکھو کہ کتاب اور سنت کے خلاف
ہی تب عمل کرو کتاب اور سنت پر اور ہمارے کلام کو دیوار سے
مارو اس قصہ کو عارف صمدانی قطب ربانی عبد الوہاب شعرانی
قدس اللہ سرہ نے میزان شعرانیہ میں لکھا اور کہا کہ یہہ بات
اس واسطے کہا کہ امت لوگ احتیاط کریں اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب نگاہ رکھنے کو کہا تا کہ کوئی آپکی شریعت
میں کچھ زیادہ نکرے انتہی * اس مضمون کو نسیم السحر میں میں
دیکھو اس لا مذہب لوگ امام لوگوں کی اس بات کو سنا کے جاہلوں
کو گمراہ کرتے ہیں سو یہہ انکا بڑا دھوکھا اور فریب دینا ہی بلکہ
حقیقت میں اسمیں انکا رد ہی کیونکہ لا مذہب لوگ اپنے
ہمراہیوں کی باتکو ہرگز نہیں چھوڑتے بلکہ اُنکے خلاف جو

کیونکہ اسطرح کی تقلید میں سیکڑوں مصلحتیں ہیں اور
عقائد کے دلکو اطمینان ہوتی ہی اور اُنکا دل پراگندہ اور پریشان
نہیں ہوتا اگر اسطرحکی تقلید کے سوا کوئی تقلید اختیار کرے
مثلاً جب جسکی تقلید کو جی چاہے تب اُسکی تقلید کرے یا
پانچوین مذہب کی تقلید کرے یا اپنی طرف سے کوئی مسئلہ
نکالے اور اُسکی دلیل اپنے مذہب کی کسی کتاب سے
نہ دے سکے اور جو اسکے اپنی بات پر اقرار رہے تو یہہ بات شارع
کے نزدیک بہتر اور خوب نہیں ہی کیونکہ یہہ بات خلاف اجماع
کے ہی اور ایسا کرنا شرع کے حد سے تجاوز کرنا ہی اور
دین میں کھیل کرنا ہی الغرض جیسی تقلید غیر مجتہد کیواسطے
بہتر اور خوب ہی ویسی تقلید عہد رسول الله صلعم کی اتباع
ہی لیکن جسکو اجتہاد کی لیاقت ہی وہ شخص پیغمبر صلعم کے
محدود میں سے ایک ہی شخص کے علم میں منحصر نہ موقوف
اور ختم جانے کیونکہ اس میں دوسرے مذہب کا باطل سمجھنا
ہی لیکن علم نبوی تمام عالم میں پھیل گیا ہی اور بموجب مقتضیات
وقت کے ہرکسی کو پہنچا مثلاً جسوقت رسول الله صلعم رفع یدین
کرتے تھے اُسوقت کی حدیث امام شافعی رحمه الله کو پہنچی اور
جسوقت میں اُس صلعم نے رفع یدین کو ترک کیا اُسوقت کی

اپنا عقیدہ درست کریں اُس مضمون کو شرح کے ساتھ ہم
یہاں میں لکھتے ہیں وہ مضمون فارسی زبان میں جو صراط المستقیم
کے دوسرے باب کی دوسری فصل کی ہدایت اولی کی
تیسری تتمہ میں لکھا ہے سو یہ ہے اُس کا ترجمہ بجنسہ ہم شرح
کر کے لکھتے ہیں اور جو شرح ہم لکھیں گے سو اُس کا متن موجود
ہے جس کو شک ہو وہ عالموں سے دریافت کر لے اب دل لگا کے
سنو فرماتے ہیں۔ اعمال میں تابعداری کرنا چار مذہب کی
کہ تمام اہل اسلام میں رایج ہے بہتر اور خوب ہے لیکن اعتقاد
میں تقلید درست نہیں ہے بلکہ حق کو خود پہچان کے تصدیق
کرنا شرط ایمانی ہے اور اعمال میں غیر مجتہد پر ایک مجتہد
معین کے مذہب کی تقلید جو واجب ہے سو انہیں چار مجتہدوں کے
مذہبوں میں سے ایک مذہب کی جس طور سے کہ سارے
اہل اسلام میں رائج ہے کہ اپنے اپنے امام کے مذہب کی تقلید
کرتے ہیں اور دوسرے امام کے مذہب کے مسائل پر کچھ
اعتراض نہیں کرتے اور ان چار مذہب کے سوا پانچویں
مذہب کو حق نہیں جانتے اور پانچویں مذہب کی تقلید کو درست
نہیں جانتے اور اسی پر سارے اہل اسلام کا اجماع ہے اور
اس طرح کی تقلید اور اجماع شارع کے نزدیک بہتر اور خوب ہے

کی اس عبارت مذکور کو لامذہبی کی بات سمجھتے ہیں چنانچہ
عبد الجبار جو لامذہب تھا اُسنے اس عبارت کا ترجمہ خراب
کیا ہی سو اُسکو چھوڑا جاتا ہوں* بیت* چشم بد اندیش که برکنده باد
عیب نماید هنرش در نظر* پانچوان مضمون مسلمانون جوت
سوچو کہ جب حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت امیر
المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور چارو امام رحمۃ اللہ
علیہم اصالۃً تابعداری کے قابل نہین تو دوسرونکی کیا حقیقت
ہی اور آنحضرت صلعم کی پوری پوری تابعداری وہی کریگا
جسکو اللہ اور رسول کی محبت کا جوش ہوگا فرمایا اللہ تعالی
نے تیسرے سیپارہ سورہ آل عمران مین * قُلْ إِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ * تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو
اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہے اور فرمایا اللہ تعالی نے
اٹھائیسوین سیپارہ سورہ حشر مین * وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ
فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا * اور جو دے تم کو رسول سو
لے لو اور جسے منع کرے سو چھوڑ دو عون العلام کے ساتوین
باب مین ان آیتون کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں سو ان نصوص کے
لیئے ان آیتونکے صاف صاف حکم کے موجب دین کی راہ مین
اصل اور حق اور مقصود اصلی آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی

حدیث امام اعظم رحمہ اللہ کو پہنچی اور نہ ایسے کہ حدیث کی
کتابیں تصنیف ہوئیں اُن سب عالموں کا جمع ہونا ظاہر ہو گیا یعنی ظاہر
ہوگا کہ دو تو تمام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے تو اب جس مسئلہ میں
کہ حدیث صحیح اور صریح جسکے معنے صاف صاف کھلے ہیں
غیر منسوخ پاوے تبے دوسرے سے کا اعتبار نہیں لیکن
اُس شخص میں اس قدر لیاقت ہو کہ صحیح صریح غیر منسوخ کو
وہ خود پہچانتا ہو اور ظاہر ہے کہ اسقدر پہچاننے والے میں درجہ
کمال کا بقدر قوت استنباط کی ہو گی تو ایسے ہی شخص کو
فرماتے ہیں کہ اُس مسئلہ میں کسی مجتہد کی اتباع نہ کرے کیونکہ
اُس مسئلہ میں وہ خود مجتہد ہے اور مجتہد کو دوسرے کی تقلید
درست نہیں مگر اس زمانہ میں ایسا شخص کمیاب ہے اور
اہل حدیث کو پیشوا اپنا جانئے اور دل میں اُنکی محبت رکھیے
اور اُنکی تعظیم کو لازم جانئے کیونکہ وے لوگ پیغمبر صاحب کے
علم کے حامل ہیں اور ایک قسم کا فائدہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی مصاحبت کا حاصل کر کے مقبول جناب رسالت مآب
کے ہوئے ہیں اور مقلد لوگ تعظیم اور توقیر مجتہدوں کی بخوبی
جانتے ہیں اُسکے خبردار کرنے کے محتاج نہیں ہیں انتہی

جن لوگوں کی استعداد فاسد ہے وے لوگ صراط المستقیم

النبوۃ کے نو بیں باب میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی
محبت کی علامات اور نشانیوں کا بیان کیا ہے سو اُس میں سے
ہم جا بجا سے چنکے بطور نمونہ کے تھوڑا سا لکھتے ہیں * چھٹا مضمون
مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں کہ علامات اور نشانیاں محبت
رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم کی بہت ہیں اُن میں سے بہت
بڑی نشانی یہہ ہے کہ اُنکی اتباع اور اقتدا کرنا اور اُنکی سنت
کو عمل میں لانا اور اُنکے طریقہ پر چلنا اور اُنکی چال سیکھنا
اور اُنکی شریعت کے حدون پر ٹھہرے رہنا اور جنم جانا اور ا
اُنکے دین کے احکام سے تجاوز نکرنا فرمایا اللہ تعالی نے *
قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰہَ الیٰ * تو ٹھہرایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
و سلم نے اپنی متابعت کو دلیل اور نشانی خدا کی محبت کی
اور محبت خدا اور رسول کی ایک ہی اور لازم ہی ایک دوسرے کو
ساتواں مضمون اور مطلب یعنی صحابہ سے جو آثار محبت آنحضرت
صلعم کے وارد ہوئے ہیں اُن میں سے تھوڑا سا بیان یہہ ہے
کہ اُحد کی لڑائی کے روز جب شور ہوا اور غل پڑا کہ آنحضرت
صلعم شہید ہوئے اور بہت سی عورتیں مدینے کی چلانے لگیں تو
انصارین میں سے ایک عورت اپنے بھائی اور بیٹے اور شوہر
اور باپ کے ساتھ آئی جو سب مارے گئے تھے اور وہ عورت

سیرت یعنے خصلات اور چال کی پیروی کرنا ہی دین اور دنیا
کے سارے کاموں میں اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پیروی کرنا عادت کے جو کام ہیں مثال کھانے پینے سونے
وغیرہ کے اُنکو عبادت کر دیتا ہی جب اُن کاموں کو بطور مسنون
کے ادا کرے اور روشن کرتا ہی باطن کو یعنے سینہ کو اور
سینہ کی روشنی سعادت یعنے نیک بختی اور بہشتی ہونیکو
واجب کر دیتی ہی اور یہہ پیروی کرنا بندہ کو اپنا بندہ ہونا یاد دلاتا
ہی یعنے شریعت کی پیروی کرنے سے بندہ اپنی تئین بندہ جانتا
ہی اور اُسکے نفس کا سرکش دور ہو جاتا ہی اور بندے کو
ریاضت کے قبول کرنے کے نزدیک کر دیتا ہی کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی چال بالکل ریاضت ہی ریاضت ہی
ریاضت معنی گھوڑیکو فرمان بردار کرنا اور رنج کھینچنا یہاں یہہ
مراد ہی کہ ایسے محنت کے کام کرنا کہ نفس فرماں بردار اپنے
مولا کا ہو جاوے اور جو شخص کہ چھوٹا ہوا پھرتا ہی اور بے قید
رہا کرتا ہی ہوا بے نفسانی کی پیروی میں کہ جو چاہتا ہی سو کرتا ہی
اور شرع کی تابعداری کو خاطر میں نہیں لاتا اور حلال اور
حرام میں فرق نہیں کرتا تو وہ شخص مانند چارپائے کے ہی اسبات کو
جو ہمنے کہا ہی سو اسکو خوب یاد کر رکھو امانت ہی * اور مدارج

اصحاب محمد کے محمد کو صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال رضی اللہ
عنہ کا جان نکلنے لگا تب اُنکی عورت چلائی اور کہا وَا حُزْنَاہُ
ہائے بڑا غم ہی اور ایک روایت میں ہی کہ کہا وَا کَرْبَاہُ ہائے
بڑا غم ہی تب بلال نے کہا وَا طَرَبَاہُ غَدًا اَلْقٰی الاَحِبَّۃَ مُحَمَّدًا
وَحِزْبَہٗ واہ کیا خوشی ہی کل ملاقات کرینگے ہم دوستونکی
جو محمد اور اُنکے گروہ ہیں آٹھوان مضمون اور محبت نعمت کے
دیکھنے سے پیدا ہوتی ہی اور جسقدر نعمت کی اطلاع ہوتی ہی
اُسیقدر محبت کو قوت ہوتی ہی اور یہہ محبت نعمت دینے
والیکے احسانکے دیکھنے سے پیدا ہوتی ہی اور یہہ محبت حسن کے
دیکھنے سے بھی پیدا ہوتی ہی بقدر حسن کے اور محبت جو ہی سو
محب کو متابعت کیطرف کھینچتی ہی کیونکہ محبت بالذات
مقتضی اتفاق اور اتحاد کی ہی یعنے محبت کے سبب سے آدمی
خود بخود محبوب کی موافقت کرتا ہی اور چونکہ متابعت محبت
سے پیدا ہوتی ہی اس سبب سے محب کو طاعات اور عبادات
کے بجا لانے میں کچھ گرانی اور رنج نہوگا بلکہ اُس کے بجا لانے
میں قلب کو غذا اور روح کو آرام اور خاطر کو سرور اور
آنکھ کو ٹھنڈک ہوگی اور بدلے لذات سمانی سے اُسکو
یہہ طاعت اور عبادات کا بجا لانا بہت بزرگ معلوم ہوگا خصوصاً

پہنچاتی تھی کہ اُنہوں سے کس کے سامنے آئی ہے اور اُنہیں
سے جسکو زمین پر پڑا دیکھتی تھی پوچھتی تھی کہ یہ کون ہے لوگ
کہتے تھے کہ تیرا بھائی ہے اور تیرا باپ اور تیرا بیٹا اور تیرا
زوج ہے وہ عورت اُن لوگوں کی طرف التفات نہیں کرتی تھی
اور کہتی تھی پیغمبر خدا کہاں ہیں لوگ کہتے تھے کہ آگے ہیں
یہاں تک کہ گئی اور آنحضرت کے پاس پہنچی اور اُنکے
کپڑے کا کنارہ پکڑ لیا اور کہا میرے باپ اور ماں آپ پر فدا ہوں
یا رسول اللہ یہ سب لوگ جو مرے ہیں انکی مجکو کچھ پروا
نہیں جس وقت کہ آپ سلامت ہیں اور جب مکے کے لوگوں نے
زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو حرم سے باہر نکالا تاکہ اُنکو قتل کریں
تب ابو سفیان بن حرب نے اُسے کہا کہ اے زید میں تجکو
قسم دیتا ہوں کہ خدا تو دوست رکھتا ہے کہ اس وقت تیری
جگہہ پر محمد صلعم ہوتے کہ ہم اُنکی گردن مارتے اور تو اپنے بال
بچوں میں ہوتا تب زید نے کہا کہ قسم خدا کی میں اس بات کو
دوست نہیں رکھتا ہوں کہ اس وقت محمد اسی جگہہ پر ہوں اور
اُنکے ہاتھ میں ایک کانٹا چبھے اور میں اپنے بال بچوں میں
ہوں تب ابو سفیان نے کہا کہ آدمیوں میں کسکو نہ دیکھا میں نے
کہ کسیکو ایسا دوست رکھتا ہو جیسا کہ دوست رکھتے ہیں

بہشت سے حد مارا گیا تھا اور اُس سے کئی بار یہہ فعل واقع
ہوا تھا سب اُسکو بعضے لوگون نے لعنت کیا تب آنحضرت
نے فرمایا لَا تَلْعَنُوْهُ فَاِنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُسکو لعنت نکرو
اسواسطے کہ وہ دوست رکھتا ہی اللہ کو اور اُسکے رسول
کو اور یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ اصل محبت وہی میل اور
انجذاب ہی یعنے آنحضرت کی طرف جھکے پڑنا اور کھنچے جانا ہی
اگرچہ متابعت مین کچھ تقصیر اور کمی ہو اور یہہ بھی معلوم ہوتا
ہی کہ گناہ کبیرہ کرنیوالا کافر نہین ہی جیسا کہ اہل سنت و جماعت
کا مذہب ہی ولیکن جاننا چاہئے کہ عاصی کے دلمین اللہ تعالی کی
محبت ثابت رہنے کی یہہ شرط اور قید ہی کہ وہ عاصی گناہ ہو جانے پر
نادم اور شرمندہ رہے یا اُسپر حد قایم کیا جاوے تا کہ اُسکے
گناہ کو اتار دے بخلاف اُسکے کہ جسکو گناہ ہو جانے پر ندامت اور
شرمندگی ہو کیونکہ ایسے شخص کی واسطے یہہ خوف ہی کہ بار بار
گناہ کرتے کرنے اور اُسپر اصرار اور ہمت کرنے کرتے ختم
طبع اور رینؔ کے مرتبہ مین پہنچ جاوے یعنے دلمین مورچہ لگ
جاوے اور سارا دل سیاہ ہو جاوے اور اُسکے دل پر مہر
لگ جاوے اور اُسکا ایمان نکال لیا جاوے والعیاذ باللہ
دیکھو ان مضمون اور آنحضرت صلعم کی محبت کی نشانیون مین

وقت آنحضرت کے ساتھ رہنے کا تصور کریگا جیسا کہ حدیث میں
آیا ہی مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ
جس شخص نے کہ زندہ کیا یعنے بجا لایا میری سنت کو بیشک
اُسنے مجکو دوست رکھا اور جس شخص نے مجکو دوست
رکھا وہ شخص میرے ساتھ جنت میں ہوگا تو ان مضمون اور
حقیقت میں محبت آنحضرت کی نور اور روشنی ہی اور گناہ
تاریکی ہی اور نور تاریکی کا دور کرنیوالا ہی یعنے جسکو آنحضرت
کی محبت ہوتی ہی اُسکے پاس گناہ نہین آتا اور علما نے کہا
ہی کہ حبیب کی متابعت سے افضل اور اشرف کوئی مقام
نہین ہی و لیکن جاننا چاہئے کہ یہہ جو مذکور ہوا سو محبت کے اقسام
مین سے بڑا قوی اور بڑا کامل قسم ہی اور جو شخص متابعت
کی صفت کے ساتھ موصوف ہی وہ شخص کامل المحبۃ اور
عالی مرتبہ ہی یعنے وہ شخص پوری محبت والا اور بلند مرتبہ والا
ہی اور جو شخص کہ بعضے امور مین متابعت کے مخالف ہی تو وہ
شخص ناقص المحبت اور دنی الدرجہ ہی یعنے وہ شخص محبت
مین ناقص اور درجہ مین نیچا ہي و لیکن محبت کے اصل نام اور
اُسکے ساتھ موصوف ہونے سے باہر نہین ہی جیسا کہ آنحضرت
نے فرمایا اُس شخص کے حق مین جو شراب پینے کے

اور حاضر پاتے ہیں اور ہمیشہ اُس درگاہ میں حاضر رہتے ہیں اور
اِس معاملہ میں اِن لوگوں کو حضرت صحابہ رضی اللہ عنہم کے
ساتھ مشارکت اور مشابہت ہے کیونکہ یہ لوگ آنحضرت کے
احوال اور اعمال اور اقوال سے مطلع ہیں اور آنحضرت کی
مصاحبت اور مجالست اور مکالمت سے اُن کے ساتھ خاص
کیے گئے ہیں یعنے اُنکو آنحضرت کی صحبت میں رہنا اور اُنکے ساتھ
بیٹھنا اور بات کرنا حاصل ہے اتنا فرق ہے کہ اِن لوگوں کو باطنی
صحبت حاصل ہے اور ظاہری صحبت سے محروم اور جدا ہیں
اور قبر شریف کے زایروں اور اُس پاک جگہ کے حاضروں کو
جو فائدے حاصل ہوتے ہیں اُن میں سے یہ باطنی صحبت کا حاصل
ہونا بڑا بزرگ فائدہ ہے اور فی الواقع جب دن رات ذکر
شریف میں گذریگی تب آنحضرت تو اللہ تعالی کے خلق کے
ساتھ متخلق ہیں موافق مضمون اِس آیت کے * فَاذْكُرُونِي
أَذْكُرْكُمْ * آنحضرت بھی اُن لوگوں کو یاد کرینگے اور صلوٰة اپنے
درود بھیجنا وسیلہ آنحضرت کے قرب کا ہے سو اِس علم شریف
کا حصہ ایک بزرگ سے نقل ہے کہ اُسنے کہا کہ علم حدیث
کے تحصیل کرنے اور اِس علم کی خدمت کرنے کی بڑی باعث
اور سبب جو اِس دولت کی طرف لایا یہ لفظ ہے * قال رسول اللہ

سے اُنکی ذکر اور یاد کی کثرت ہی یعنے اُنکو بہت یاد کرتا ہی
اسواسطے کہ بہت یاد کرنا محبت کے لوازم میں سے ہی
مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ جو شخص کہ کسی چیز کو دوست رکھتا
ہی اُسکا ذکر بہت کرتا ہی اور بعضے نے بیان کیا ہی کہ محبوب کا
ذکر ہمیشہ کرنیکو محبت لازم ہیں اور یہہ سعادت علم حدیث
کی خدمت میں اور علم سیر اور تواریخ نبوی کی کتابوں کے مطالعہ
سے حاصل ہوتی ہی اور علم حدیث والونکو اُس جناب کے ساتھہ
ایک ایسی نسبت خاص اور آشنائی مخصوص حاصل ہی کہ
دوسرونکو حاصل نہیں ہی کہ ہمیشہ احوال اور صفات شریفہ
ذکر اُنکی زبان کا اور ورد اُنکے جان کا ہی اور اُنکے احوال کی
معرفت اور شناخت کے سبب سے ایک تعین اور تشخص
اُنکی ذات بابرکات کا کہ وہ ذات بابرکات کسی ہی حدیث
والونکو حاصل ہی اور ہمیشہ جمال شریف کا نقشہ اُنکی نظر
میں ملحوظ اور اُنکی آنکھہ میں قرار رہتا ہی اور اُنکی صورت
مثالیہ کے ساتھہ علم حدیث والونکے باطن کا وجود مضبوط ہوتا ہی
اور وہ صورت خیالیہ اُن کے باطن سے متصل ہوتی ہی اور
جب آنحضرت کا نام شریف مذکور ہوتا ہی تب اُسکی امت
دلمیں پاتے ہیں اور اُس نام والیکو دلمیں مشاہدہ کرتے ہیں

بتاتا ہو اور جس امر کا بیان اور حکم اپنے قدیم بزرگوں اور
اُستادوں سے جسنے کلمہ توحید اور دین پایا ہے سن چکا ہے
اور اُس امر میں سواد اعظم یعنے ساری جماعت کا اور دین
کے درس حرمین شریفین کے علما کا اُسپر اتفاق پاتا ہے اُس
امر میں ایسا ہرگز نکرے بلکہ اُس امر میں استقامت رکھے یعنے
اُسپر مضبوطی کے ساتھہ جما رہے فرمایا اللہ تعالی نے بارہویں
سیپارہ سورہ ہود میں فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ سو تو
سیدھا چلا جا جیسا کہ تجکو حکم ہوا اور جسنے توبہ کی تیرے ساتھہ
یعنا ایک مذہب کا اختیار کرنا اور اپنے اپنے مذہب پر مضبوط
رہنا اور وضو غسل تیمم روزہ نماز حج زکوۃ اور سارے احکام
شرعی جو معروف ہیں کہ اُنکے بجالانے میں استقامت مطلوب ہے
بخلاف تعزیہ داری اور رسمی فاتحہ کے جسکا نام فاتحہ رکھا
بھی جعلی ہے وغیرہ سب بے اصل رسمونکے جو لڑکا پیدا ہوتے اور شادی
اور غمی میں رائج ہیں کیونکہ ایسی بے اصل رسمیں نہ تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور نہ اُنکے وارثون
اور نائبون سے اور نہ دین کے درس میں ایسی رسموں کا
نشان ہے کیونکہ اِن رسمون کے کرنے میں اتباع ہے الغرض
جو کام مشروع ہیں آئین کی تعلیم آنحضرت صلعم سے کیا ہے

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم * جیسے ہر حدیث میں یہہ لفظ آتا ہی
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اِس لفظ کے
سننے کے ساتھہ ہی اُنکی بات سننے کے شوق سے دل اُنکی
صورت مثالیہ کی طرف متوجہ ہوتا ہی اور بار بار یہہ حال حاصل
ہونے سے ایک طور کی باطنی صحبت حاصل ہوتی ہی گیارہان
حضور اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیون
میں سے اُنکی توقیر اور تعظیم کرنا ہی اُنکے ذکر کیوقت میں اور
خضوع اور خشوع اور انکسار یعنی عاجزی اور فروتنی اور رونا
کا ظاہر کرنا ہی اُنکے اسم شریف کے سننے کے وقت اور جو شخص
کہ سبکو دوست رکھتا ہی اُسکا نام سننے سے فروتنی اور عاجزی کرتا ہی
یہہ [illegible] کہتا ہی کہ اِس مضمونکے یہہ معنے ہیں کہ عین غصہ کی حالت میں
جب کوئی اُنکا نام مبارک لے مثلاً کہے صَلِّ عَلَی النَّبِیْ تب
فی الفور غصہ ٹھنڈا ہو جاوے اور کہے اللهم صل وسلم علیہ جیسا
کہ یہہ عادت عرب میں جاری ہی یا جب کسی شخص سے سنا کہ
اِس چیز کے کھانے سے یا اِس کام کے کرنے سے آنحضرت نے
منع کیا ہی تب اُسیوقت اُسکو ترک کرے یا پیچھے سے تحقیق
کرتا رہے بعد تحقیق کے جو سنت سے ثابت ہو اُسپر عمل
کرے اور یہہ اُس مقام میں ہی کہ جسکا بیان اور حکم کبھی نہ

أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اے ایمان والو مت بلند کرو اپنی آوازیں
نبی کی آواز سے اور یہہ آیت پڑھتے تھے اور کہتے تھے واجب ہی
چپ رہنا انکی حدیث کے پڑھتے وقت جیسا کہ واجب ہی چپ
رہنا انکی بات سننے کے وقت اس مضمون کے بعد مدارج
النبوہ میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام شریف
سننے کے وقت اُنپر صلوٰۃ یعنے درود بھیجنے میں جو کلام ہی سو اپنے
باب میں آویگا سو اُس کلام کا اصلی وہین باب ہے اِس مقام
کے وصل کے بعد کے ساتویں وصل میں جو فائدہ لکھا ہی اُسکا
خلاصہ یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے
حکم میں اختلاف ہی کہ فرض ہی اگرچہ تمام عمر میں ایک بار ہو یا مستحب
موکد اور یہہ ہی کہ فرض ہی اور بعضے نے کہا ہی کہ ہر بات درود بھیجنا
واجب ہی بغیر قید عدد معین کے اور نزدیک مراد جب یہہ ہی کہ
اُنکا نام شریف جب جب ذکر ہو ہر بار درود بھیجنا واجب
ہی اور علما نے اسا ہی کہ مستحب رہی ہی اور سوا جب میں اسا ہی کہ اِسی
بات کا قائل ہی طحاوی اور ایک جماعت حنفی یہ کوئی اور
حلیمی اور جماعت شافعیہ کی اُن میں سے اور قاضی ابو بکر
بن العربی بے جو مالکیہ میں سے ہی کہا کہ یہی ہی احوط اسا ہی کہا ہی
زمخشری نے پھر بہت دلیلیں اور قولیں ذکر کرکے کہا ہی کہ اگر

انھین کاموں مین استقامت کا حکم ہی عوارف المعارف کے
تیسرے باب مین فرماتے ہین کہا ابو علی جرجانی نے ہو طالب
استقامت کا اور طالب کرامت کا مت ہو اسواسطے کہ تیرا
نفس خواہش کرتا ہی کرامت کے طلب کرنے مین اور تیرا رب
تجھسے استقامت طلب کرتا ہی اور یہہ بات جو ابو علی جرجانی نے
ذکر کیا سو تصوف کے باب مین بڑی اصل ہی اور یہہ ایسا سر
اور بھید ہی کہ اسکی حقیقت سے بہت سے سالک اور طالب
لوگ غافل ہین انتہی اور استقامت کے بھید و نکات بیان عوارف
المعارف مین دیکھو اور صحابہ لوگ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے وفات کے بعد یہہ حال تھا کہ جس وقت کہ آنحضرت کا ذکر کرتے
تھے روتے تھے اور خشوع کرتے تھے اور انکے رونگٹے کھڑے ہو
جاتے تھے اس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہایت تعظیم اور ہیبت
اور جلال کے سبب سے اور ایسا ہی حال تھا تابعین اور
انکے بعد والوں کا اور قتادہ رضی اللہ عنہ کا یہہ حال تھا کہ جب
آنحضرت کا نام سنتے تھے تب روتے تھے اور نالہ اور
اضطراب کرتے تھے اور عبد الرحمن بن مہدی کا یہہ حال تھا کہ جب
حدیث پڑھتے تھے تب لوگوں کو چپ رہنے کا حکم کرتے تھے اور سورہ
حجرات کی یہہ آیت پڑھتے تھے * یَا اَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا لَا تَرْفَعُوا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیوں میں سے
اُس شخص کی محبت رکھنا ہی جو اُسے علاوہ رکھتا ہی اُنکے
اہلبیت میں سے سلام اللہ علیہم اور اُنکے صحابہ میں سے جو مہاجرین
اور انصار ہیں رضی اللہ عنہم اور عداوت اور دشمنی رکھنا
اُس شخص کے ساتھ جو عداوت رکھتا ہی اِن بزرگ کے ساتھ
اور اُنکو گالی دیتا ہی اور جو شخص کہ اُنکو دوست رکھتا ہی تو اُسکے
دوست کو دوست رکھنا ہی اور اُسکے دشمن کو دشمن رکھنا
ہی اور فرمایا آنحضرت نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین
علیہما السلام کے حق میں یا اللہ میں دوست رکھتا ہوں اِنکو سو
تو دوست رکھ اِنکو اور فرمایا کہ جس شخص نے دوست رکھا
اِنکو سو اُسنے بیشک دوست رکھا مجھکو اور جسنے کہ دوست
رکھا مجھکو سو بیشک اُسنے دوست رکھا اللہ تعالی کو اور
جسنے دشمن رکھا اِنکو بیشک اُسنے دشمن رکھا مجھکو اور
جسنے دشمن رکھا مجھکو اُسنے دشمن رکھا اللہ تعالی کو اور
فرمایا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے حق میں وہ میرے گوشت
کی ٹکڑا ہی غصہ میں لاتی ہی مجھکو وہ چیز کہ غصہ میں لاتی ہی اُسکو اور
اُسامہ بن زید کے حق میں حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا
کہ دوست رکھ تو اُسکو اے عایشہ اِسواسطے کہ میں دوست

کہیں کہ ایک بار فرض ہی اور اُسکا زیادہ کہنا واجب ہی اور
ہر بار درود بھیجنا مستحب ہی تو یہہ بھی ایک صورت رکھتا ہی
اور محب عاشق کے حال کے لایق یہہ ہی کہ اِس مستحب کو بجاے
واجب کے جانے اور درود بھیجنے میں اپنی تقصیر اور کوتاہی اور
کمی کرنے میں راضی نہو اور درود کے فایدونکی اطلاع کے باوجود
طالب سے بہت تعجب ہی جو درود میں بہایت کوشش کو
خرچ نکرے اور باقی درود شریف کے بعضے فایدے خاتمہ میں لکھیں
گے انشاء اللہ تعالی [۱۲] بارہواں مضمون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی محبت نشانیوں میں سے اُنکی ملاقات کے شوق کا
زیادہ ہونا ہی کیونکہ سب محب اپنے محبوب کی ملاقات کو دوست
رکھتا ہی یہاں تک کہ بعضے علما نے کہا ہی کہ محبت کہتے ہیں دوست
کی ملاقات کے شوق کو اور اِسواسطے صحابہ لوگ کا یہہ
حال تھا کہ جب اُنکو شوق بہت زیادہ ہوتا تھا اور اُنکو محبت کا
جوش بیقرار کرتا تھا سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
ملازمت کا قصد کرتے تھے اور اُنکے جمال کے مشاہدہ سے اُس
بیقراری دوا کرتے تھے اور اُنکی ہمنشینی کے ساتھ اور اُنکی
طرف نظر کرنیکے ساتھہ لذت لیتے تھے اور اُس [۱۳] صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی ملاقات سے برکت لیتے تھے تیرھواں مضمون اور

رکھتا ہی ان سب چیزون کو جنکو وہ محبوب دوست رکھتا ہی
اور سلف کی جیسے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی یہی
چال تھی یہانتک کہ مباح چیزون مین اور نفس کی خواہش
اور چاہت کی چیزون مین بھی یہی چال تھا انس بن مالک رضی اللہ
عنہ نے جب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ کے چارون
طرف کدو کو تلاش کرتے تھے اسی سبب سے ہمیشہ کدو کو
دوست رکھتے تھے اور حضرت امام حسن اور عبداللہ بن عباس
او عبداللہ بن جعفر سلمی کے پاس جو آنحضرت کی خادمہ تھی
آتے تھے تاکہ وہ اُن لوگونکو وہ کھانا طیار کردے جو آنحضرت کو
پسند تھا یہ بات ترمذی کی حدیث مین تمام ذکر دیکھو پندرہوان [۱۵]
مضمون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیون
مین سے علما اور صلحا اور سنت کے متابعین کا دوست رکھنا
ہی اور جاہلون سے جیسے جو لوگ دنیا کے سارے کام مین
ہوشیار ہین اور دین کے سب کامون مین جاہل بنے رہتے ہین اُن
جاہلون سے اور فاسقون اور اہل بدعت سے دشمنی
رکھنا ہی اور جو شخص کہ اُنکی شریعت کے مخالف ہی اُس سے
مخالفت کرنا ہی فرمایا اللہ تعالی نے اٹھائیسوین سیپارہ سورہ مجادلہ
مین لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ

رکھتا ہوں اُسکو اور ہمارے اصحاب کے حق میں فرمایا اُنکو تم
لوگ نشانہ نہ بناؤ یعنے اُنکو برا کہو کیونکہ جو شخص کہ دوست
رکھتا ہی انکو سو میری دوستی کے سبب سے انکو دوست
رکھتا ہی اور جو شخص کہ عداوت رکھتا ہی انکے ساتھ سو میری
دشمنی کے سبب سے انکو دشمن رکھتا ہی اور جسنے ایذا دیا
انکو سو بیشک اُسنے ایذا دیا مُجکو اور جسنے ایذا دیا مجھکو بیشک
اُسنے ایذا دیا اللہ تعالی کو اور جسنے ایذا دیا اللہ تعالی کو نزدیک
ہی کہ پکڑے اُسکو اللہ تعالی اور عذاب کرے اور فرمایا کہ ایمان
کی نشانی انصار کا دوست رکھنا ہی اور نفاق کی نشانی انکا
دشمن رکھنا ہی اور فرمایا جسنے دوست رکھا عرب کو سو اُسنے
میری دوستی کے سبب سے اُنکو دوست رکھا اور جسنے
دشمن رکھا عرب کو سو اُسنے میری دشمنی کے سبب سے
اُنکو دشمن رکھا چودہواں مضموں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبت کی نشانیوں میں سے اُنکی اُمت پر شفقت کرنا ہی
اور اُنکی نصیحت یعنے خیرخواہی کو لازم کرلینا ہی اور اُنکے مصالح
یعنے بھلائی کے کام کے درست کرنے میں اور اُنکے فائدہ پہنچانے میں
اور اُنکے ضرر کے دفع کرنے میں کوشش کرنا ہی اور حقیقت
میں جو شخص کسیکو دوست رکھتا ہی وہ شخص دوست

پھر آیا اور کھڑا ہوا اور اپنے باپ سے کہا کہ تو اپنی زبان سے
کہہ کہ میں سب لوگوں سے بزرگ اور دولتمند اور مقتدر اور جیدار
زیادہ ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب لوگ سب
لوگوں سے زیادہ عزت والے اور زور والے ہیں اور اگر
تو نہیں کہتا ہے تو میں تیرا سر کاٹتا ہوں تب اُسنے بیٹے سے کہا کہ
تو سچ کہتا ہے اور ایسا کریگا بیٹے نے کہا ایسا ہی کرونگا آخر کو
اُسکی زبان سے ایسا ہی اقرار کرایا تب چھوڑا اور حویصہ
اور محیصہ دو بھائی تھے اُنمیں کا چھوٹا بھائی ایمان لایا تھا اور اُسکو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہود کے قتل پر جو اُس وقت
میں بڑا مفسد تھا تعینات کیا تب اُسکے بڑے بھائی نے کہا کہ کیا
تو ایسے مرد کو قتل کریگا کہ جسکی نعمت کے آثار سے ہم لوگوں کے
پیٹ کی چربی ہے یعنے ہم لوگوں کے نون نمک ہی سے اُسنے کہا کہ وہ
کیا چیز ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماویں کہ تجھکو قتل
کروں تو اُسی ساعت تجھکو قتل کرتا ہوں تب اُسکا بڑا بھائی
اُسکے پاس سے چلا آیا اور دل میں انصاف کیا اور کہا کہ کیا
اچھا دین ہے جو تو نے اختیار کیا ہے اور یہہ سب محبت رکھتا ہے
بعد اسکے وہ بھی مسلمان ہوا سولہواں مضمون اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیوں میں سے محبت قرآن کی

اللہ و رسولہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او
عشیرتھم ط تو پاوے گا کوئی لوگ جو یقین رکھتے ہوں اللہ پر او
پچھلے دن پر دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہوا اللہ کے او
اُسکے رسول کے اگرچہ وے اپنے باپ ہوں یا اپنے بیٹے یا اپنے
بھائی یا اپنے گھرانے کے اور ایسی جماعت اصحاب کی ہیں
رضی اللہ عنہم کہ اُن لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
رضا کے واسطے اپنے باپ اور بیٹے اور بھائیوں اور دوستوں کو
قتل کیا اور عبداللہ بن عبداللہ بن اُبی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی درگاہ کے مخلصوں میں سے تھا اور اُسکا باپ منافقوں کا
رئیس اور سردار تھا اُسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اپنے باپ کا سر لاؤں اور
چونکہ اُس منافق یعنے عبداللہ بن ابی نے کہا تھا لئن رجعنا الی
المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل یعنے اگر ہم پھر گئے مدینے
کو تو نکال دیگا عزت والا وہاں سے بے قدر لوگوں کو اور
اُس منافق نے اعز یعنے زوروالے سے اپنی تئیں مراد لیا تھا
اور اذل یعنے کمزور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
کو مراد لیا تھا اور اس کہنے کے بعد مدینہ کیطرف رجوع کیا تب
اسکا بیٹا عبداللہ ننگی تلوار لئے ہوئے مدینہ کے دروازہ

محبوب کے کلام سے بلا کہ محبوب کا کلام محب کے مقصود کا
غایت اور انتہا ہی اور سب پاک دلون کی صفت ہی جو ایمان کے
نور سے روشن ہیں * بیت * جمال شاہد قرآن نقاب آنگاہ بکشاید
کہ دار الملک ایمان را بیابد خالی از غوغا * اور حقیقت میں
مصداق اور معیار خدا اور رسول کی محبت کی قرآن اور حدیث
کی محبت ہی کیونکہ کلام محبوب کا محبوب ہی اور عیب اور بڑا
افسوس ہی کہ ناچ باجے اور کھیل تماشے کی محبت کلام اللہ کی
محبت سے زیادہ ہو اور ایسا ہونا فساد قلب اور خرابی اطوار
کی نشانی ہی ۷۱ برہان مضمون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی پوری محبت اور اُسکے کمال کی نشانی دنیا میں
زہد کرنا یعنے دنیا سے بے رغبتی کرنا ہی اور فقر یعنے
محتاجی کا اختیار کرنا اور محتاجی کی صفت کے ساتھہ موصوف
ہونا ہی اور بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہی کہ جو شخص کہ مجکو دوست رکھتا ہی اُسکی طرف فقر جلد
زیادہ پہنچتا ہی اُس پانی کے ریلے سے جو اونچی طرف سے نیچی
طرف کو بہتا ہی انتہا ۸۱ برہان مضمون ان سب مضمون سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی اور اُنکی محبت کی
حقیقت کہاں گئی اب یقین ہی کہ مومن کامل ان سے

ہی کہ اُسکو وے اللہ تعالی کے پاس سے لائے ہین اور
اُس قرآن سے وے ہدایت پانے والے اور ہدایت کرنے
والے ہین اور اُسکے موافق اپنی چال بنائے ہوئے ہین جیسا کہ
حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ اُنکی خلق
اور چال قرآن ہی اور قرآن کی محبت اُسکی تلاوت کرنا ہی
اور اُسپر عمل کرنا اور اُسکے سمجھنے مین کوشش کرنا اور
اُسمین تدبر اور غور کرنا اور اُسکی حدون کے پاس ٹھہرنا
یعنے اُسکی حد سے تجاوز نہ کرنا اور سہل تستری رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ نشانی محبت خدا کی محبت قرآن کی ہی اور نشانی
محبت قرآن کی محبت پیغمبر کی ہی اور نشانی محبت پیغمبر
کی محبت سنت کی ہی اور نشانی محبت سنت کی محبت آخرت
کی ہی اور نشانی محبت آخرت کی بغض یعنے دشمنی دنیا کی ہی
اور نشانی بغض دنیا کی یہ ہی کہ کچھ نہ کرے یعنے جمع نہ کر
رکھے مگر وہ توشہ کہ جسکو آخرت مین پہنچاوے یعنے صدقہ
دے اور نیک کام مین خرچ کرے کہ قیامت تک اُسکے ساتھ رہے
اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اُنھون نے کہا
کہ اگر پاک ہون دلین تو قرآن سے سیر اور آسودہ نہین ہوتے
ہین یعنے قرآن سے جی نہین پھر جاتا اور کیونکر آسودہ ہوگا محب

دھوکھے کے مثل ستھار کرتے ہیں اللہ جل شانہ کی کمال عنایت
یہہ ہی کہ ساری تکلیفات شرعیہ اور ناموراتِ دینیہ میں یعنے
اپنے بندوں پر جیسے احکام جاری کیا ہی جن احکام میں نہایت آسانی
اور بحد درجے کی سہولت کی مراعات فرمایا ہی مثلاً دن رات
کے آٹھ پہر میں سترہ رکعتیں نماز کی تکلیف دیا ہی کہ اُن میں
ہو کے ادا کرنیکا وقت ایک ساعت یعنے ایک گھڑی تک بھی
نہیں پہنچتا ہی اور اسکے ساتھ نماز میں قرآن پڑھنا جسقدر آ
ہو سکے اُسی قدر پر کفایت کیا ہی اور اگر قیام معذر ہو تو
بیٹھکے پڑھنا درست کیا ہی اور بیٹھنے بھی نہ سکے تو لیٹ کے
پڑھنے کا اشارہ کیا ہی اور جب رکوع اور سجدہ نکر سکے
تب اشارہ سے پڑھنا سکھایا ہی اور طہارت میں یعنے وضو
غسل میں اگر پانی کے استعمال کی قدرت نہو تو تیمم کو اُسکا
خلیفہ اور قایم مقام کیا ہی اور زکوٰۃ چالیسواں حصہ یعنے چالیس
میں سے ایک فقرا اور مساکین کو دینا مقرر کیا ہی اور اُس
دینے کے واسطے بھی یہہ قید لگا دیا ہی کہ جب مال بڑھنے والا ہو یعنے
سونا چاندی جب نصاب زکوٰۃ کو پہنچے اور اُسپر سال بھر گذرے
اور انعام یعنے گائے بھینس بکری بھیڑی دنبے اور اونٹ میں
قید لگا دیا ہی کہ جب وے سب چر کے کھانے ہوں تب زکوٰۃ

مضامین کے سبب کے بعد اتباع سنت میں جو سب مضبوط ہو جاوے گا
اور بدعت سے نفرت کرے گا اور اسکو استقامت حاصل
ہوگی اب اتباع سنت میں جو آخرت کے ثواب کے سوائے
سہولت اور آسانی بھی ہی پہلے اس بات کا بیان سو حضرت
شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ پہلی جلد مکتوبات
کے مکتوب صد و نود و یکم میں فرماتے ہیں سعادت ابدی اور
نجات سرمدی یعنے ہمیشہ کی نجات مربوط ہی یعنے علاقہ رکھتی ہی
اور موقوف ہی سید انبیا کی متابعت پر صلوات اللہ تعالی
و تسلیماتہ سبحانہ علی اجمعہم عموما و علی افضلہم خصوصا اگر فرضا
ہزار برس عبادت کی جاوے اور ریاضتیں اور محنتیں سخت
سخت اور مجاہدے اور کوشش سخت سخت بجا
لائی جاویں تو اگر وہ سب عبادتیں اور ریاضتیں اور مجاہدے
ان بزرگواروں یعنے نبیوں کی متابعت کے نور کے ساتھ
منور اور روشن ہوں تو انکو ایک جو برابر بھی خرید نہیں کرتے
ہیں اور خواب میں کہ سراسر غفلت اور بیکاری ہی سوا ان
مقبولوں کے حکم سے جو بموجب میں خواب کرنے اور سو رہنے ہیں
سو اس خواب کے ساتھ ان ریاضتوں اور مجاہدوں کو برابر
نہیں ٹھہراتے ہیں اور انکو ہیچ پر میدان کے سراب اور

مناسبت ہی اِن دونوں مین بڑا فرق ہی پھر اسکے ساتھہ
جو فرق کہ حلال اور حرام کی راہ سے دونوں مین ہوتا ہی سو جدا ہی
اور پروردگار جل جلالہ کی رضامندی اور نارضامندی کے
قبال کرنے سے دونوں مین جو تمیز پیدا ہوتی ہی سو علحدہ ہی
اور ایک ریشمی لباسونکو جو حرام کیا تو کیا دہشت ہی کیونکہ
کئی قسموں کے زیب دار اور زینت والے کپڑونکو اُسکی
عوض مین حلال کیا ہی اور پشمینہ لباسونکو مطلقاً مباح کیا ہی جو
ابریشم کے لباسوں سے کتنے درجے چڑھہ کے بہتر ہین ساتھہ
اسکے ابریشم کا لباس عورتوں کے واسطے مباح کیا ہی کہ
اُسکا فائدہ بھی پھیر پھار کے مردونکے واسطے ہی اور ایسا ہی
حال سونے اور چاندی کا ہی کیونکہ عورتون کا زیور بھی مردوں کے
فائدے کے واسطے ہی اگر کوئی بے انصاف شخص باوجود
اس سب آسانی اور سہولت کے مذہب کی اتباع اور
پیروی کو دشوار اور متعذر جانے یعنے مشکل اور دشوار جانے
اور سنت کی پیروی مین اُسکو بہت سے عذر اور حیلے اور
بہانے سوجھتے ہین تو وہ شخص مرض قلبی یعنے دل کے مرض مین مبتلا
ہی اور باطنی بیماری مین گرفتار ہی اِسکی دلیل یہہ ہی کہ بہت
سے کام ہین کہ تندرست لوگونکو اُسکے کرنے مین بڑی آسانی

فرض ہوا اور تمام عمر میں ایک بار حج کو فرض کیا اسکے ساتھ اُسیکے
فرض ہونیکے واسطے شرط لگا دیا ہی کہ جب زاد و راحلہ یعنے
کھانیکا سامان اور سواری کا مقدور ہو اور راہ میں امن بھی ہو
تب حج فرض ہوا اور جو چیزیں مباح کیا ہی اُسکے دائرہ کو کشادہ
کیا ہی چار عورتیں نکاح کے ساتھ اور شرعی لونڈیاں جتنی
چاہے مباح کیا ہی اور طلاق کو عورتوں کے بدلنے کا وسیلہ
کیا ہی یعنے جب عورت مرد میں فساد برپا ہوا اور گذران نہو سکے
تب اُس وقت طلاق سے دونوں کی مشکل آسان ہوجاتی ہی اور
کھانے اور پینے اور لباس وغیرہ سامان میں زیادہ چیزوں کو
مباح کیا اور تھوڑی چیزکو حرام کیا ہی اور حرام جو کیا ہی تو اُسکو
بھی بندونکی مصلحتوں کیواسطے حرام کیا ہی اگرچہ ایک شراب
بے مزہ پر ضرر کو حرام کیا ہی لیکن کتنے ہی شربتوں اور پینے
کی چیزونکو جو بہت ہیں خوش خور اچھے لذیذ اور مزہ دار اور پر نفع
ہیں اُس حرام بد مزہ پر ضرر شراب کی عوض میں مباح کیا ہی
گلاب کا عرق اور دارچینی کا باوجود اس قدر خوشگواری
اور مزہ داری اور خوشبوئی کے اتنے فائدے رکھتا ہی کہ
اُنکو کہاں تک لکھیں جو چیز کہ تلخ اور بد مزہ اور بدبو ہے اور
بدخوئی ہو سکتی ہر اور پر خطر ہی اُسکو اُس خوش خو کے ساتھ کیا

ہر مومن کلمہ گو کے ساتھ ایک مجلس میں ہونا ایک دسترخوان
پر ہونا ایک رکابی میں ہو کھانا پینا شریعت میں درست ہے اس سے
جو شخص نفرت کرے یا جسکا دل گھناوے وہ دل کے مرض
میں مبتلا ہے یا ہر مومن کلمہ گو کا جنازہ پڑھنا درست ہے فاسق
ہو یا متقی اگر اسکو کوئی شخص درست جانے تو وہ دل کی
بیماری میں گرفتار ہے یا منی کا برتن جب شریعت کے حکم کے
موافق پاک کیا جاوے سو پاک کرنے کے بعد اسمیں کھانے
پینے کو جسکا دل قبول نکرے یا وہ دردہ حوض یا تالاب یا گڑھے
کا پانی جب تک کہ اسمیں نجاست کا رنگ بو مزہ نہ آجاوے
پاک ہے اس پانی کو اگر جسکا دل قبول نکرے یا تیمم سے
پاک ہونے کو دل قبول نکرے یا ایک شخص خاص کی عبادت
کی فضیلت شریعت کی کتاب سے مثل جامع الرموز کے موجود
ہیں سو ایک شخص معین کی عبادت کو اسکا دل قبول نکرے
یا اپنے محلہ اور گھر کی مسجد کو چھوڑ کے عیدین کی نماز کیواسطے
عیدگاہ میں جانے کو اسکا دل قبول نکرے یا ایک مسئلہ فقہ
کی کتاب سے نکالتا ہے مگر اس مسئلہ کی حدیث نہیں ملتی
یا قرون ثلثہ یعنی اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کیوقت
میں اس مسئلہ کا نشان نہ تھا مگر فقہ کی کسی معتبر کتاب

ہوتی ہی اور روگی کا ہین کمزور لوگونکو شریعت مشکل معلوم ہوتے
ہین اور مرض دلی سے مراد ہی آسمان سے یعنی اللہ تعالی کے
پاس سے جو احکام اُترے ہین اُن پر دلکے یقین کا نہونا ایسے
لوگ جو تصدیق کر رکھتے ہین سو تصدیق کی صورت ہی وہ
تصدیق کی حقیقت نہین ہی یعنی ظاہر مین تصدیق ہی باطن مین
نہین اور اسکو نفاق کہتے ہین تصدیق کی حقیقت کے حاصل
ہونے کی نشانی احکام شرعیہ کے بجا لانے مین آسانی کا ثابت
ہوجانا ہی ودونہا خرط القتاد یعنی بغیر اسکے سب بیفائدہ ہی
اور بھلے کو برا جانتا ہی فرمایا اللہ تعالی نے پچیسوین سپارہ
سورہ شوری مین * كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ *
اَللّٰهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ * وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ *
بھاری پڑتا ہی شریک والونکو جس طرف تو بلاتا ہی اُنکو اللہ
چن لیتا ہی اپنی طرف جسکو چاہے اور راہ دیتا ہی اپنی طرف اُسکو
جو رجوع لاوے اور معلوم ہی اُس پر جو پیروی کرے سیدھی راہ
کی اور اپنے اُوپر لازم کرلے متابعت مصطفی کی علیہ وعلی آلہ
والصلوات والتسلیمات اتمہا واکملہا انتہی * اس آخر کے
مضمون سے معلوم ہوا کہ اگر شریعت کے ایک حکم کو بھی کبھی
آدمی کا دل قبول نکرے تو اُسکے دل مین ایمان کی بیماری ہی مثلا

سب کام بدعت ثابت ہوتے ہیں مگر جس شخص کا وہ شخص
معتقد ہی اُسکو اُس بدعت کے کام میں مبتلا دیکھ کے اُس کام
کے بدعت ہونیکو اُسکا دل قبول نکرے بلکہ دل میں سمجھے یا زبان
سے بھی کہے کہ سچ ہی فقہ اور حدیث سے اس کام کا بدعت ہونا
تو البتہ ثابت ہی مگر حضرت فلانے بھی تو بڑے بزرگ تھے
اُنکے کام کو ہم کس طرح سے بدعت جانیں تو اس صورت میں وہ
شخص دل کی بیماری میں گرفتار ہی کیونکہ ان سب کاموں کے نہ کرنے
میں آسانی ہی اور کرنے میں طرح طرح کی مشکل ہی اور ایسے
کاموں کے ترک کرنیکا حکم ہی سو ان سب حکموں کی آسانی اُسکے دل میں
سخت مشکل معلوم ہوتی ہی اور اس آسانی سے اُسکے دلکو چین
نہیں ہوتی اور اس آسانی کے اُلٹے کام میں اُسکے دلکو تسکین اور
چین ہوتی ہی اور یہہ کھلا نفاق ہی وعلی ہذا القیاس اسیطرح
سے سارے احکام شرعی کے قبول نکرنے سے نفاق ثابت
ہوتا ہی جسطرح سے کسی عورت کو پردہ میں رہنا اور پردہ
کا لباس پہننا مشکل معلوم ہوتا ہی تو اُسکا بھی یہی حال ہی اور
سنت کی اتباع کو مشکل جاننے والوں کے حق میں جو اُس آیت کو
لکھا جو مشرکوں کے حق میں ہی تو اسکی یہہ وجہ ہی کہ ایسے لوگ
نفس کے تابع ہیں اور نفس اللہ تعالی کے ساتھ شریک

میں اس مسئلہ کا مستحب ہونا ثابت ہوتا ہی جس طرح بعد
اذان کے سلام کہنے کا بدعت حسنہ ہونا در المختار اور اُسکے
حاشیہ رد المحتار سے ثابت ہی اور داخل شخص کو واسطے
کھڑے ہو جانیکا مستحب ہونا حاشیہ مذکور سے ثابت ہی
سو اس مسئلہ کے حق ہونے کو اُسکا دل قبول نکرے اس
مضمون کی شرح و بیسویں مضمون میں آویگی انشاء اللہ تعالی
یا فقہ پر عمل کرنیکو اُسکا دل قبول نکرے تو اُسکے دل میں بیماری
ہی یا ازروی فقہ اور حدیث کے جو کام صاف بدعت معلوم ہوتا
ہی مثل قبرونپر روشنی کرنے اور شامیانہ کھڑا کرنے اور ا
عرس کرنیکے یا میت کو صدقہ اور کسی نفل عبادت کا ثواب دینے
کو واسطے جو تعلیم کے خلاف اور تعلیم سے زیادہ رسمیں اور
طوارمے نکال کے اُسکا نام فاتحہ رکھ لیا ہی اور ان سب بدعت
کے کاموں کی سند کہیں سے نہیں ملتی نہ معتبر کتاب سے نہ غیر
معتبر سے اور جب تک لوگونکی بنائی ہوئی عبارت اس رسمی
فاتحہ کو واسطے نہ پڑھی جاوے اور کوئی چیز بعد کھانا پلانا کے کہے کہ
یا اللہ اِسکا ثواب فلانا شخص کو دے تب تک اُسکے دلکو تسلی
اور چین نہیں ہوتی ہی تو وہ شخص دل کے مرض میں گرفتار ہی
اور ایک شخص ایسا ہی کہ وہ سمجھتا ہی کہ شریعت سے

* بیت * بے حکم شرع آب خوردن خطاست * وگر خون بفتوی
بریزی رواست * یہ مضمون حضرت مجدد قدس سرہ کے
قول کی کیسی تائید اور شرح کرتا ہے سچ ہے سو سہانے ایک مت
صوفیوں نے سوامت اس طرح سے اُن لوگوں میں بھی جہاں تا
کفر کی کوئی رگ باقی ہے جو چھیک کو مانتے ہیں یا چیچک کے
آزار میں سے بہ سنی بالعضی بعضی کفر کی رسم کرتے ہیں یا
سانپ وغیرہ کے کاٹنے میں ایسے منتر سے جھڑواتے کے
روادار ہوتے ہیں جس میں شیطانوں کی دہائی اور مدد مانگنے کی
لفظ ہوتی ہیں یا غیر اللہ کے پوجنے کی چیز کے ستانے اور توڑنے
میں یا کسی خلاف شرع وغیرہ پر حکم شرع کا جاری کرنے میں یا عقائد
اسلام کے خلاف جو عقیدہ رکھتا ہے اُسکے کافر کہنے میں ڈرتے
ہیں کیونکہ یہ استقامت نہیں ہے بلکہ استقامت کے یہ معنے
ہیں کہ عُزّیٰ جو ایک درخت تھا اور اسکو بنو غطفان پوجتے تھے
اور اُسکے پاس ایک گھر بنایا تھا جب اُسکے توڑنے کو خالد
ابن ولید رضی اللہ عنہ گئے تب اُس میں سے ایک بڑھیا نکلی
اُنھوں نے اُس گھر کو بھی توڑا اور اُس بڑھیا کو بھی قتل کیا اور
اُس درخت کو بھی جلا دیا جب آنحضرت کو اطلاعات کی خبر دیا
تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکا شیطان

ہوے چاہتا ہی اور نفس پر شریعت کی تابعداری بڑی بھاری
ہی اور نفس کے اِسی شرک کے توڑنیکے واسطے نبی لوگ
بھیجے گئے اور شریعتیں مقرر ہوئیں تو جو لوگ شریعت کے
حکم کو قبول نہیں کرتے اور اپنے نفس کے حکم کو قبول کرتے ہیں
سو مشرک ہیں کہ اللہ تعالی کا شریک دوسرے کو ٹھہراتے ہیں اور
بنو قریظہ کے قتل اور خونریزی میں جو علی مرتضے اور زبیر حواری
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے رضی اللہ عنہما تمام روز اور
تھوڑی سی رات تک مشغول تھے اِس قصہ کے نقل کے بعد
مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں اور بعضی طبیعتیں ناقص اور ٹیڑھی
ایسی ہیں کہ سبب جہل کے اور کفار کے ملک میں رہنے اور
اُنکی ہمسایگی کے سبب سے کوئی رنگ کفر کی ابھی تک اُنمیں
باقی ہی کہ اُس سبب سے خونریزی کا مکروہ اور ناخوش رکھنا
اُنکی طبیعت میں بیٹھ گیا ہی یہاں تک کہ اگر اُنکو کوئی شخص
ذبح کرنیکی تکلیف دے تو ذبح نہ کر سکینگے اگرچہ جانور مردار
مرجاوے اور بعضے درویشوں میں بھی یہہ مضمون دیکھا جاتا
ہی شاید کہ اُنپر ایسا کوئی حال وارد ہوا ہو کہ اُسکے سبب سے
اُنکو معذور رکھ سکتے ہیں ولیکن یہہ بات بغیر آمیزش
کسی قدر جہل کے نہیں ہی اور جہل سے دور رہنے ہی اتباع چاہتی ہی

ہی سو ہم بجا لاوینگے اُسکے مرنے کے بعد اُسکے بجالانیکی تدبیر کا حکم
ہین تو ہم نے بعینہٖ بات کا خیال کرکے اپنے عقیدہ کو کسواسطے
خراب کرین جزاہم اللہ تعالیٰ جزاءالخیر اور نقل ہی کہ سوابرس کا
ایک جوان دین کے جوش کے سبب سے ایک نامرلنگے بت
توڑنیکو بتخانے مین گھسا اور داہنے ہاتھ سے اُس بت کو
ٹھوکر مارا اُسیوقت اُسکا داہنا ہاتھ پتھر ہو گیا اُسنے کہا استغفراللہ
بت کو کیا طاقت ہی جو میرے ہاتھ کو پتھر کریگا جو کرتاہی سو اللہ
کرتا ہی ہم بت کو توڑنے سے نہین پھرینگے پھر بائین ہاتھ سے
بت کو سر مارا بایاں ہاتھ بھی پتھر ہو گیا تب کہا استغفراللہ
بت کو کیا طاقت ہی جو کرتاہی سو اللہ کرتاہی ہم پانون سے اس
بت کو توڑینگے پھر داہنے پانون سے بت کو مارا وہ بھی پتھر
ہو گیا تب کہا استغفراللہ بت کو کیا طاقت ہی جو کرتاہی سو
اللہ کرتاہی ابھی بایاں پانون تو ہی ہم اُسی سے اس بت کو توڑینگے
اور بائین پانون سے بت کو مارا وہ بھی پتھر ہو گیا تب کہا
استغفراللہ بت کو کیا طاقت ہی جو کرتاہی سو اللہ کرتاہی ہم سر سے
بت کو توڑینگے پھر سر سے لا الہ کہہ کے ایک ٹھوکر مارا بت بھی
چکنے چور ہو گیا اور اُسکا ہاتھ پانون بھی درست ہو گیا سبحان اللہ
کیا استقامت ہی اسکو استقامت کہتے ہین اسی مضمون پہ

مار اگیا ہے وہ قیامت تک نہ پوچھا جاویگا اور نقل ہی کہ ایک
قاضی متدین کے پاس ایک درویش آیا اُسکے لب کے بال
خلاف شرع بڑھے تھے قاضی نے کہا کہ تو اپنے لب کے بال کتر ڈال
اُسنے کہا میرے بال زندہ ہیں قاضی صاحب نے کہا آنحضرت
صلعم نے اسکے واسطے حکم فرمایا ہی کہ کم کرو مونچھوں کو اور
چھوڑ دو داڑھی کو سو تو اپنے مونچھ کے بال کتر ڈال اُس
درویش نے نہ مانا تب قاضی نے اپنے ایک بیٹے کو حکم دیا
وہ مقراض لیکے گیا جب اُسکی مونچھ کترنے چاہا تب درویش
نے اُسکی طرف نگاہ کیا فی الفور وہ مرگیا ہے قاضی صاحب نے
دوسرے بیٹے کو بھیجا اُسکا بھی ایسا ہی حال ہوا اسیطرح سے
قاضی صاحب کے اٹھارہ بیٹے جوان اور عالم مرگئے ہیں قاضی صاحب
خود مقراض لیکے اُٹھے اور درویش کو پچھاڑ اُسکے سینہ پر
بیٹھ کے اُسکے مونچھ کے بال کتر ڈالا بالوں میں سے خون جاری
ہوا مگر قاضی صاحب نے بہر کتر کے چھوڑا جب قاضی صاحب
حکم شرع کا بجا لا چکے تب درویش نے کہا کہ اگر آپ فرماویں
تو آپ کے سب بیٹے زندہ ہوں قاضی صاحب نے کہا ہمارے
بیٹوں کو اللہ تعالی نے مارا ہم کو ہرگز اعتقاد نہیں کہ تو نے مارا
اور یہہ بھی اعتقاد نہیں کہ تو جلاویگا تو مردہ کے تجہیز تکفین کا جو حکم

دوسرے لوگ جنات کے قائل نہیں ہیں تو کسی بڑی پرانی
حویلی میں جسمیں لوگ جنات کے رہنے کا شبہہ دلاتے ہیں
اکیلے یا اپنے بال بچے لیکے رہتے ہیں اُنکے پاس شیطان پھٹک بھی
نہیں مثال سے ہو رہی کہ جب ہم ر اکرم سی ہو ر دو ہم مسلمان
تو جب ہم نہیں بلکہ ایمان کے سبب سے ڈرتے کرتے ہیں
ہم لوگ کسو اسطے ڈر جاوینگے اور حویلی کو کسو اسطے چھوڑ جاوینگے
جس حویلی میں جن ہوگا اُسکو بھگاکے ہم رہینگے اسطرح سے بہت
سی باتیں کتاب سے نکال کے عالم لوگ عوام کو سمجھا کے
اُنکے عقیدہ کو پاک کرکے استقامت کی تعلیم کریں اور حق
یہہ ہی کہ جسکو اخلاص حاصل ہی وہ اللہ تعالی کے سوا کسی سے
نہیں ڈرتا اسکا بیان زاد التقوی میں دیکھیں اور بعضے جاہل
لوگ جو اعتراض کرتے ہیں کہ صاحب و عمرو کے نام لیکے افسوں
کرنے سے جلد بیماری دفع ہوجاتی ہی اسکا کیا سبب ہی تو جواب
اُسکا وہ مضمون جو طب نبوی میں معتبر کتابوں سے حاصل کرکے
لکھا ہی بس ہی اور وہ مضمون یہہ ہی اور جاننا چاہیئے کہ افسوں
پھونکنا سانپ کا یا نظر کا جب درست ہی کہ اُسمیں نام اللہ
صاحب کا ہووے اور اُسکے معنے معلوم ہوں اور جس افسوں میں
نام حق تعالی کا نہووے اور اُسکے معنے بھی معلوم نہوں تو وہ افسوں

ساری باتوں کو خیال کرو مثلاً جنات کا آسیب ہونا گھر میں یا آدمی
میں شریعت سے ثابت ہے مگر اُسکے دفع کے واسطے قرآن شریف
پڑھنا یا اذان کہنا بھی ثابت ہے اور دعائیں بھی ہمارے دین میں
موجود ہیں اور جنات کا آسیب بھی بہت کم ہوتا ہے جب کوئی
دیندار عالم پکا یہ کہے کہ یہ جنات کا آسیب ہے تو البتہ ہو سکتا ہے
اور یقین ہے کہ وہی عالم دعای مشروع سے اُسکو دفع بھی کر دیگا
تو اپنی رای سے وسواس کرنا اور ہر بیمار کو آسیب اعتقاد
کرنا اور باوجود دعای مشروع کے یہ اعتقاد کرنا کہ جنات کو
بغیر عاملوں کے کون دفع کر سکتا ہے اور عوام لوگ عاملوں کو
جانتے ہیں جو ایسے ایسے عمل خلاف شرع کو عمل میں لاتا ہے اور یا
جیسا کہ اللہ تعالی کے نام پاک سے مدد مانگنا ہوتا ہے
ویسا وہ حضرت جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور
عزرائیل علیہم السلام وغیرہ کے نام سے مدد مانگتا ہے
یا حاضرات کرتا ہے اور جنات کو حاضر کرتا ہے تو ایسا اعتقاد رکھنا
بھی استقامت کے خلاف ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اکثر
وسواس سے آسیب کا خوف دل میں جم جاتا ہے اور استقامت
والے کے پاس آنے سے جنات بھی ڈرتے ہیں دیکھو انگریز
لوگ باوجودیکہ اُنکو استقامت نہیں ہے مگر اس سبب سے

باطن سے کیا فائدہ ہی حق تعالی اس اعتقاد سے انکو توبہ نصیب
کرے ہزاروں مسلمان اس مرض میں اور اسطرح کے وہم
میں گرفتار ہو رہے ہیں بلکہ یہانتک درجہ پہنچا ہی کہ اگر کوئی ہندو
اُسے کہے کہ تم جاپ اور پاٹ کرو تو تم اچھے ہو جاوگے تو اُسکے
سعی کرنے کو موجود ہیں اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ کافر ہو ویگا
تو وہ کرنیوالا ہووےگا ہمیں کیا کام ہی یا اللہ اور یہ نہیں سمجھتے
ہیں کہ کفر کرنیوالا اور کفر کروانیوالا اور کفر پر راضی ہونیوالے
سب کے سب کفر میں برابر ہیں اور اسطرح بعضے لوگ نظر کے
واسطے اور بیماری کے واسطے کالا بھی اور صدقہ جو راستے میں
اُتارا کرکے رکھواتے ہیں اور بعضے لوگ جوتکا اور دہی
راستے میں اُتارا کرکے رکھتے ہیں اور بعضے کالے کتے کو دودھ شکر
کھلاتے ہیں اور اسکے سوای طرح طرح سے اور واہیات کرتے ہیں
پس مسلمانوں کو چاہئے کہ ان باتوں سے پرہیز کریں اور کبھی
مدد ہی اور جاہلوں کے کہنے میں نہ آجاویں اور نظر وغیرہ کے واسطے
وہی علاج کریں جو شرع میں درست ہو عبداللہ ابن مسعود نے ایک
بی بی کے گلے میں کوئی گنڈا بندھا دیکھا اُس سے پوچھا کہ یہ کیسا
گنڈا ہی بی بی نے کہا کہ میری آنکھ میں دکھ رہتا تھا میں روز
سے فلانے یہودی سے یہ گنڈا مجھے ملا یا ہی اُس روز سے

کرنا درست نہیں ہی کیونکہ خوف ہی اُس میں کفر کا مگر بعضے جاہل
یہہ کام کرتے ہیں کہ بعضے ناموں کو کہ جن ناموں کے معنے معلوم
نہیں ہیں حق تعالیٰ کا نام پاک اُس سے ملا کر پڑھا کرتے ہیں تا
کہ لوگ جانیں کہ اسنے یہہ افسوں اللہ کے نام سے کیا ہی سو
ہرگز اسطرح کا افسوں مسلمان کو کرنا چاہئے کیونکہ شیطان کا
معمول ہی کہ بیماری کی شکل بنا کر آدمی کے بدن میں گھس جاتا
ہی اور بعضے وقت بچھو اور سانپ بنکر کاٹ کھاتا ہی * پھر
جب اُسکے نام کے افسون اور منتر پڑھے جاتے ہیں تو اُسکے بدن
سے نکل جاتا ہی اور خوش ہوتا ہی اور کہتا ہی کہ بھلا میرے نام
کے ذکر کرنیوالے بھی جہان میں ہیں اور یہہ کمال بے مروتی ہی
کہ وے لوگ ہر وقت میرا نام جپا کریں اور میرے بھگت بنے
رہیں اور میں اُسوقت بھی اُنکے کہنے سے نہ ہٹ جاؤں پس
احمق لوگ جانتے ہیں کہ فلانے علاج سے اور اُسکے افسوں
کرنے سے ہمکو بڑا فائدہ ہوا ہی یہاں تک کہ ہمارے جورو بچے اچھے
ہو جاتے ہیں غرض اعتقاد اُنکا اُن افسون گروں پر کامل ہو جاتا ہی
یہاں تک کہ اُنکو عالم اور بزرگ جانتے ہیں اور اہل حق کو
باطل اور جھوٹا کہنے لگتے ہیں بلکہ بعضے وقت آپس میں بیٹھ
کر کہتے ہیں کہ یے عالم لوگ ظاہر کا علم پڑھے والے ہیں اِنکو علم

مجکو اس سے کچھ کام نہین اور مین اُس طرف التفات نہین
کرتا چونکہ دنیا کے کام کی تعلیم کی واسطے بھیجے نہین گئے تھے
اسواسطے یہہ بات فرمایا اور نہین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سب سے داناتر ہین دنیا اور آخرت کے سارے کام مین یہہ
مضمون اشعۃ اللمعات مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ
مین دیکھو اور قرآن شریف مین جو کچھ ہی اور آنحضرت کے
اور صحابہ کے قول وفعل تقریر مین جو کچھ ہی سو سب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی اور شریعت اور طریقت کے
مجتہد اماموں نے جو اجتہادی مسئلے نکالا ہی وہ بھی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی کیونکہ وے لوگ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث اور نائب ہین اور اُنکو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا اختیار دیا ہی اور
فقہ کی معتبر کتاب مین جس کام کو بدعت حسنہ لکھا ہی تو اُسکو
فقہا نے موافق اصول اور قواعد سنت کے پاکے اور سنت پر
قیاس کرکے بدعت حسنہ لکھا ہی اور یہہ بات اشعۃ اللمعات
مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی پہلی فصل کی دوسری
حدیث کی شرح مین دیکھو تو جسکو فقہا نے بدعت حسنہ
لکھا ہی اُسکو بدعت مذمومہ کہنا درست نہین کیونکہ فقہا کا

تیری آنکھ اچھی رہا کرتی ہے عبد اللہ نے کہا کہ شیطان تیری
آنکھ میں کونچا دیتا تھا جب تجھ سے اُسنے شرک کروالیا اُس
روز سے تیرے پاس نہیں آتا پس لازم تھا تجھکو کہ تو وہ
کہتی کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے * أَذْهِبِ الْبَأْسَ
رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً
۱۶
لَا يُغَادِرُ سَقَمًا انتہی * و بیسواں مضمون اب تعلیم اور غیر
تعلیم کی حقیقت سو وہ یہ ہے کہ جس امر کی تعلیم کیواسطے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نبی کر بھیجا وہ امر
دین کا ہے اُسکی تعلیم میں آنحضرت نے کچھ باقی نہ رکھا یہانتک
کہ پیشاب اور پاخانہ پھرنے کا طریقہ بھی تعلیم کیا اُس مدت
تعلیم کا بیان فقہ میں کتاب الطہارت سے لیکے کتاب المیراث
تک ہے اور عقائد اور تصوف بلکہ تفسیر بھی فقہ میں داخل ہے
سو فقہی مسائل میں تعلیم کے خلاف اور تعلیم سے زیادہ کچھ
کرنا حرام ہے اور اُسکو بدعت کہتے ہیں اور جس امر کی
تعلیم کیواسطے اُنکو اللہ تعالیٰ نے نہیں بھیجا وہ امر دنیا کا ہے
جیسے زراعت اور درزی گری اور باورچی گری کرنا وغیرہ
ہے اُس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اختیار دیا
اور فرمایا تم لوگ واقف زیادہ ہو اپنے دنیا کے کاموں میں یعنی

ساتھ قرآن شریف پڑھنا ادا ہو جاتا جیسا کہ حرمین شریفین میں
جاری ہے غرض ہم لوگوں کو لازم ہے کہ اپنے علم کو جہاں تک کہ
فقہ کے موافق درست کریں اور یہ جاننا ضرور ہے کہ بہت سے آدمیوں کو
جو ایک ساتھ قرآن شریف پڑھتا ہے تو شہید کے اسی قول
بموجب کیونکہ پچاس یا سو آدمی کو ایک ایک کر کے صدق دینا
بہت مشکل ہے اور مدینہ منورہ کے لوگ جس کام پر اجماع
کریں اُسکو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت کہا ہے
اس مضمون کو مدارج النبوة میں سند کے ساتھ لکھا ہے تو یہ
بھی تعلیم میں داخل ہوا سو ان سب تعلیمی کاموں میں زیادہ کم
کرنا درست نہیں جیسے وضو میں کہنی تک دھونے کی تعلیم ہے
اس میں کمی زیادتی درست نہیں اور وضو میں عضو کے دھونے
کا کم مقدار ایکبار ہے اور زیادہ مقدار تین بار تو کسی نے پانی
کم ہو ایک بار سے کم دھونا درست نہیں اور کتنا ہو پانی
زیادہ ہو تین بار سے زیادہ دھونا درست نہیں باعث کو کسی
نیک عمل کے ثواب پہنچانے کی اسقدر تعلیم پائی جاتی ہے کہ
یہ صدقہ والا نیکی واسطے ہے جسکا ثواب والا پہنچی واسطے
ہے یہ مضمون ہدایہ اور فتاوی عالمگیری اور ردالمحتار اور
شرح عقائد نسفی اور مدارج النبوة اور حدیث کی

لکھا ہے پیغمبر صاحب کی تعلیم ہی گو کہ ہم اسکی دلیلیں پاویں
اور دلیلیں پانا ہمارے علم کا قصور ہی اور گو کہ قرون ثلثہ یعنے
اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ کے بعد وہ کام ظاہر
ہوا ہو جیسا کہ اذان کے بعد سلام کہنا صلوات سو اکا سن ہجری
میں ظاہر ہوا اور اسکو در المختار اور رد المحتار میں بدعت
حسنہ لکھا ہی تو بدعت شرعیہ میں چونکہ رسول اللہ صاحب کی تعلیم کا
اثر پایا نہیں اسواسطے آپکا بھی ادب کرتے ہیں جیسا کہ یہہ
مضمون ہم اوپر لکھ چکے جس مقام میں یہہ بابت لکھا ہی من کی سنتم
کہ برمر تو اشد ہوس مرا الخ * اور اہل سنت و جماعت کے
عقائد کی کتاب تمہید میں لکھا ہی لیکن بدعت حسنہ جس طرح سے بہت
سے آدمی کا جمع ہو کے ضیافت اور دعا کے ساتھہ قرآن شریف کا
پڑھنا جب تک کہ قرأت کے حد سے باہر نہ نکل جاوے اور
قرآن شریف کا بہت سے آدمی کا جمع ہو کے پڑھنا یعنے بے
ضیافت اور دعا کے اور تیس پارہ قرآن شریف کا لکھنا اور
اذان کہنا دعا اور ضیافت کے طور پر جب تک کہ اذان کے
حد سے باہر نہ نکل جاوے تو یہہ بدعت ہی لیکن دونوں کام
بدعت حسنہ ہی کہ توبہ کرنیکو واجب نہیں کرتا ہی انتہی * ضیافت
کے معنے ایک روش پر پڑھنا یعنے لحن مقرر کر کے اسی لحن سے

فقہ کی معتبر کتاب میں لکھا ہو اُسکو بیشبہ استعمال کرے اور چاہیے
کہ ہرگز دھیان رکھے تاکہ حرام میں پڑنے سے محفوظ رہے بیسواں
مضمون مسلمان بھائیو انصاف کرو کہ یہ سب مضامین جو مذکور
ہوئے اگر یہ سب مضامین کسیکو پسند آوین تو یقین جانے
کہ دین اسلام کے سوا اور اہل سنت و جماعت کے سوا دوسرے
دین اور مذہب کی رنگ کا شبہ اُسکے دلمیں باقی رہ گیا
ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمیں ناتو سہل
جانا جسکو مشکل معلوم ہو اور سنت کی پیروی
میں اُسکو سستی سے عذر اور حیلے سوجھیں
تو وہ شخص ناستہ دلکی بیماری میں گرفتار ہے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں جو کام درست لکھا جیسے ذبح کرنا
اُسکو جو شخص مکروہ جانے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور جو اُنکے
دین میں حلال ہے جیسے گائے کا گوشت کھانا اُسے اُسکا دل
گھناوے تو یقین جانے کہ ابھی تک اُسکا دل پاک نہیں ہوا
اور بڑی شرم کی بات ہے کہ چمار لوگ اپنے دین کی خباثت
کے سبب سے مردار اور سور کھاتے ہیں نہیں گھناتے اور
نہ کسی سے شرماتے ہیں اور ٹھگ لوگ اپنے دل کی خباثت
کے سبب سے ناحق خون کرنیکو مکروہ نہیں جانتے تو ہم لوگ

کتابوں میں دیکھو تو اس امر میں تعلیم سے زیادہ جو کریگا سو
درست ہوگا اسی مضمون پر سارے مسئلوں کو قیاس کرو
اب جو کوئی شخص تعلیمی کام میں تعلیم سے زیادہ کام نکالے
تو جب تک اس کام کا منقول ہونا ثابت نکرے تب تک
وہ نکالا ہوا کام حرام ہی اور جو کوئی اس کام کا منقول ہونا
ثابت نہ کرکے اپنی عقل سے دوسرے دوسرے منقول کام پر
اپنے نکالے ہوئے غیر منقول کام کو قیاس کرے اور اس
نکالے ہوئے کام کرنے کا فتوا دے تو حرام ہی جیسا کہ قول
اسید السعید میں مختارات النوازل سے لکھا ہی کہ فتوا دینا
حلال نہیں ہی مگر جسکو اجتہاد کا رتبہ حاصل ہو اور ایسا ہی
جسکو اس قدر علم حاصل ہو کہ علما کے اقوال کے درمیان میں
فرق کرسکے اور آن میں ایک کے قول کو دوسرے کے قول پر ترجیح
دے سکے یعنے اسکو صحیح اور قوی کہہ سکے اور جو اس
زمانے میں حاجت کے سبب سے شریعت میں مقرر ہو گیا ہی
سو یہہ حکم ہی کہ جس شخص کو ایسا علم اور لیاقت حاصل ہو کہ
مسئلہ سمجھنے میں اسکا ٹھیک سمجھنا زیادہ ہو اور چوک جانا کم ہو
تب وہ شخص حکم کو فقہ کی معتبر کتاب سے نقل کردے انتہی
یعنے اگر کوئی شخص فتوا پوچھے تو اس استفتا کا جواب جو

ایسے پاک دین کی تعلیم پاکے دیکھو کہ کسواسطے مگر وہ جانیں
اور دین اسلام کے حال سے کسواسطے گہاویں اور اگر
صحابہ کی سی اللہ رسول کی محبت اور استقامت نہ حاصل کریں
تو ہمیں کونسا کام کیا اور شریعت اور طریقت کا بھی خلاصہ
ہے کہ مثل صحابہ کے پکے مسلمان بن جاویں یہی اصل مسلمانی اور
درویشی ہے صحابہ کی چال کے سوا اگر کوئی درویشی جانے
تو وہ درویشی نہیں وہ کافری ہے اور صحابہ لوگ سارے
مرشدوں اور پیروں کے مرشد کے مرید ہیں اگر وے لوگ
درویش نہیں ہیں تو اُنکے ناموں کے مرید کسطرح سے درویش بنیں
گے اور تصوف میں تو احوال اور مواجید کا بیان ہے سو اُسمیں
کھول کے بیان کیا ہے کہ جو حال اور وجد کہ اُسکی گواہی قرآن
حدیث نہ دے سو باطل ہے اور زندقہ یعنے گمرہی ہے عوارف المعارف
وغیرہ میں یہ مضمون جابجا لکھا ہے اس مضمونکے تو سمجھ میں
آجانے کیواسطے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی
کے مکتوب کو ہم نقل کرتے ہیں دل لگا کے سو مکتوب دویست
وسی و ہشتم میں فرماتے ہیں طریقہ نقشبندیہ کے بزرگوں
نے قدس اللہ تعالی اسرارہم متابعت سنت سنیہ کا التزام
اور عزیمت کو اختیار فرمایا ہے اگر اس التزام اور اقتصار کے

ذات مقدس پر تک لگا کے اسم ذات کی ذکر میں مشغول
رہیں تا کہ معاملہ جہالت کی طرف کھینچے اور کام حیرت سے
جاملے انتہی * یعنے اُس سبحانہ کی معرفت سے اپنے تئیں جاہل
جانتا اور حیرت میں پڑنا یہی کمال معرفت ہی جیسا کہ اوپر کئی بار
مذکور ہوا اور منتہی کی واسطے ہی اور مبتدی کی واسطے
توجہ و ذکر میں برابر لگے رہنے کی تاکید کیا ہی کہ وے صد و چہل و ششم
میں پھر آگے فرماتے ہیں اسواسطے کہ ملاحظہ اسما اور صفات
کا ایسا سبب ہوتا ہی کہ احوال کے ظاہر ہونے کا باعث اور
وجدوں کے ہونیکا واسطہ ہوتا ہی ایسا ہوگا کہ احوال اور
مواجید میں احتمال خطا کا بہت ہی اور اشتباہ یعنے مشابہ اور
ہمشکل ہوجانا باطل کا حق کے ساتھ اس مقام میں بہت
زیادہ ہی انتہی * یعنے وجد اور حال بیقراری اور بیہوشی کی
حالت ہیں اسوقت کی سمجھ اور حرکات کا اعتبار نہیں ہوتا اور
ایسے وقت میں اکثر آداب شرعی کا لحاظ نہیں رہتا جیسا کہ
ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینگی
لگاتا تھا سو غلبہ کی حالت میں اُس خون کو پی گئے تھے اگرچہ بسبب
مغلوب ہونیکے آپ پر مواخذہ نہیں ہی مگر سالکوں کی حالت صحو میں
آداب شرعی اور اتباع سنت کے التزام کا بالکل لحاظ رہتا

اور مزامیر کے ساتھ غوص نہیں کرتے ہیں اور ساتھ ترہات یعنی
باطل بات صوفیہ کے مغرور اور فریفتہ نہیں ہوتے ہیں اور
جو احوال کہ ممنوعات شرعیہ اور بدعت سیئہ کے خلاف کے
ارتکاب سے حاصل ہو اُسکو قبول نہیں کرتے اور نہیں چاہتے
ہیں یہی سبب ہے کہ سماع اور رقص کو درست نہیں کہتے
ہیں اور ذکر جہر کی طرف متوجہ نہیں ہوتے انتہی * اس بات
کی حقیقت یہہ ہے کہ نقشبندیہ طریقہ کا اصل مقصد سکون ہے
جس میں آداب شرعی اور اتباع سنت کے التزام کا بالکل
لحاظ رہتا ہے اور وجد اور حال بیقراری اور بیہوشی کی حالت
میں اسوقت کی سمجھ کا اعتبار نہیں ہوتا اور ایسے وقت میں
اکثر آداب شرعی کا لحاظ نہیں رہتا اور وجد اور حال میں
احتمال خطا کا بہت ہے اور اشتباہ باطل کا حق کے ساتھ اس
مقام میں بہت زیادہ ہے اسی مضمون کو حضرت مجدد قدس
سرہ نے اس مکتوب مذکور میں فرمایا اور مکتوب دویست
و شصت و چہارم میں فرماتے ہیں اپنے کام پر متوجہ رہیں یعنی
اللہ سبحانہ کی ذکر میں لگے رہیں اور اللہ تعالی و تقدس کے
اسم ذات کی ذکر میں بے ملاحظہ اسما اور صفات کے
استعمال کریں یعنی اسما اور صفات کا ملاحظہ کر کے صرف

ہی عالم کی حالت سے بہت افضل ہے اور یہی بات نقشبندیہ
طریقہ کا اصل مطلب ہے جیسا کہ اوپر بیان کر چکا اور حال
اور وجد اور عالم اور سکون کے معنے زاد التقویٰ میں دیکھیں
اور نقشبندیہ طریقہ کا سلسلہ چونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ سے ملتا ہے اور اُنکو سکون کی حالت ہی بہت تھی زاد التقویٰ
میں دیکھو پس اسواسطے نقشبندیہ طریقہ میں سکون کی حالت
کے پسند ہونے کے سبب سے وجد اور حال اور سماع اور
رقص سے منع کرتے ہیں انتہی * اکیسواں مضمون اس ملک
میں جو بعض فرقے گمراہ ہوگئے ہیں سو اُنکی یہ تفصیل ہے ایک فرقہ
ایسے ہیں کہ فاتحہ کو حرام جانتے ہیں اور فقہ پر عمل کرنے سے
انکار کرتے ہیں زبان سے اپنی نام حنفی کہتے ہیں مگر حنفی مذہب
پر عمل نہیں کرتے تاکہ آپس میں کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم
علیٰ نبینا علیہ السلام حنیف تھے سو اُنکی طرف نسبت کرکے
ہم اپنے تئیں حنفی کہتے ہیں اور دوسرے گروہ حاجی شریعت اللہ
اور دودو میاں کے گروہ کے ہیں کہ جو اس ملک میں عیدین اور
جمعہ کی نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ملک
دار الحرب ہے اور اس ملک میں امیر اور قاضی نہیں ہے جو
شریعت کے احکام کو جاری کرے اور اقامت جمعہ کی کرے

اور سارے جہان کے عالم کے خلاف سے نبیوں شخص ہیں اور
اصل اِس عداوت کی یہہ ہی کہ اس گروہ کا بڑا سردار
محض الرحمان وجود یہ ہی اور وہ موسی علیہ السلام اور فرعون
کو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابو جہل کو ایک
کہتا ہی اور سبکو خدا کہتا ہی نعوذ باللہ منہا اور ایسے بات
کہنے سے کلمہ طیب سے اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر و نبیے
اور حلال سے حرام و حلال سے انکار لازم آتا ہی اور سارے
احکام شریعت کے منت جاتے ہین جو کوئی چاہے اِس بات کو
اُن لوگوں سے پوچھ کے تحقیق کر لے اور اُس بڑے سردار
کے بیٹے نے خود ہم اسرار کی مجرد واقع شہر جا نگام مین دو چار
روز کا عرصہ ہوتا ہی کہا ہی کہ کُنّا سعی اللہ ہی اور ہلّی سعی اللہ ہی
نعوذ باللہ منہا پھر باوجود اس گندے مذہب کے اہل سنت کا
مذہب چھوڑ کے تفضیلیہ اور معتزلہ اور الحادیہ کا مذہب سعی
اختیار کیا ہی چنانچہ یہہ بات اُسکے رسالہ خطرات سے ظاہر ہی
اور تفضیلیہ مذہب بھی رفض کی شاخ ہی سگ زرد برادر
شغال ان دونوں مذہب کی مثال مین مشہور ہی اور یہہ
سب گندہ مذہب جو اُسنے اختیار کیا ہی سو اُسکے رسالہ خطرات
سے صاف صاف ظاہر ہی اب ہم کو اُسکے گندے مذہب کے

واسطے جو لفظ شرح عقائد نسفی اور ہدایہ وغیرہ میں منقول
ہی اُسپر قناعت نہین کرنے اور اپنی نئی رسمین اور
لوا موکی سند بنا نہین سکے اور اس رسم کا نام فاتحہ رکھہ لیا
ہی اور یہہ نام بھی غلطی ہی کیونکہ شرع میں سواے سورۂ
فاتحہ کے کسی چیز کا نام فاتحہ نہین آتا ہی اور لغت میں فاتحہ کے
معنے کھولنے والی اور اُس فاتحہ کو لوگ فاتحہ رسمیہ بھی کہتے
ہیں اور وے لوگ اس فاتحہ رسمیہ کے ضروری ہونیکا دعوا
کرتے ہین یہان تک کہ بغیر اس فاتحہ رسمیہ کے کھانیکو
حرام کہتے ہین اور اہل سنت وجماعت کے علما کی بات نہین
سنتے اور اہل سنت کی جماعت سے انکار رکھتے ہین
یہان تک کہ اُنسے دنگا اور فساد کرتے ہین اور مولوی محمد
انوار اللہ سلمہ اللہ تعالی واعانہ نے شوارق نامہ میں اس
جہان فاتحہ کا رد بڑی خوبی کے ساتھہ لکھا ہی اور ایصال ثواب
کو خوب ثابت کیا ہی اور مکہ معظمہ کے مفتی اور مدرس اور سارے
علمانے اُس رسالہ کی بہت تعریف کیا ہی اور سب نے اُسکے
صحیح ہونے پر دستخط کیا ہی سو اُن دونون گمراہ [illegible] فرقونکی
طرح سے یہ گمراہ فرقے بھی مکہ معظمہ کے علما کی بات قبول نہین
کرتے اور اس گروہ کے سردار صرف دو تین شخص ہین

اور سارے جہان کے علما کے خلاف سے تینوں شخص ہیں اور
اصل اس عداوت کی یہہ ہی کہ اس گروہ کا بڑا سردار
مخلص الرحمان وجودی ہی اور وہ موسی علیہ السلام اور فرعون
کو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابو جہل کو ایک
کہتا ہی اور سبکو خدا کہتا ہی نعوذ باللہ منہا اور ایسے بات
کہنے سے کلمہ طیبہ سے اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں سے
اور سارے حرام و حلال سے انکار لازم آتا ہی اور سارے
احکام شریعت کے مٹ جانے ہیں جو کوئی چاہے اس بات کو
اُن لوگوں سے پوچھ کے تحقیق کرلے اور اُس بڑے سردار
کے بیٹے نے قدم اسارس کی مسجد واقع شہر چاٹگام میں دو چار
روز کا عرصہ ہوتا ہی کہا ہی کہ کُتّا بھی اللہ ہی اور بلّی بھی اللہ ہی
نعوذ باللہ منہا پھر باوجود اس گندے مذہب کے اہل سنت کا
مذہب چھوڑ کے تفضیلیہ اور معتزلہ اور الحادیہ کا مذہب بھی
اختیار کیا ہی چنانچہ یہہ بات اُسکے رسالہ خطرات سے ظاہر ہی
اور تفضیلیہ مذہب بھی رفض کی شاخ ہی سگ زرد برادر
شغال ان دونوں مذہب کی مثال میں مشہور ہی اور یہہ
سب گندہ مذہب جو اُسنے اختیار کیا ہی سو اُسکے رسالہ خطرات
سے صاف صاف ظاہر ہی اب ہم کو اُسکے گندے مذہب کے

واسطے جو لفظ شرح عقائد نسفی اور ہدایہ وغیرہ مین منقول
ہی اُسپر قناعت نہین کرتے اور اپنی نئی رسمین اور
لوازم کی سند بنا نہین سکے اور اِس رسم کا نام فاتحہ رکھ لیا
ہی اور یہہ نام بھی جعلی ہی کیونکہ شرع و لغت مین سواے سورۂ
فاتحہ کے کسی چیز کا نام فاتحہ نہین آتا ہی اور لغت مین فاتحہ کے
معنے کھولنے والی اور اُس فاتحہ کو لوگ فاتحہ رسمیہ بھی کہتے
ہین اور وے لوگ اس فاتحہ رسمیہ کے ضروری ہونیکا دعوا
کرتے ہین یہان تک کہ بعضے اُس فاتحہ رسمیہ کے کھانیکو
حرام کہتے ہین اور اہل سنت و جماعت کے علما کی بات نہین
سنتے اور اہل سنت کی جماعت سے انکار رکھتے ہین
یہان تک کہ اُسپر دنگا اور فساد کرتے ہین اور مولوی محمد
انوار اللہ سلمہ اللہ تعالی و اعانہ نے شوارق کتاب مین اُس
جہان فاتحہ کا رد بڑی خوبی کے ساتھ لکھا ہی اور ایصال ثواب
کو خوب ثابت کیا ہی اور مکہ معظمہ کے مفتی اور مدرس اور علما نے
اُس رسالہ کی بہت تعریف کیا ہی اور سب نے اُسکے
صحیح ہونے پر دستخط کیا ہی سو اُن دونون گمراہ فرقونکی
طرح سے یہ گمراہ فرقے بھی مکہ معظمہ کے علما کی بات قبول نہین
کرتے اور اُس گروہ کے سردار صرف دو تین شخص ہین

صحبت ہوتی تو اُنکا یہہ حال نہوتا اور چودہوین مضمون کے موافق
اُنکی اُمت پر شفقت کرے اور اُنکی خیرخواہی اور بھلائی مین
اور اُنکے فائدہ پہونچاتے ہین اور اُنکے ضرر کے دفع کرنے مین کوشش
کرنے سوا اُنکے اُلٹے کیا اُنکے دین اور مذہب مین بھی خلل ڈالا
اور عزت آبرو بھی برباد کیا اور بیچارے عوام لوگون سے جو
اپنے بزرگون سے قدیم کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
پاتا تھا اُسپر عمل کرتا تھا چھڑا دیا یہان تک کہ اُس قدیم کلمہ
کے لفظ بھی بدل دیا اس وجہ سے کہ مرید سے کہتا ہی کہ کلمہ طیب
کے معنے ابتدا مین یون سمجھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا الشَّیْخُ الْمُخْلِصُ یعنی نہین
کوئی معبود مگر پیر اخلاص والا مگر اس مین بھی فریب کرتا ہی کہ اگر
کوئی عالم پکڑے تو کہے کہ ہمنے اخلاص والے پیر کو کہا اور عوام
لوگ اُسی پر سے سردار کو معبود سمجھین مگر یہہ سمجھنا دونون
حال مین کفر ہی اور درمیان مین یون سمجھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا الرَّسُوْلُ
نہین ہی کوئی معبود مگر رسول اور انتہا مین یون سمجھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنَا
نہین ہی کوئی معبود مگر مین ان دونون حال مین بھی کفر ہی اُسکی
سب باتون کا شریعت سے نہ ماننا اور شیطان کی راہ سے
مل جانا نقشہ مین معلوم ہوگا ان سب باتونکی دلیل وہ کہان سے
لاویگا اُسکے فرقے کے سارے لوگ اس فاتحہ لکھیہ کے درست

روکرنیکی حاجت نہیں اگر اُسکا مذہب سچا ہی تو پھر اُسکو
چھپانا کسواسطے ہی اپنے مذہب کی باتونکو کیوں نہ سب سے
بیان کرے تماشا دیکھو کہ ہر عوام اور خواص اُسکا کیا حال
کرتے ہیں اور چاروں طرف سے اُسپر کیا ہر سیاہی حقیقت یہ ہی
اُسنے تدبیر یہ کیا ہی کہ ہم اہل سنت و جماعت لوگوں سے
اپنی جماعت جدا کرسکے واسطے عام لوگوں کو رسمیہ فاتحہ
ہیں گمراہ کرکے فاتحہ رسمیہ کو دھوکھے لیئے تمام جاکے آپ
بھی اُن لوگوں میں مل گیا اور اُنکی نفس کی خواہش کے موافق
باتیں کرنا شروع کیا تاکہ یہ عوام لوگ سب خوب قابو میں
آجاوینگے تب اپنے مذہب کی بات سناویگا چنانچہ کئی برس
کے بعد جب کہ ہم عوام اُسکے قابو میں آئے تب اُسکے بیٹے
نے کتابیں بنایا اور اُس گروہ کی دغابازی اسی سے ظاہر ہی
کہ فاتحہ رسمیہ کی دلیل نہ دینے کے سبب سے جو جو دیکھو وہ
لوگ آپ اور اُنکے تابعدار دلگیر تر ہی شرم پاتے ہیں
اور ذلیل اور رسوا ہوتے ہیں مگر وہ لوگ اِس ذلت اور
رسوائی کو قبول کر لیتے ہیں اور اِن فقیرون کو اِس رسالہ
استقامت کے مضمونوں سے ماننے سے صاف کہا جاتا ہی کہ
اِن فقیرونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں ہی اگر

کبھی گریز اور انکار کرنا اور اُسی سال مین ہم نے دھونسو داگر کے
مکان پر اُس گروہ کے ایک شخص عبد القادر نام سے کہا
کہ اگر اس رسمی فاتحہ کی دلیلیں اردو فقہ یا عقائد یا تصوف
کی کتاب سے دو تو ہم بھی اُسکو قبول کر لینگے اور پانچ سو روپیہ بھی
تم کو انعام دینگے اور کاغذ اور قلم دوات اُسکے سامنے دھر دیا
آخر کو بہت گفتگو کے بعد کہا کہ ہم ان کتابوں سے اُسکی
دلیلیں نہین دے سکتے اور اب حال مین کئی روز کا عرصہ ہوتا
ہے کہ جمعہ کے روز دستار اور بعضی کتاب لیکے اُس گروہ کے
دو تین شخص جو اُس گروہ مین مولوی کہلاتے ہین قدم مبارک
کی مسجد مین بیٹھے اور دعوا کیا کہ ہم ان کتابون سے رسمی فاتحہ
کے درست ہونیکی دلیلیں دینگے آخر کو یہہ ہوا کہ اُنہین کتابون سے
اُسکا رد نکالا سب مولوی عالم شریعت صاحب ادامہ اللہ تعالیٰ
نے کہا کہ اب تمکو اپنا لاچار ہونا اور انکار دینا ہوگا آخر کو پکار دیا
کہ ہم ان کتابون سے رسمی فاتحہ کے درست ہونیکی دلیلیں
نہ دے سکے یکشنبہ کو ہم دلیلیں دینگے پھر یکشنبہ موعود کو وے لوگ
دلیلیں کیا دینگے جو دلیلیں ہوئے اور طرہ یہہ ہے کہ وہ مرآ تخرد اور
ان کو ربھی پہلے اہل سنت و جماعت اور حنفی مذہب مین مخلص
تھا اور رسمی فاتحہ کو منع کرتا تھا اور اُسکے مادر رسی کے خواہر

ہو سکی دلیل تو لا ہی نہیں سکتے اور یہ بات تم سب لوگوں پر
ظاہر ہی سمجھیو چار پانچ برس کا عرصہ ہوتا ہی کہ یہ فقیر جب
اس شہر میں آیا تھا تو وہی ترا سردار مذکور بار بار ہم سے بحث
کرنے کا پیغام بھیجتا تھا جب ہم مستعد ہوے تھے تب ہٹ جاتا
تھا آخر کو جب ہم کشتی کھولنے لگے تب ہمارے پاس رقعہ بھیجا
کہ تمام شہر میں ہمارے اور آپ سے بحث ہونے کا شہرہ تھا
اب آپ بے بحث کے چلے جاتے ہیں ایسا مناسب نہیں
ہمارے اور آپ سے کل دس بجے دھرم گھر میں بحث ہوگا آپ کل
دس بجے دھرم گھر میں آوینگے اور تمام شہر کے لوگ بھی وہاں
جمع ہونگے تب ہم نے صدر گھاٹ میں کشتی لگا کے مقام کیا اور
دھرم گھر میں بموجب وعدہ کے حاضر ہوئے اور شہر چاٹگام کے
رئیس اور عالم لوگ بھی وہاں پر بیٹھے اور وہ ترا سردار
بھی اپنے مقام سے آکے جہاں جا میں بیٹھا تھا دھرم گھر میں نہ آیا
جب بہت تاخیر ہوئی تب منشی فضل الرحمان مرحوم اور داروغہ
کریم اللہ صاحب اور منشی محمد وبص صاحب سلمہم اللہ تعالی
اس سردار کے بلانے کو گئے اور بہت طرح سے فہمایش
کیا آخر کو ہرگز نہ آیا سوا صاف ظاہر ہی کہ اگر اُسکے پاس اس
رسمی فاتحہ کی دلیل کچھ بھی ہوتی تو اس ذلت کو اپنے اوپر

بھیجے اُس کتاب کا نام لکھ دیں یہہ کیا سبب ہی کہ ہمارے
چھوٹے بڑے مسئلے کتاب میں لکھے ہیں اور یہہ مسئلہ نہیں
دکلانا تو حق یہہ ہی کہ اگر اس رسمی فاتحہ کا مسئلہ کتاب سے نہ
نکلے تو یہہ رسم وسوسہ شیطانی میں سے ہی کیونکہ جو بات
دین اسلام کی کتاب میں نہیں ہی وہ شیطانی بات ہی اس
بات کی دلیل احقاق الحق اور اُسکے نقشہ میں دیکھو اُس
نقشہ کا نمونہ مختصر اور جس حدیث سے وہ نقشہ نکلا ہی اُسکو ہم
لکھتے ہیں وہ حدیث یہہ ہی مشکوٰۃ مصابیح میں باب الاعتصام
بالکتاب والسنہ کی دوسری فصل میں عبد اللہ ابن مسعود سے
روایت ہی اُسنے کہا خط لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطا ثم قال ھذا سبیل اللہ ثم خط خطوطا عن یمینہ وعن شمالہ
وقال ھذہ سبل علی کل منھا شیطان یدعو الیہ وقرء وان ھذا
صراطی مستقیما فاتبعوہ الآیۃ رواہ احمد والنسائی والدارمی
کھینچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سمجھانے کیواسطے
ایک خط سیدھا تاکہ سیدھی راہ کی مثال دکھلادیں بعد اسکے
فرمایا یہہ خط جو میں نے سیدھا کھینچا ہی راہ خدا کی ہی بعد اُسکے
کئی خط اور بھی اُس سیدھے خط کے داہنے طرف اور بائیں طرف سے
کھینچا اور فرمایا کہ یہہ سب راہیں ہیں ان میں سے ہر راہ پر

اُسکی مہر اُسکے سر چاٹگام میں موجود ہی پھر اسکے چند روز
سے شیطان اُسکے پیچھے لگا اور اُسکے مذہب سے کروٹ کرلیا
اور دوسرا شخص یعنے عبد القادر کہ اُسکا باپ صاحب علم اور
حقانی اور متقی تھا وہ اِس فاتحہ کو منع کرتا تھا اللہ تعالی اُسکو بخشے
اور یہہ اُسکا بیٹا عبد القادر بھی پہلے منع کرتا تھا پھر اسنے چند روز
سے اِس بیتے مذکور کے مذہب سے بھی کروٹ بدلا اِن دونو نے
اسبابر اریان کیا کہ پاک مذہب کو چھوڑ کے گندا مذہب
اختیار کیا ان دونون کے حق میں عرب کی یہہ مثال ٹھیک اُتری
فَرَّ مِنَ المَطَرِ وَقَامَ تَحتَ المِیزَابِ یعنی مینہہ سے بھاگا اور ناودان کے
تلے کھڑا ہوا اور یہہ سب حال جو ہمنے لکھا ہی تو اسکے سیکڑون
آدمی گواہ ہیں اگر وے فرقے اِن سب باتون سے انکار کریں
تو اِن سب باتونکو چھوڑ کے اُنسے پوچھو کہ اب فاتحہ رسمیہ کو
تم لوگ کیا کہتے ہو اگر نادرست کہیں تو نادرست لکھ کے
اشتہار دیوے دین کہ آپس کا فساد مٹ جاوے اور اگر
درست کہیں تو جسطرح سے علماے دین کے اور سب سنیونکو
عقیدہ نقد کی کتاب سے نقل کرکے پیچھے کتاب کا نام لکھ دیتے
ہیں اُسیطرح سے وے لوگ بھی اس رسمی فاتحہ کی عباری
تعموم اور لوازم کے درست ہونیکا مسئلہ کتب سے لکھ کے

پر ایک شیطان ہی کہ بلاتا ہی اُس راہ کی طرف تو پرہیز
کرو اُسسے اور پڑھا یہہ آیت کو انتہی اب اس بیان بموجب
اُن راہوں کی یہہ شکل ہی اور اُس سیدھی راہ کو شریعت
کہتے ہیں اور داہنے بائیں شیطان کی راہ ہی انتہی اس
حدیث کے موجب اس نقشہ کو ہم لکھتے ہیں اُس نقشہ میں
بیچ میں جو سیدھا خط ہی سو شریعت مطہرہ ہی اور اُس
سیدھے خط کے داہنے بائیں جو پیچھے کی طرف کو جھکے ہوے خط ہیں
سو شیطانکی راہیں ہیں سو جس مسئلہ کی سند ازروے
تفسیر حدیث شرح حدیث اور فقہ اور اصول فقہ اور عقائد
اور تصوف کی کتابوں کے شریعت مطہرہ سے جاملی ہی
اُس مسئلہ سے لیکے شریعت مطہرہ تک ہمنے ایک خط کھینچ
دیا ہی اور شریعت مطہرہ سے ملنے کی یہی شناخت ہی کہ وہ
مسئلہ لکھہ کے نیچے کتاب کا نام لکھہ دے اور جس مسئلہ
کی سند شریعت مطہرہ سے نہیں ملی ہی یعنے وہ مسئلہ کسی کتاب
میں نہیں ملا اُسپر خط نہیں کھینچا اُسکو جانو کہ وہ شیطانکی
راہ ہی اور جسکو دعوا ہو کہ وہ شیطان کی راہ نہیں ہی وہ
اُس مسئلہ کے نیچے مذکور کتابوں میں سے کسی کتاب کا نام
لکھہ کے اُسکو بھی خط کھینچ کے شریعت سے ملادے ہرا

ہر پر ایک شیطان ہی کہ لوگونکو بلاتا ہی اُس راہ کیطرف اور
سیدھی راہ سے باہر کر دیتا ہی اور پڑھا آن حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس آیت شریف کو پروردگار عالم فرماتا ہی
کہ یہہ راہ میری ہی سیدھی جبھا کہ مین نے تم لوگونکو دکھلادی
ہی سو پیروی کرو تم اس راہ کی آخر آیت تک اور آخر آیت کا یہہ
ہی وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ اور پیروی مت کرو
تم اُن راہونکی کہ بائین اور داہنے جاتی ہین یعنی مختلف دینین
اور بہتر ھی راہین تاکہ پریشان کرین وہ راہین تمکو اور
سیدھی راہ سے دور نہ لیجاوین روایت کیا اس حدیث کو امام
احمد ابن حنبل اور نسائی اور دارمی نے اس حدیث کی شرح
مین محقق دہلوی رحمۃ اللہ نے لکھا ہی جانو کہ اس حدیث مین
اور دوسری حدیثون مین جو اس مضمون کی آئین ہین حدیث
کی کتابون مین ان خطوں کا عدد دیکھنے مین نہین آیا مگر تفسیر مدارک
مین اس آیت کی تفسیر مین حدیث روایت کی ہی کہ کھینچا آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مستوی یعنی سیدھا
کھینچا اور فرمایا یہہ راہ رشد کی یعنی ہدایت کی ہی اور راہ
خدا کی ہی پیروی کرو اُسکی بعد اُسکے کھینچا ہر جانب مین چھہ
خطاین مائل یعنی جھکنے والے اور فرمایا یہہ راہین ہین ہر راہ

اور اُسکے رسول کی وے لوگ وہی ہین سچے * تب وے
لوگ بولے ہم اُنمیں سے نہیں ہیں تب امام نے کہا پھر تم لوگ
انصار کی جماعت میں سے ہو کہ اُنکے حق میں اللہ تعالی نے فرمایا ہی
سورہ حشر میں * وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ
يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا
وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ
شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ * اور جو جگہ پکڑ رہے ہیں
اس گھر میں یعنے مدینہ میں اور ایمان میں اُنسے آگے محبت
کرتے ہیں اُس سے جو وطن چھوڑ آوے اُنکے پاس اور نہین
پاتے اپنے دلمین غرض اُس چیز سے جو اُنکو ملا اور اول رکھتے ہیں
یعنے بہتر جانتے ہین یعنے مقدم رکھتے ہیں اور پسند کرتے ہیں
دوسروں کو اپنی جان سے اور اگرچہ ہو اُنکو بھوکھ اور جو
بچا گیا اپنے جی کی لالچ سے تو وہی لوگ ہیں مراد پانے والے *
ف * پہلی آیت سے مہاجرین مراد ہیں اور اس آیت سے
انصار اور جو اس گھر میں رہے ہیں پہلے سے یعنے مدینہ میں اور
مہاجرین کی خدمت کرتے ہیں اپنی حاجت بند رکھکر اور اُنکو ملے تو
حسد نہین کرتے بلکہ خوش ہوتے ہیں اول رکھتے ہیں اپنی جانو سے
اگرچہ ہو اُنکو بھوکھ یعنے صدقہ کرتے ہیں اور دوسرون کے

خط کھینچنے سے کام نہ چلیگا اب اپنے مذہب کا یہہ چھ مسئلہ بطور
نمونہ کے ہم لکھتے ہیں سب نقشہ کے دائرون مین ہر ایک مسئلہ
کا ہندسہ لکھہ کے اُس مسئلہ کو شریعت سے ملا وینگے

اور دوسرے مذہب کا مسئلہ جو ملیگا اُسکو سے ملا یا چھوڑ دینگے
تا کہ اُسکو دیکھہ کے لوگ پہچان جاوینگے کہ یہہ شیطانی بات
ہی اہل سنت و جماعت کے مذہب کا پہلا مسئلہ مدارج النبوہ
کے نویں باب مین فرماتے ہیں کہ فصل الخطاب مین حضرت امام
محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہی کہ آپکے پاس عراق کے
لوگوں سے ایک قوم آئے اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما
کا بدی کے ساتھہ ذکر کیا اور کچھ اُنکے حق مین کہا بعد اُسکے جلدی
سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بدگوئی کرنے لگے تب امام نے
اُنسے کہا کہ تم لوگ مجھکو خبردو کہ تم لوگ مہاجرین میں سے
ہو کہ جنکے حق مین خدا تعالیٰ نے سورہ حشر مین فرمایا ہی
لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ
فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ
* یعنے غنیمت کا مال واسطے اُن مفلسون وطن چھوڑنے والونکے
جو نکالے ہوئے آئے ہین اپنے گھروں سے اور مالونسے ڈھونڈتے
آئے ہین اللہ کا فضل اور اُسکی رضامندی اور مدد کرتے ہین اللہ کی

یعنی مسلمان ہیں تو جو لوگ مہاجرین اور انصار میں سے یا
اپنے اگلے مسلمانوں میں سے ایک سے بھی عداوت رکھتے ہیں
وے لوگ مسلمان نہیں ہیں اور آنحضرت صلعم کے سارے
اصحاب کے حق میں شرح عقائد نسفی میں کہا اور زبان کو
بند رکھیں ہم لوگ اور ذکر کریں سارے اصحاب کا یا ایک کا
مگر بھلائی کے ساتھ پھر آگے اِس بات کی دلیل کی واسطے بہت سی
حدیثیں روایت کیا جو چاہئے اُس میں دیکھے اور اِس رسالہ کے
تمام ہوئیں مضمون کو دیکھے اور اشعۃ اللمعات کی تیسری فصل میں
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت والی حدیث کی
شرح میں فرمایا کہ آثار میں آیا ہی کہ پروردگار تعالی نے نظر
کیا بندوں کے سارے دلوں کی طرف تب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
دلکو روشن زیادہ اور پاک زیادہ پایا تب اُس میں نبوت کا
نور رکھا اور صحابہ کے دل کو صاف زیادہ اور لایق زیادہ پایا
تب اُنکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی واسطے
قبول کرلیا اور یہہ بات بلاشبہہ ظاہر ہی چنانچہ کوئی عاقل پسند
نکریگا کہ جو لوگ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یار اور مرید ہوں
اور عمر بھر اُنکی تربیت کے سایہ میں رہے ہوں اور اُنکی خدمت
کئے ہوں اور اچھے پاک اور صاف نہوئے ہوں اور کمال کے

دینے کو مقدم رکھتے ہیں اپنی جانون پر اگرچہ اُنکو احتیاج ہووت
وے لوگ بولے ہم اُسمیں بھی نہین ہیں تب امام نے کہا کہ
مین گواہی دیتا ہون کہ تم لوگ اُس جماعت سے بھی نہین ہو
کہ جنکی شان مین اللہ تعالی نے سورہ حشر مین فرمایا * وَالَّذِينَ
جَاؤُا مِن بَعْدِهِم يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا
بِالْاِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوفٌ
رَّحِيمٌ * اور غنیمت کا مال اُنکے واسطے جو آئے اُنکے پیچھے یعنے
مہاجرین اور انصار کے پیچھے کہتے ہوئے اے رب بخش انکو
اور ہمارے بھائیون کو جو آگے پہنچے ہم سے ایمان مین اور نہ رکھ
ہمارے دلمین بیر ایمان والون کا اے رب تو ہی ہے نرمی والا
مہربان * ف * یہ آیت سب مسلمانونکے واسطے ہے جو اگلون کا
حق مانین اور اُنہیں کے پیچھے چلین اور اُن سے بیر نہ رکھے
امام نے کہا کہ تم لوگ میرے پاس سے اُٹھ جاؤ اللہ تعالی
کسیکو تمہارا ہمسایہ نکرے تم لوگون نے اسلام کی صورت
کو اپنا لباس بنا لیا ہے ولیکن باطن مین تم لوگ اہل اسلام مین
سے نہین ہو انتہی * حضرت امام کے اس بیان سے ظاہر ہے
کہ مہاجرین اور انصار اور اُنکے بعد کے وے لوگ جو اپنے اگلون
کیواسطے مغفرت مانگین اور اُنسے دشمنی نرکھین یہی تین

ن تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے
افضل تھے اور خلافت کے سزاوار تھے تو آپکے وقت میں معاویہ
رضی اللہ عنہ کیواسطے خلافت درست نہ تھی بلکہ آنکی خلافت
اوقت بعد علی رضی اللہ عنہ کے تھا اور حضرت علی رضی اللہ
عنہ سے لڑائی کرنیکے سبب سے باغی ٹھہرے پھر باغی کو اللہ
تعالی نے سورہ حجرات میں مومن فرمایا ہی اور یہہ بات بھی
ثابت ہی کہ حضرت معاویہ فاسق نہ تھے اور اپنے دعوی سے
انکا توبہ کرنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وقت میں ظاہر ہوا تھا
اور حضرت علی نے معاویہ کے ساتھ صلح کیا اسی سبب سے
معاویہ پر لعن یعنی برا کہنا درست نہین کیونکہ اگر وے لعن کے مستحق
ہوتے تو حضرت علی انسے صلح نہ کرتے یہہ تمہید کے گیارہین باب کے
چھٹے مین قول کا خلاصہ ہی پھر بعد علی رضی اللہ عنہ کے معاویہ
رضی اللہ عنہ امام تھے حق پر اور اللہ تعالی کے دین مین اور
لوگوں کے معاملہ مین عادل تھے اور یزید اسکے خلاف تھا اسواسطے
کہ روایت کیا گیا ہی کہ اُسنے شراب پیا اور زنا کیا یعنی ڈھول
باجے اور عورتیں گانے کا حکم دیا اور حق والوں کا حق نہ دیا اور
اللہ تعالی کے دین مین نافرمانی کیا یہہ تمہید مذکور کے ساتوین
قول کا خلاصہ ہی اور شرح عقاید نسفی مین لکھا ہی کہ سلف

درجے کو نہ پہنچے وہ ان مشایخ کے مریدوں کو دیکھو کہ اُنکی خدمت میں
کس درجہ کو پہنچ جاتے ہیں آخر صحبت کا نقصان بیان کرنے سے
وہ نقصان آنحضرت صلعم کی طرف عائد ہوتا ہی اگر تاسف ہوگا وہ
ایسی بات کو پسند کریگا اور آنحضرت کے صحبتی ہیں جو منافق
لوگ تھے سو سورہ توبہ کے اُترنے کے بعد متعین ہو گئے اور صحابہ کے
درمیان سے جدا ہو گئے اور فضیحت اور رسوا ہو گئے تھے نعوذ
باللہ من سوء الاعتقاد انتہی اس بیان سے صاف ظاہر ہی کہ جو
شخص یہہ اعتقاد رکھے کہ صحابہ لوگوں میں منافق بھی باقی رہ گئے
تھے سو وہ خود منافق ہی دوسرا مسئلہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تب آنحضرت
نے فرمایا کہ جب تو اس امت کے کام کا والی ہو یعنی خلیفہ ہو
تب امت کے ساتھ نرمی کرنا تب اسی حدیث بموجب
حضرت معاویہ کو شک ہوئی کہ وہ خلافت کے لایق ہیں اسواسطے
اُنھوں نے خلافت کا دعوا کیا سو ایک وجہ سے حق کو پہنچے اور
ایک وجہ سے خطا کی حق کو پہنچے اس وجہ سے کہ وے خلافت
کے لایق تھے کیونکہ قریشی تھے اور آنحضرت نے اُنکی خلافت کی
خبر بھی دیا اور خطا کیا اس وجہ سے کہ بیعت خلافت کی لوگوں
سے لینا اور خلافت کرنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کیواسطے پہلے

نہیں پہنچتا ہی کہ اُسکے اُوپر سے امر اور نہی ساقط ہو جاوے اِس
سبب سے کہ اللہ تعالی اور اُسکے رسول کے خطاب و
"تکلیفات لیے احکام شرعیہ کے یہاں ہیں وارد ہوے ہیں سو عام
ہین اور اِس سبب سے کہ سارے مجتہدون کا اجماع اِسی
بات پر ہی اور بعضے اباحیہ کہتے ہین کہ جب بندہ محبت اور صفائی
قلب کے نہایت تک پہنچ گیا اور بغیر نفاق کے کفر پر ایمان کو
پسند کیا سب اُسپر سے امر اور نہی ساقط ہو جاتا ہی اور اُسکو
اللہ تعالی آگ میں داخل نہ کریگا کبیرہ گناہوں کے کرنیکے سبب سے
اور بعضے سمجھے ہیں بجاے اباحیہ کے صاحبہ لکھا ہی اور بعضے اباحیہ نے
کہا کہ مطلقا ساری "تکلیفات شرعیہ اُسپر سے ساقط نہیں ہوتی
ہیں لیکن عبادت ظاہری اُسپر سے ساقط ہو جاتی ہین اور تفکر
لیے مراقبہ اُسکی عبادت ہوتی ہی اور یہہ بات کفر اور گمراہی
ہی اِسواسطے کہ سب لوگوں سے بڑے کامل اللہ تعالی کی محبت
اور ایمان میں نبی لوگ ہیں خصوصا حبیب اللہ یعنے ہمارے پیغمبر
صاحب باوجودیکہ اُنکے حق میں "تکلیفات شرعیہ بہت زیادہ اور
بہت بڑھکے تھی مثلا آنحضرت پر تہجد فرض تھی لیکن آنحضرت
کا یہہ فرمانا کہ جب دوست رکھتا ہی اللہ کسی بندہ کو تب اُسکو
ضرر نہین کرتا ہی کوئی گناہ سو اِسکا یہہ معنے ہین کہ اُسکو اللہ

مجتہدین اور علمای صالحین سے معاویہ اور اُنکے گروہ پر لعن کا
درست ہونا منقول نہیں اور جامع ترمذی میں جو صحاح ستہ میں
سے ہی مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ میں سند کے
ساتھ عبد الرحمن ابی عمیرہ جو اصحاب تھے اُسے روایت کیا ہی
اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اُنھوں نے معاویہ کو کہا
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ ھَادِیًا مَھْدِیًّا وَاھْدِ بِهٖ * یا اللہ تو معاویہ کو ہدایت
کرنیوالا ہدایت پایا ہوا اور ہدایت کر لوگوں کو اُس سے اور اُسی
حدیث کے بعد سند کے ساتھ دوسری حدیث روایت کیا ہی کہ جب
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعد کو حمص سے معزول کیا اور
معاویہ کو وہانکا حاکم کیا تب لوگوں نے کہا کہ عمیر کو معزول کیا اور
معاویہ کو حاکم کیا تب عمیر نے کہا کہ ذکر نہ کرو معاویہ کا مگر نیکی
کے ساتھ اس واسطے کہ میں نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اھْدِ بِهٖ فرماتے تھے یا اللہ ہدایت کر تو لوگوں کو معاویہ
کے سبب سے انتہی ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بعضے رافضی یا
[illegible] نے معاویہ رضی اللہ عنہ کی مناقب کی حدیث کو موضوع کہا
سو رافضی یا تفضیلیہ ہونے کے سبب سے ہی صحاح ستہ میں
حدیث موضوع کہاں نشر اسکا شرح عقائد نسفی میں
لکھا ہی کہ ثابت ہو چکا [illegible] ثابت تک ایسے [illegible]

کتابون میں کتاب الطہارت سے لیکے کتاب المواریث تک موجود ہی
اور اسلامی حدیث اور تفسیر اور ساری دینی کتابون سے
ظاہر ہی اور سنت کو ایک جاننا اور حرمہ اور سنت کہنا یا بدعت کو اللہ کا
جزو جاننا کفر ہی کیونکہ اُسمین دین اور شریعت اور حالقیت
کے سار سے کار جانہ کا انکار ہی پانچوان مسئلہ ہدایہ میں باب
الحج عن الغیر میں لکھا ہی قاعدہ کلیہ اِس باب میں یعنے اپنے عمال
کا ثواب دوسریکو دینے کے باب میں یہہ ہی کہ آدمی کو اختیار ہی
کہ اپنے عمال کا ثواب دوسریکو دیدے نماز ہو یا روزہ یا صدقہ ہو
یا اِسکے سوا جو عمل ہو نزدیک اہل سنت و جماعت کے اسواسطے کہ
روایت کیا گیا ہی نبی علیہ السلام سے کہ اُنھون نے قربانی کیا
دو دنبے چت کبرے اُسمین سے ایک کو قربانی کیا اپنی طرف سے
اور دوسریکو اپنی اُمت کے طرف سے جسنے اقرار کیا اللہ تعالی
کی وحدانیت کا اور گواہی دیا آپکے واسطے اللہ تعالی کا حکم پہنچا
دینے کی آنحضرت صلعم نے دونون دنبون کی قربانی میں سے ایک
کی قربانی کا ثواب اپنی امت کو دے دیا انتہی اِس بیان سے اِس
قدر ثابت ہوا کہ اپنے عمال کے ثواب کو دوسرکو دینا اِسے زیادہ
ثواب دینے کے واسطے کچھ پڑھنا یا کوئی رسم کا نکالنا ثابت
نہوا اور شرح عقاید نسفی میں اِسکا ثبوت دلیل سے ثابت
کیا ہی جسکو منظور ہو اُسمیں دیکھے اور روایت کیا ہی کہ سعد بن
عبادہ نے کہا یا رسول اللہ صلعم سعد کی ماں مرگئی سو کون صدقہ افضل

گناہ سے بچاتا اور محفوظ رکھتا ہے نبی عم سے ہر گناہ کا صدور نہیں
ہو سکتا انہی چوتھا مسئلہ اور تمام عالم کا پیدا کرنیوالا اور
عدم سے وجود میں لانیوالا اللہ تعالی ہے اور اسکے مثل کوئی
چیز نہیں ہے اور صفات اللہ تعالی کی نہ عین ذات ہیں نہ غیر
ذات ہیں اور وہ خالق نہ جزو والا ہے نہ بعض والا ہے نہ اسکے
ٹکڑے ہیں نہ اجزا اہل سنت و جماعت کے عقاید کی ساری
کتابوں میں مثل شرح عقاید نسفی اور تمہید وغیرہ میں ایسا ہی
ہے اہل سنت و جماعت کے نزدیک صفات اللہ کی نہ عین
ذات ہیں نہ غیر تب دوسرے مخلوق کو عین خدا کہنے سے سنت
وجماعت کس طرح باقی رہیگا اور سارا کارخانہ شریعت اور
طریقت کا اثبات پر ایسے دو ہونے پر موقوف ہے مثلا خالق اور
مخلوق کے دو جاننے پر اور کلمہ طیب میں جو دو توحید ہے رسول کے
بھیجنے والے کی توحید رب ہونے میں اور رسول کی توحید تابعداری
کے لائق ہونے میں سو ان دو توحیدونکے اقرار اور اعتقاد پر موقوف
ہے اور ایسا ہی قرآن شریف کے اتارنے سے ظاہر ہے کہ قرآن
شریف کو اتارا اللہ تعالی نے اپنے رسول محمد صلعم پر اور ایسا ہی
ہمارے احکام شرعیہ کے فرض کرنے اور اس فرض کے قبول کرنے اور
ادا کرنے اور نہ کرنے کے احکام سے ظاہر ہے جسکا بیان فقہ کی لاکھوں

ایکبارگی مل کے پڑھنا مکروہ ہی اسواسطے کہ یہہ بدعت ہی
صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم سے منقول نہیں ایسا ہی ہی
محیط میں اور اُسی باب میں لکھا ہی کہ قرآن ختم کرنیکے وقت جماعت
کے ساتھ دعا کرنا یعنے سبکا ایکبارگی دعا کرنا مکروہ ہی اسواسطے
کہ ایسا کرنا منقول نہیں ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انتہی
تو آنحضرت سے منقول ہونا یہی دلیل ہی مکروہ ہونیکی حالانکہ
دعا کرنا سنت ہی بدعت نہیں ہی * چھتیسوان مسئلہ * فتوی
عالمگیری میں کتاب الکراہیہ کے نویں باب میں لکھا ہی اتفاق
کیا ہمارے سب علماؤں رحمہم اللہ نے کہ خضاب سرخ رنگ
کا کرنا مردوں کے حق میں سنت ہی اور نشانات وہ نشانی مسلمانوں کی
ہی لیکن سیاہ رنگ کا خضاب کرنا سو غازیوں میں جو کوئی ایسا
کرے تاکہ دشمن کو بڑی ہیبت معلوم ہو تو اُسکو ایسا کرنا
نیک اور پسندیدہ ہی اجازت پر ہمارے مشائخ رحمہم اللہ نے
اتفاق کیا اور جسنے سیاہ خضاب کیا اسواسطے کہ عورتوں کو
وہ شخص بھلا معلوم ہو اور عورتیں اُسکو پیار کریں تو یہہ مکروہ
ہی اور اُسپر بہت سے مشائخ ہیں اور بعضے مشائخ نے اسکو
بھی درست کہا بغیر کراہت کے اور روایت کیا گیا ہی
ابی یوسف رحمہ اللہ سے کہ اُنھوں نے کہا جیسا کہ مجکو بھلا معلوم
ہوتا ہی کہ میں اُسکے واسطے زینت کروں ایسا ہی ذخیرہ میں
اور امام سے یعنے ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہی کہ

بھی فرمایا پانی تب سعد نے ایک کنواں کھودا اور کہا ھذا
لِاُمِّ سعدٍ یعنے اس کنوین کا ثواب سعد کی ماں کو واسطے ہی اسی
اور بہت سی کتابوں میں ایسا ہی ہے پس اس مقدمہ میں
اسے زیادہ کسی کتاب سے ثابت ہوئی اور اس مقدمہ میں
اس قدر شارح کی تعلیم پائی گئی اور فتاوی عالمگیری میں کتاب
الکراہیہ کے چوتھے باب میں لکھا ہے ایک شخص نے میت کی
طرف سے صدقہ کیا اور میت کے واسطے دعا کیا تو درست ہے اور
اُسکا ثواب ملیگا میت کو ایسا ہی ہے صراحۃ الفتاوی میں اس سے
بھی اپنے عمل کا ثواب میت کو دینے کے واسطے دعا کرنے سے
زیادہ کچھ ثابت نہیں سو ایصال ثواب کیواسطے اسقدر سے
زیادہ کوئی بات زیادہ کرنا بدعت ہے اور رسمی فاتحہ کے درست
کہنے والے اور عمل کرنیوالے کہتے ہیں کہ جو رسمیں ہندوستان
کے مشایخ ہیں مشارمین کو لیپنا اور زیادہ سنگانا اور اُس پر
پانی اور پھول رکھنا سو ہم چھوڑ دینگے مگر اسکے کھانا پکے
کھانے اور رکھانے کے پہلے سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھ
لینگے تو اس میں کیا قباحت ہے تو اُنکا یہ جواب ہے کہ ثواب
پہنچانیکی صورت جو حدیث سے لکھ چکے اُسکے سوا جو کچھ کریگا سو بدعت
ہے پھر اس بات کو جو کہتے ہیں کہ کیا قرآن شریف پڑھنا بدعت
ہے تو اُنکا جواب یہ ہے کہ فتاوی عالمگیری کے باب مذکور میں
لکھا ہے تمام سورہ کافرون کا پڑھنا جماعت کے ساتھ بعضے کسیکا

شریعت سے نہین مانی اور وہی شخص کلمہ گو مسلمان کو جو نماز
نہین پڑھتا اُسکو کافر کہتا ہی اور اُسکے جنازے کی نماز پڑھنے کو
منع کرتا ہی ایسے شخص کا خارجی ہونا شرح عقاید نسفی مین
صاف صاف موجود ہی اور ایسے عقیدہ والیکو اُس مین اجماع
کے خارج لکھا ہی سو اُسکی یہہ بات بھی شریعت سے نہین
مانی اہل سنت و جماعت کے مخالفون کے مقصد سے
لکھتے ہین * پہلا مقصد * شیعہ لوگ کہتے ہین کہ صحابہ مین بعضے
منافق تھے اور ظالم اور غاصب تھے اور خارجی لوگ بھی ایسی
طرحکا افترا کرتے ہین اور یہہ دونون فرقے مہاجرین اور انصار
اور اگلے مسلمانون کو جو گذر گئے ہین بد کہتے ہین اور گالی دیتے
ہین سو اس مقصد کا کفر ہونا پہلے مسئلہ سے ثابت ہو چکا اور
یہہ مقصد شریعت سے نہین مانا * دوسرا مقصد * رسالہ خطرات
مین بڑا طول طویل افترا لکھا ہی اُسکا خلاصہ یہہ ہی کہ اکثر سردارین
قریش کے جو قوت اور شوکت اور جاہ و ثروت مسلمانون کا
دیکھکے مسلمان ہوئے تھے اُنکا کفر اور نفاق موت کے زمانے
مین اور خلفا سے راشدین کی خلافت کے زمانے تک دبا ہی
رہا آخرکو کربلا کی لڑائی مین کھلا سو اِس مقصد کا رد پہلے
مسئلہ مین بخوبی ہوا اور ایسے اعتقاد والا منافق ہی اور یہہ
مقصد شریعت سے نہین مانا اور کربلا کے فساد کا بانی جو یزید تھا
سو اِس مقصد کا لکھنے والا جو راگ اور باجے مین غرق ہی سو

خضاب کرنا سنت ہی لیکن حنا اور کتم اور وسمہ سے اور راز اوکا
امام نے خضاب کرنا داڑھی اور سر کے بال کا اور خضاب کرنا
لڑائی کی حالت کے سوا صحیح روایت میں لا بأس بہ ہی یعنے
مستحب ہی ایسا ہی ہی کردری کے وجیز میں انتہی * اور چونکہ
تصوف میں دل کے حال اور نیت کے درست کرنیکا بیان
ہوتا ہی اِسواسطے تصوف کی کتاب عین العلم میں لکھا ہی اور
مالک رواداری داڑھی کے زرد کرتے اور سرخ کرنے کا
بڑھوتی کے چھپانیکی بابت پر یعنے بڑھوتی کو عیب جان کے
خضاب نکرے کیونکہ وہ نور ہی مگر جہاد میں جس بابت پر ہو مطابق درست ہی
اور آگے چل کے کہا کہ حدیث میں وارد ہوا ہی کہ یہ دونوں یعنے زرد اور
سرخ دونوں خضاب مسلمین مومنین کے ہیں یعنے بڑھوتی
چھپانے کی بابت سے خضاب کرنا کیا ضرور سنت کی بابت
پر خضاب کرے انتہی * تو جو فقہ کی کتاب میں ہی سوا میں
اُسکو نقصان کرنا ہوگا اور جسکو بابت کی درستی منظور ہوگی
وہ تصوف دیکھ کے بابت کو درست کرلیگا اور علاوہ اِسکے
یہہ مسئلہ تصوف کا فقہ کے خلاف بھی نہیں ہی اور اِس
مسئلہ میں کوئی بحث اور تقریر بھی نہیں کرنا مگر ایک شخص
خارجی مذہب کا مسلما ہوکے دل میں شک ڈالنے کے واسطے
عارکے سوا سب کے واسطے سرخ اور زرد خضاب کو بھی منع
کرنا ہی سو وہ سارے مشایخ کا مخالف ہی اور اُسکی بات

تھا وہ آیت نہ تھی اسواسطے ہمنے اُسکو خوف سے نہ لکھا وہ
آیت سورہ انا فتحنا کی اسطرح سے ہی یغفر لک اللہ ما تقدم من
ذنبک وما تاخر یعنی معاف کرے تجکو اللہ جو آگے ہوے تیرے گناہ
اور جو پیچھے رہے انہی بعد اسکے ایک رائے سے اس آیت
کی تفسیر اسطرح سے کیا اور پھیلای گناہ ہو نمین سے جنکے ساقط
ہونیکا احتمال ہی ترک کرنا عبادت مفروضہ کا ہی اس مفسدہ کا
رد بیسویں رسالہ مین ہوی ہی اور آسکی لہرا ہی یہان تک
پہنچی کہ اباحیہ کو عارف ٹھہرایا اور اہل بدعت کے عقاید کا رد
کیا اور قرآن شریف کی آیت کو کفر کے حق ہونیکی دلیل مین
لکھا یہہ معنے سبھی تفسیر مین ہین اور یہہ مفسدہ شریعت سے
نہیں مانا * پانچوان مفسدہ * جو ہی سو اُسمین بڑی دعا باری کیا ہی کہ
کفر کیا ہی پھر اُسکو سنبھالتا ہی مگر وہ اور بھی گرا جاتا ہی سچ
ہی کہ جہان سے کہین گھوڑا ہوتا ہی آپ سو لکھتا ہی چھبیسوان
خطرہ یہہ ہی کہ جب سالک حق کی ذات اور صفات مین فنا ہوا
اور مٹ گیا اور بشریت کی آمیزش بالکل مٹ گئی تب اُسکو
کیا حاجت ہی کہ مقید صوم وصلوۃ کا ہو اور حسن و خبر کی ضرورت
نہین ہی اُسمین مشغول رہے اسکا جواب یہہ ہی کہ بندہ
عین خدا ہو بعد ترقی کے یعنی اوپر کے درجے پر چڑھنے کے بعد اور
خدا عین بندہ ہی بعد نزول کے یعنی نیچے کے درجے مین اُترنے کے بعد
لیکن بعد اس ترقی اور نزول کے کاشف خدا کی اور حریت بندگی

مرید کا فرمان بردار ہی کیونکہ اس کام کا حکم اُسی نے دیا تھا
جیسا کہ دوسرے مسئلہ میں معلوم ہوا * تیسرا مقصد * رسالہ
خطرات میں لکھا ہی کہ حضرت علی کے ساتھ معاویہ کا معاملہ جو تھا سو
امام کے ساتھ دشمنی کرنا اور خلیفہ زمان پر خروج کرنا تھا
اجتہاد میں خطا بھی اسواسطے سالک نے اُسکو ظالم اور غاصب
کہا اور آنحضرت کی صحبت کی حرمت کے حق کی رعایت کر کے
صرف معاویہ کو باغی اور خارجی لکھا اور گالی دینے اور لعنت کرنیکو
تجویز کیا اور بعضے متعصب نے جو معاویہ کی فضائل میں چند حدیث
نقل کیا ہی سو موضوع ہی انتہی * اس مقصد کا رد دوسرے
مسئلہ میں بخوبی ہو چکا اور یہہ مقصد شیعوں سے نہیں ملتا
* چوتھا مقصد * جو رسالہ خطرات میں لکھا ہی اُسکا خلاصہ یہہ ہی
کہ اہل عقاید کہتے ہیں کہ بندہ ایسے مقام میں ہرگز نہیں پہنچتا
کہ تکلیفات شرعیہ اُسپر سے ساقط ہو جاوے سو بعضے عارفوں نے
جو اپنے اوپر سے فرض عبادتوں کے ساقط ہونیکو کہا ہی تو
پھر کیسا ہی تب اُسکا جواب لکھا ہی کہ بندے کے واسطے کوئی
حد ایسی نہیں ہی کہ اس حد پر پہنچنے سے ساقط ہونا پہچانا جاوے
لیکن اللہ تعالی جو مکلف کے اوپر سے فرض عبادت کو ساقط
کرے تو کچھ دور نہیں اور اس بات کا انکار اہل حق میں سے
کسی نے نہ کیا بلکہ اسکا ثبوت شریعت سے پا سکتے ہیں فرمایا
اللہ تعالی نے اس مقام میں جو کہ آیت کے مضمون کی غرض لکھا

کے واسطے جو منقول اور تعلیم کے سوا کچھ رسمیں اور لوازمے
مقرر کیا ہی اور اُسکا نام فاتحہ رکھہ لیا سو اُسکا یہہ نام بھی
شریعت سے نہیں ملتا اور وہ سب رسم بھی شریعت سے
نہیں ملتیں اور اُسکا ذکر پانچویں مسئلہ میں بخوبی موجود ہی *
ساتواں مفسدہ * ایک شخص ایسا ظاہر ہوا ہی کہ غاریکے سوا
سبکے واسطے ثواب کو مطلقاً منع کرتا ہی کسی رنگ کا ہو اور
جو کلمہ کو ہماری زبان پر پڑھنا اُسکو کفر کہتا ہی اور اُسکے سوا نیکی بہر
کو منع کرتا ہی سو اُسکے مفسدے کا ذکر چھٹے مسئلہ میں موجود
ہی اور اُسکی دونوں بات شریعت سے نہیں ملتی خاتمہ
درود شریف کے بعضے فایدوں کے بیان میں جسکے لکھنے کا وعدہ
گیارہویں مضمون میں کیا تھا اس خاتمہ میں جو ہم جذب القلوب
سے چند مختصر مضمون بیان کرینگے اُسکو سمجھ کے دنیا اور دین
کی حاجت روا ہونیکے واسطے لوگ درود شریف میں مشغول
ہونگے اور اُنکا مقصد انشاء اللہ تعالی بقدر اخلاص حاصل کرینگے اور اس
خاتمہ میں چار افادہ ہی * پہلا افادہ * جذب القلوب کے شروع میں
باب کی پہلی فصل میں لکہا ہی اور درود کے فائدوں میں سے یہہ
فائدہ ہی کہ درود بھیجنے والے کی ساری مشکلیں آسان ہو جاتی
ہیں اور ساری حاجتیں برآتی ہیں اور سارے گناہ بخشے جاتے
ہیں اور ساری برائیوں کا کفارہ ہو جاتا ہی اور اُسکا کرب یعنے
بےچینی اور غم اور گھبراہٹ دور ہو جاتی ہی اور بیماری سے

دور نہیں ہوتی اور اسی واسطے لوگوں نے کہا ہی کہ بندہ بندہ ہی
اگرچہ اونچے درجے پر چڑھ جاوے اور رب رب ہی اگرچہ نیچے
درجے میں اتر آوے اور مقصد اسے ختم نبوت کا بندہ ہونیکے سوا کچھ نہیں
انتہی اس مقصد کا رد چوتھے مسئلہ میں ہو چکا ہی یہہ مقصد
شریعت سے نہیں ملا سمجھا ہو ہشیار رہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے مسیح دجال کے سوا اخیر زمانے میں بڑے چھوٹے دجالوں کے ہونیکی
خبر دی ہی سو ایسا مفسدہ برپا کرنیوالا البتہ دجال ہی
ایسے دجال سے دور رہنے اور بچے رہنے اور انکو پاس نہ آنے
دینے کا حکم آنحضرت نے دیا ہی یہ گروہ اپنے اوپر بڑا ظلم کرتے
ہیں کہ باوجودیکہ ملحد ہیں اپنی تئیں درویش جانتے ہیں اور
دعوا معرفت کا رکھتے ہیں اور انکی معرفت کا یہی حد ہو کہ بندے کا
عین خدا ہونا اور خدا کا عین بندہ ہونا پہچانا اور رب العالمین کے
جز ناسوت کیا ایسے اشد کفر کوئی فرقہ نہیں جب یہہ عقیدہ کھایگا
سب گل پھولیگا اور جو بیچارے عوام دھوکا کھا کے ان ملحدون
سے مرید ہو گئے ہیں وے اب دین اور رسول اللہ صلعم کی محبت
کے جوش سے ان ملحدوں کو اپنے پاس پھٹکنے نہ دینگے انشاءاللہ
تعالی اسیطرح سے جو اس رسالہ میں تمام عالم کی مثال ہاتھہ
پانوں وغیرہ اعضا کی سی دیا ہی اور آنحضرت کی مثال قلب
کی سی اور اللہ تعالی کی مثال روح کی سی سو وہ بھی چوتھے
مسئلہ سے رد ہو گیا * چھٹا ان مقصد * بہشت کو ثواب دینے

محدثون نے اللہ اُنسب پر رحم کرے نقل کیا ہی کہ محمد بن سعد بن
مطرف کیواسطے سونیکے قبل درود پڑھنے کا کوئی عدد معین نہ تھا
یعنے جسقدر ہوسکتا تھا رات کو سونے کے قبل ہمیشہ درود پڑھ
لیتے تھے ایک رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں
کیا دیکھتا ہی کہ اُسکے گھر میں تشریف لاکے اُسکے گھر کو اپنے
جمال باکمال کے نور سے روشن کیا ہی اور فرماتے ہیں کہ اپنے
اُس منہہ کو جو درود بہت پڑھتا ہی لا کہ میں اُسپر بوسہ دوں
وہ کہتا ہی کہ میں نے شرم کیا کہ اپنے منہہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے منہہ کے سامنے کروں اور اپنے رخسارہ کو پھرا اور
آنحضرت کے منہہ کے سامنے کیا تب آنحضرت نے میرے
رخسارہ پر بوسہ دیا تب میں جاگا تو تمام گھر میں مشک کی خوشبو
پھیلی ہوئی پایا اور آٹھ روز تک میرے رخسارہ سے مشک کی
بو آتی تھی اور شیخ احمد بن ابی بکر رداد صوفی محدث اپنی
کتاب میں اُس سند کے ساتھ جو شیخ مجد الدین فیروز آبادی سے
رکھتا ہی روایت کرتا ہی کہ اقلیسی نے کہا ہی کہ ابوبکر شبلی
ابوبکر مجاہد کے پاس آیا ابوبکر مجاہد تعظیم کے واسطے کھڑا ہو گیا
اور اُسسے معانقہ کیا اور اُسکی دونوں آنکھوں کے درمیان میں
بوسہ دیا تب میں نے کہا کہ اے سیدی تو شبلی کی ایسی تعظیم
کرتا ہی حالانکہ تو بھی اور جتنے بغداد کے لوگ ہیں وے بھی
کہتے ہیں کہ وہ دیوانہ ہی تب ابوبکر مجاہد نے کہا کہ میں نے ویسا کیا

شفا پاتا ہے اور خوف اور گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے اور جو
کسی گناہ میں متہم ہوتا ہے تو اُسکا اُس گناہ سے بری اور پاک
ہونا سب پر کھل جاتا ہے اور دشمنوں پر فتح پاتا ہے اور حق تعالی
راضی ہوتا ہے اور اُسکی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے اور فرشتے
اُسکے حق میں دعا کرتے ہیں اور اُسکا عمل اور مال پاک ہو جاتا
ہے اور بڑھتا ہے اور اُسکی ذات پاک ہو جاتی ہے اور دل
صاف ہو جاتا ہے اور فراغبالی یعنے دل کی بےفکری اور سارے
کاموں میں برکت حاصل ہوتی ہے یہاں تک کہ اسباب میں اور
اولاد میں اور اولاد کی اولاد میں چوتھے طبقہ تک یعنے چار پشت
تک اور قیامت کے ہولوں سے نجات پاتا ہے اور سکرات
یعنے سختی موت کی آسان ہوتی ہے اور دنیا کے ہلاکہ اور تنگی سے
خلاص پاتا ہے اور بھولی ہوئی چیز یاد آ جاتی ہے اور فقر یعنے محتاجی اور
حاجت دور ہو جاتی ہے اور اسلام بحال اور ظلم سے اور رغم الف
کی دعا سے یعنے اُسکی ناک کے خاک میں ملنے کی دعا سے سلامت
رہتا ہے اسواسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص کہ اُس
صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت درود نہ بھیجے وہ بخیل ہے
اور گویا کہ اُسنے اُن پر جفا اور ظلم کیا اور اُنپر دعا کی جاتی ہے
اُسکی ناک کے خاک آلودہ ہونیکی وعلی ہذا القیاس بہت سے
فایدے ہیں جو چاہے جذب القلوب میں دیکھے اور اُسی
تفسیر میں باب کی دوسری فصل میں لکھا ہے کہ سخاوی اور دوسرے

میں نے کہا کہ اللہ تعالی تجھپر رحمت کرے تو کہہ کہ تو کون ہی اُسنے
کہا کہ میں ایک شخص ہون کہ تو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر بہت درود بھیجتا تھا میں اُسکے بدلے آیا ہوں اور مجھکو حکم
ہوا ہی کہ ہر سختی اور پریشانی اور گھبراہٹ میں تیری مدد کروں
انتہی اور اسی فصل میں حضرت علیہ السلام سے روایت کیا
ہی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرمایا جو
شخص کہ کہے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ تو اُسکا
دل پاک کیا جاوے نفاق سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا پانی
سے انتہی اور اُسی فصل میں اِس حکایت کو نقل کیا ہی کہ
لوگوں نے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ طواف اور صفا مروہ کی سعی میں
اور سارے مقام اور ارکان حج میں سید کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے سوا دوسری کسی دعا میں مشغول نہ
تھا لوگوں نے کہا کہ تو دعا ماثورہ کیوں نہیں پڑھتا یعنی حدیث میں
جو ہر ایک مقام میں پڑھنے کی علحدہ علحدہ دعائیں تعلیم کیا ہی اُن
دعاؤں کو تو کیوں نہیں پڑھتا ہے اُسنے کہا کہ میں نے عہد کیا
ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے ساتھ دوسری دعا کو
شریک نہ کرونگا اور اِس عہد کرنیکا سبب یہ ہی کہ جب میرے
باپ نے وفات پایا تب میں نے اُسکے منھہ کو دیکھا کہ گدھے کی
شکل پر ہوگیا ہی اِس حال کو دیکھکے مجھکو بڑا غم ہوا پھر میں
سو گیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اُنکے دامن کو پکڑ

مگر پیغمبر صاحب کو دیکھ کر میں نے خواب میں دیکھا کہ شبلی پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آنحضرت اُسکے آنے سے کھڑے
ہو گئے اور اُسکو گود میں لیا اور اُسکی دونوں آنکھوں کے درمیان میں
بوسہ دیا تب میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ایسی تعظیم آپ شبلی
کی کرتے ہیں فرمایا ہاں وہ بعد نماز کے یہ آیت پڑھتا ہے *
لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ
بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُفٌ الرَّحِيمُ * آیا ہے تم پاس رسول تمہارے
میں کا بھاری ہوتی ہے اُسپر جو تم تکلیف پاؤ تلاش رکھتا ہے
تمہاری ایمان والوں پر شفقت رکھتا مہربان اور اُسکے بعد
مجھپر درود بھیجتا ہے اور وہی شیخ احمد اپنی کتاب مذکور میں
شبلی قدس سرہ سے نقل کرتا ہے کہ شبلی نے کہا کہ میرے
ہمسایوں میں سے ایک شخص مرا تھا اُسکو میں نے خواب میں
دیکھا تب میں نے کہا کہ اللہ تعالی نے تیرے ساتھ کیا کیا اُسنے کہا
کہ کیا پوچھتا ہے کہ بڑی بڑی سختیاں ہوئیں مجھپر گذریں اور
منکر و نکیر کے سوال کی وقت مجھپر نہایت تنگ وقت پڑا میں نے
اپنے دل میں کہا کہ شاید میں دین اسلام پر نہیں مرا ہوں آواز
آئی کہ یہ عذاب اپنی زبان کو دنیا میں بیکار رکھنے کے
سبب سے ہے جب عذاب کے فرشتوں نے میرے عذاب کا
قصد کیا تب ایک مرد خوبصورت پاکیزہ خوشبو والا میرے
اور اُنکے درمیان میں آڑ ہو گیا اور ایمان کی دلیلیں مجھکو یاد دلا دیا

امامت کرتا ہی سو میں نے کہا کہ یہہ رتبہ تو نے کس سبب سے
پایا کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ہزار ہزار حدیث نبوی لکھی اور
ہر حدیث میں میں نے کہا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ یعنی یہہ
حدیث والے نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا یعنی جو شخص کہ مجھ پر ایک درود بھیجتا ہی تو
اُس پر اللہ تعالی دس درود بھیجتا ہی اور یہہ نقل کیا ہی کہ صالح
لوگوں میں سے ایک مرد صالح کے ذمہ پر تین ہزار دینار قرض
ہو گیا تھا صاحب دین نے قاضی کے پاس نالش کیا تب قاضی نے
اُس مرد صالح کو ایک مہینے کی مہلت دیا وہ مرد صالح قاضی کے
پاس سے آیا اور محراب میں تضرع اور انکساری اور عاجزی اور
گریہ و زاری کے ساتھ حضرت پروردگار کے حضور میں نبی مختار
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں مشغول ہو کے تھا مہینے
کی ستائیسوں رات کو کیا دیکھتا ہی کہ کوئی کہنے والا کہتا ہی کہ
اللہ تعالی تیرا قرض ادا کرتا ہی تو علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جا اور
اُسے کہہ کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تین ہزار دینار
میرے قرض ادا کر تاکہ تو مجھکو دے مرد صالح کہتا ہی کہ جب میں
خواب سے بیدار ہوا تو اپنے اندر خوشی کیا پایا لیکن اپنے
دل میں کہا کہ اگر وزیر کہے کہ اس خواب کی سچائی کی کیا نشانی
ہی تو میں کیا کہوں گا اُس دن میں وزیر کے پاس نہ گیا پھر دوسرا

لیا اور اپنے باپ کی شفاعت کیا اور اس حال کا سبب
پوچھا فرمایا کہ وہ سود خور تھا اور جو شخص کہ سود خور ہوتا ہی اُسکی
جزا دنیا اور آخرت میں ایسی ہوتی ہی ولیکن باپ میرا ہر رات
کو سونیکے وقت سو بار مجھپر درود بھیجتا تھا اس سبب سے میں
نے اُسکی شفاعت کیا اور شفاعت قبول ہو گئی پھر میں بیدار
ہوا اور اپنے باپ کے منھہ کو دیکھا کہ مثل چودھویں رات کے
چاند کے ہو گیا ہی اور اُسیکے دن کے وقت ہی ہاتف سے یعنے
غیب سے آواز دینے والے سے سنا کہ کہتا ہی کہ سبب
عنایت اور بخشش دینے اللہ جل وعلا کا تیرے باپ کو اُسکا صلوٰۃ
اور سلام بھیجنا ہو اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور نقل کرتے
ہیں کہ علم حدیث کے طالب علموں میں سے کسیکو لوگوں نے خواب
میں دیکھا کہ وہ کہتا ہی اللہ رب العزت جل جلالہ نے مجھے بخش
دیا اور سارے مجلس کے لوگوں کو بخش دیا جو اُس مجلس میں
حدیث سنا کرتے تھے سبب ذکر درود کے اُس حضرت پر کہ
اس علم شریف کے پڑھنے کے لوازمہ میں سے ہی یعنے حدیث
پڑھنے میں بار بار صلی اللہ علیہ وسلم کہنا ہوتا ہی اور شیخ جلال
الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کتاب جمع الجوامع کے دیباچہ میں
لکھتے ہیں کہ ابن عساکر اپنی تاریخ میں حفص بن عبد اللہ سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے ابو زرعہ کو بعد موت کے خواب میں دیکھا
کہ دنیا کے آسمان یعنے پہلے آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھتا

قطع نکرنا اور مجکو جو حاجت پڑے مجکو حکم کرنا پھر اُس تین ہزار
دینار کو مین قاضی کے پاس لیگیا تا کہ قاضی کے سامھنے مین صاحب دین کو
دوں صاحب دین کو دیکھا کہ مظلوم اور دیوانہ بناہوا قاضی کے پاس
آیا ہی مین نے دینار ون کو گن دیا اور شمار اقصہ اُسسے بیان کیا قاضی
نے کہا کہ یہہ سب بزرگی اسکی ور برکو کیوں ملی مین نے میرا قرض ادا
کیا تب صاحب دین نے کہا کہ یہہ سب بزرگی ہم لوگون کو کسواسطے
ہوگی مین سزاوار زیادہ ہوں کہ مجکو اُس قرض سے بری کرون مین
نے اسادین معاف کیا اللہ اور اُسکے رسول کے واسطے سب قاضی
نے کہا کہ خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے مین
نے جو نکالا ہی سو اُسکو پھر نہ لونگا وہ مرد صالح کہتا ہی کہ مین وہ
سب مال لیکر اپنے گھر آیا اور حق تعالی کی نعمت کا بہت شکر
بجالایا وللہ الحمد وعلی رسولہ الصلوۃ والتحیۃ اور احسان کرنا اللہ ہی کا
کام ہی اور اُسکے رسول پر صلوۃ اور تحیت * دوسرا اینا وہ
اور بات مذکور کی تیسری فصل مین لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دوسرے روز ون سے زیادہ مجپر درود بھیجو
روشن رات مین اور روشن روز مین مراد ہی شب جمعہ
سے اور روز جمعہ سے اور بعضے علمانے کہا ہی کہ شب جمعہ کے
خصوصیات سے ہی کہ آنحضرت ساتھ ذات شریف اپنے کے اُس
شخص کے صلوۃ اور سلام کا جواب دیتے ہین جو اُن پر اُس
شب مین صلوۃ اور سلام بھیجتا ہی منفا خرا لاعلام مین حدیث

رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ جو پہلی
رات کو حکم فرمایا تھا وہی حکم مجھکو فرماتے ہیں بڑی خوشحالی کے
ساتھ میں خواب سے اُٹھا و لیکن مقتضای طبع بشریت کے اُس
روز بھی علی بن عیسی وزیر کے پاس گیا تیسری رات کو پھر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہوں کہ مجھے میرے وزیر کے
پاس نہ جانے کا سبب پوچھتے ہیں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
میں اِس خواب کی سچائی کی نشانی چاہتا ہوں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اِس بات پر مجھکو شاباشی دیا اور فرمایا کہ اگر
وزیر نشانی طلب کرے تو اُسے کہنا کہ ہر روز بعد نماز صبح کے
آفتاب کے طلوع ہونے تک قبل اسکے کہ تو کسی سے بات کرے
پانچ ہزار بار تحفہ درود کا تو میرے حضور میں بھیجا کرتا ہے اور اِس
تیرے راز کو کوئی شخص نہیں جانتا ہے سوائے اللہ تعالی اور
کراماً کاتبین کے پھر خواب دیکھ کے میں وزیر کے پاس گیا اور
قصہ خواب کا اُسے بیان کیا اور جو نشانی آپ نے ارشاد کیا تھا
سو ظاہر کیا وزیر خوشحال ہوا اور کہا مرحبا رسول رسول اللہ حقا یعنے
بڑی خوشی کی بات ہے کہ اللہ کے قاصد کا قاصد سچا ہے سو میرے
پاس آیا بعد اسکے تین ہزار دینار میرے پاس لایا اور کہا کہ اسے
تو اپنا قرض ادا کر اور تین ہزار دینار اور بھی لاکے دیا اور کہا
کہ اسے اپنے عیال کا نفقہ کر اور تین ہزار دینار اور بھی لاکے دیا
اور کہا کہ اسے تجارت کر اور مجھکو قسم دیا کہ تو مجھسے دوستی کا علاقہ

اور درود بھیجنے [illegible] لوگ اور صدیق لوگ
اور شہید لوگ اور صالح لوگ [illegible] سب رحم کرنے والوں
سے زیادہ رحم کرنے والے اور مقاصد [illegible] میں سعید بن المسیب
سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص کہ درود بھیجے مجھ پر جمعہ کے دن [illegible] بخشے جاویں اس کے
گناہ اسّی برس کے اور اسی باب کی [illegible] میں کہا کہ جمعرات
یعنی پنجشنبہ کے روز درود بھیجنے کی [illegible] ایک حدیث
آئی ہے مقاصد الاسلام میں لایا ہے کہ حدیث میں آیا ہے [illegible]
بھیجا کریگا مجھ پر جمعرات یعنی پنجشنبہ کے دن [illegible]
کبھی محتاج ہوگا ۳ مراد اعادہ اسی باب کی پانچویں [illegible]
لکھا ہے کہ اس میں شک نہیں کہ سارے مقام جن میں اور [illegible]
کی جگہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا مستحسن اور مستحب
ہے و لیکن علماء نے چند مقام کو جہاں جہاں اس درود کی فضیلت
کے مستحب ہونے کی بہت تاکید اور فضیلت آئی ہے شمار کیا ہے
اور وہ سب جو دیکھنے میں آیا سو یہ کئی مقام ہے جو بیان ہوتا ہے ۲
۱ طہارت کے پیچھے یہاں تک کہ تیمم کے بعد اور نماز میں تشہد کے ۳
بعد اور شافعی لوگوں کے نزدیک قنوت کے بعد بھی اور نماز ۴
کے بعد اور اذان اور اقامت کے بعد اور رات کو سوتے ۵
کے وقت تہجد کی نماز کے واسطے اور بعد وضو اور ۶ کے لیے جب
اللہ تعالیٰ کا حمد کرے سب درود بھیجے مانند الحمد للہ رب العالمین

روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ بھیجے ہر شب جمعہ میں سو بار درود بھیجے اللہ تعالی اُسکی سو حاجت
بر لاوے ستر حاجت دنیا کی حاجوں میں سے اور تیس حاجت
آخرت کی حاجتوں میں سے اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص
کہ جمعہ کے روز ہزار بار یہہ درود پڑھے جب تک کہ اپنے ٹھکانے
کی جگہہ بہشت میں نہ دیکھے دنیا سے انتقال نکرے وہ درود
یہہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ یا اللہ رحمت
بھیج تو محمد پر اور اُنکے آل پر ہزار ہزار بار یعنے دس لاکھ بار سخاوی
نے نقل کیا کہ حدیث مرفوع میں آیا ہی جو شخص کہ سات جمعہ میں ہر
روز سات بار یہہ درود پڑھے اُسکے واسطے میری شفاعت
واجب ہو جاوے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ
لَکَ رِضَاءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاٰتِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ
وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَازَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ
وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ
وَالصَّالِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یا اللہ درود بھیج محمد پر اور
آل محمد پر ایسا درود کہ ہو تیری خوشی کے لایق اور اُنکے حق
ادا ہو نیکے لایق اور دے تو اُنکو وسیلا اور مقام محمود جسکا تو
نے اُنکو وعدہ فرمایا ہی اور جزا دے اُنکو ہماری طرف سے جیسے
جزا کے وے سزاوار ہیں اور جزا دے ہماری طرف سے اُنکو سے
افضل جزا کہ جزا دیا تو نے کسی نبی کو اُسکی اُمت کیطرف سے

مقام ہے اور (۳۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار یعنے نشان دیکھنے
کے وقت جس طرح سے کوئی لباس یا موئے مبارک ہے اور (۳۳)
جن جن مقام میں آنحضرت صلعم حاضر ہوئے اور تشریف فرما ہوئے
ہیں مانند قبا اور مدینہ منورہ اور وادی بدر اور جبل اُحد اور
مانند اُسکے اور (۳۴) کچھ نفع اور فائدہ پانیکے وقت اور (۳۵) بیچنے اور
خریدنے کے وقت اور (۳۶) وصیت لکھنے کے وقت اور (۳۷) سفر کے
ارادہ کرنیکے وقت اور (۳۸) سواری پر سوار ہونے وقت اور (۳۹)
منزل پر اُترتے وقت اور (۴۰) بازار جانیکے وقت اور (۴۱) بازار میں
داخل ہونیکے وقت اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جس
بازار میں کہ خرید و فروخت میں لوگوں کا مشغول رہنا اور اُنکی
غفلت زیادہ دیکھتے تھے اُس بازار میں آتے تھے اور (۴۲) د اور (۴۳)
صلوٰۃ کہتے تھے اور (۴۴) دعوت میں حاضر ہونیکے وقت اور دعوت سے
پھرنیکے وقت اور (۴۵) گھر میں داخل ہونیکے وقت اور حاجت در پیش
ہونیکے وقت اور (۴۶) احتیاج کے خوف کیوقت یعنے جب ڈرے
کہ اسکو احتیاج ہوگی کیونکہ احتیاج بھی بڑی مصیبت ہے کہ کبھا ہی
سخت مزاج اور لاپروا آدمی ہوتا ہے احتیاج ہونے سے
(۴۷) نرم مزاج ہو جاتا ہے اور لوگوں کی خوشامد کرتا ہے اور لونڈی اور
غلام کے بھاگنے کے وقت اور (۴۸) غم اور سختی کے وقت اور (۴۹)
طاعون یعنے وبا کیوقت اور (۵۰) ڈوبنے کے خوف کیوقت اور
(۵۱) کان بولنے کیوقت پھر عبارت ملا کے ذَکَرَ اللّٰہُ مَنْ ذَکَرَنِیْ بِخَیْرٍ

نام ذکر کیا جاوے اور جہاں اسم شریف آں صلعم کا لکھا جاوے
اور حدیث میں آیا ہی جو شخص کہ درود لکھتا ہی بیچ کتاب میں
ہمیشہ اُسکے واسطے فرشتے استغفار کیا کرتے ہیں جب تک
کہ نام اُس کتاب میں ہوتا ہی اور اس حدیث کو بہت سے
علمای حدیث نے روایت کیا ہی ولیکن سند اسکی ضعیف ہی اور
ابن جوزی نے اسکو موضوع کہا واللہ اعلم بہر حال کہا ہی کہ
ابن جوزی کا موضوع کہنا کم معتبر ہی نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص
تھا کہ بسبب بخل کاغذ کے بجای صلعم پر درود نہیں لکھتا تھا
اُسکا ہاتھ سڑ کے گر گیا اور دوسرا شخص تھا کہ فقط صلی اللہ علیہ
لکھتا تھا اور اُسکے ساتھ وسلم کا لفظ نہیں ملاتا تھا خواب میں حضرت
سید انام علیہ الصلوہ والسلام نے اُسپر عتاب کیا اور ارشاد
فرمایا کہ تو اپنی تئیں چالیس نیکیوں سے کسواسطے محروم کرتا ہی
یعنے لفظ وسلم میں چار حروف ہیں اور ہر حرف کے بدلے میں دس
نیکیاں ہیں تو اس حساب سے ثواب اس لفظ کا چالیس نیکیاں
ہوتی ہیں اور اسی قسم سے ہی جو بعضے رمز اور اشارات پر
کفایت کرتے ہیں جیسا کہ بعضے لکھنے والے علامت صلعم کی ص اور م
یا صلعم رکھتے ہیں اور رمز علیہ السلام کا عم اور مہم کرتے ہیں
و علی ہذا القیاس نقل کرتے ہیں کہ ایک مرد کو خواب میں دیکھا
اُس سے پوچھا کہ حق تعالی نے تجھسے کیا معاملہ کیا اور تجھکو کس صفت
سے بخشا کہا کہ رسول اللہ کا نام لکھنے کے پاس میں صلعم لکھتا تھا

اُس شخص کو اللہ یاد کرے جسنے مجکو یاد کیا تھا اُسی کے ساتھ
اور پانوں میں جوتی پہنے چڑھنے کے وقت اور چھینکنے کیوقت
اور کسی بھولی چیز کو یاد کرنیکے وقت اور بھول جانیکے خوف
کیوقت اور مولی کھانیکے وقت اسواسطے کہ اس میں حدیث
آئی ہی اور پرمن سے پانی پینے کیوقت اور گدھا بولنے کیوقت
اور گناہ ہونے کے بعد تاکہ اُسکا کفارہ ہو جاوے
اور دعا کے اول و آخر میں اور مسلمان بھائی اور یار اور
مصاحب کی ملاقات کیوقت اور اپنے گروہ کے لوگونکے جمع
ہونیکے یعنے جمع ہو نیکے وقت متفرق ہونیکے قبل اور مجلس سے اُٹھنے
کے وقت غیبت سے بچے رہنے کیواسطے اور ہر اجتماع یعنے
جمع ہوتے اور میلے میں جو اللہ کی واسطے اور شعائر اسلام
کی واسطے ہو اور قرآن شریف کے ختم کرنیکے وقت اور
قرآن شریف حفظ ہو جانیکی دعا میں اور ہر کلام کے شروع کرتے
وقت جو کلام کہ منع نہیں ہی اور ابتدا میں درس دینے اور علم کے
جاری کرنے اور وعظ کہنے کے اور حدیث کی قراءت کے اول
اور آخر میں اور کسی چیز کے مسند کرنیکے وقت اور بعضے علمای
مالکیہ نے تعجب کے مقام میں درود کے ذکر کو مکروہ کہا ہی جیسا کہ
سبحان اللہ اور نہایت حرام کام کیوقت اور تجارت کا مال و اسباب
دکھانیکے وقت ہمارے مذہب میں بھی منع ہی اور درود کے
مستحب ہونیکا بڑی تاکید کا وہ مقام ہی جہاں رسول اللہ صلعم کا

علیہ وسلم کی قبر پر اور منفا خرالاسلام میں نقل کرتا ہی کہ جو شخص
کہ جمعہ کے روز ہزار بار درود بھیجے اس عبارت کے ساتھ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ یا اس درود بھیجے جو محمد پر ایسے محمد
کہ نبی امی ہیں تو وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب
میں دیکھے یا جگہ اپنی بہشت میں دیکھے اور اگر نہ دیکھے تو اسکو
مکرر بھیجے بار بار کرے پانچ جمعہ تک اللہ تعالی کے فضل سے وہ ضرور
دیکھیگا جو اسکو خوش کریگی اور جو شخص کہ جمعہ کی شب کو
دو رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ گیارہ
بار آیت الکرسی اور گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے اور بعد سلام
کے سو بار درود پڑھے اس عبارت کے ساتھ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ یا اس درود بھیجے جو محمد پر ایسے محمد
کہ نبی امی ہیں اور انکے آل پر اور سلام بھیجے تو وہ شخص حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھے اگر اسکا
نصیب ہوگا تو تین جمعہ سے نہ گذریگا انشاء اللہ تعالی اور بیشک
آزمایا ہی اسکو بعضے فقرائے والحمد للہ اس بات کا اشارہ مصنف
اپنی طرف کرتے ہیں اور یہ بھی روایت ہی کہ جو شخص کہ شب
جمعہ کو دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے
قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پچیس بار پڑھے اور بعد سلام کے ہزار بار درود

اس سبب سے مجھکو بخشا اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا
پوچھا کہ حق تعالی نے تجھسے کیا معاملہ کیا کہا کہ مجھپر رحمت کیا اور
میری مغفرت کیا اور مجھکو بہشت میں اٹھا کے لے گئے جیسا کہ عروس
یعنے دولہ کو لیجاتے ہیں اور مجھپر موتی اور یاقوت نثار کیا جیسا کہ
دولہ پر نثار کرتے ہیں سبب کاہے پہر کہا کہ لکھنے میں صَلَّى اللّٰهُ
عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ
الْغَافِلُوْنَ * درود بھیجے اللہ محمد صلعم پر شمار اس چیز کے کہ ذکر
کریں اسکو ذکر کرنیوالے اور شمار اس چیز کے کہ غافل ہوں
ذکر اسکے سے غافل لوگ * چہارم فائدہ * اسی باب کی چھٹیں
فصل میں لکھا ہے کہ پیغمبر صلعم کو خواب میں دیکھنے کی بزرگی کے
پانیکے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ ملازمت یعنے ہمیشہ
دن رات طہارت کے ساتھ اس عبارت کے ساتھ درود پڑھتا رہے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلِّمْ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ یا اللہ رحمت
بھیج تو محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ دوست رکھتا ہے تو اور پسند
کرتا ہے تو انکے واسطے رحمت بھیجنا اور اس درود کی ملازمت
سے بھی یہ سعادت حاصل ہوتی ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ
فِي الْاَرْوَاحِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ یا اللہ رحمت بھیج تو روحوں میں سے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی روح پر یا اللہ رحمت بھیج تو جسموں میں سے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے جسم پر اللہ رحمت بھیج تو قبروں میں سے محمد صلی اللہ

اگرچہ اس طریق میں عدد درود کا بھی تہنا ذکر کیا ولیکن اگر اس سعادت کا طالب اس دعا کو درود پڑھنے کے بعد پڑھے تو شک نہیں ہی کہ اتم اور اکمل ہو گی یعنے اس دعا کی زیادہ تاثیر ہو گی اور اس سعادت کے حاصل کرنے کے واسطے اور بھی طریق بیان کیا ہی اور سبکا خلاصہ یہہ ہی کہ ظاہر اور باطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یاد کرنے میں استغراق ہو اور غرق رہے اور درود کا زیادہ پڑھنا اور ہمیشہ متوجہ رہنا اور اللہ ہی تو فیق دینے والا ہی تمام ہوا مضمون جذب القلوب کا یہہ خاکسار کہتا ہی کہ اس خلاصہ کی یہہ شرح ہی کہ اللہ تعالی کی ذات پاک کی ذکر اور یاد تو برابر رہیگی مگر اسکی محبت کے جوش سے اسکے رسول کی اتباع کرنے کے واسطے اسکی صفات کا مظہر کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ کے جیسا کہ رابطہ القلب با لشیخ ہوتا ہی ویسا ہی دل میں انکا خیال بھی جمار ہے اور محبت کے جوش کے سبب سے زبان پر بھی انکا ذکر جاری رہے مثلاً کہا رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ فرمایا انکی شکل ایسی تھی لباس ایسا تھا وعلی ہذا القیاس حضرت ابونا آدم علی نبینا وعلیہ السلام نے جو اپنے بیٹے شیث کو

پڑھے اس عبارت کے ساتھ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الاُمِّیِّ درود
بھیجے اللہ نبی امی پر تو دیکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اور
سعید بن عطا سے مروی ہے کہ جو شخص کہ پاک بچھونے پر سوئے
اور سونے کے وقت یہ دعا پڑھے اور اپنے داہنے ہاتھ کو بجائے تکیہ
کے رکھ کے سو رہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب
میں دیکھے وہ دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ بِجَلَالِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ
اَنْ تُرِیَنِیْ فِیْ مَنَامِیْ وَجْهَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُؤْیَةً
تُقِرُّ بِھَا عَیْنِیْ وَتَشْرَحُ بِھَا صَدْرِیْ وَتَجْمَعُ بِھَا شَمْلِیْ وَتُفَرِّجُ بِھَا کُرْبَتِیْ
وَتَجْمَعُ بِھَا بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی ثُمَّ
لَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ اَبَدًا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ * یا اللہ میں تجھ سے
مانگتا ہوں تیری ذات بزرگ کی بزرگی کے وسیلہ سے یہ
کہ دکھاوے تو مجھکو خواب میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا چہرہ مبارک ایسا دکھانا کہ ٹھنڈی کر دے تو اس سے
میری آنکھ کو اور کھول دے تو اس سے میرے سینہ کو اور جمع
کر دے تو اس سے میری پراگندگی کو اور کھول دے تو اس سے
میری غم کو اور آسان کر دے تو مجھکو اور انکو قیامت کے
دن درجات بلند میں پھر جدا نکرے تو مجھکو اور انکو کبھی
اے سارے رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے

وصیت کیا تھا کہ جب تو یاد کرے اللہ تعالی کو تو آپ کے
ساتھ ہی یاد کر محمد صلی اللہ علیہ و سلم کو سو اس
مضمون سے بھی یہی بات سمجھی جاتی ہی اور اُنکی صورت
مثالی کی طرف ہمیشہ متوجہ رہے اس حاکسار پر
اس مراقبہ کی تعلیم اللہ تعالی نے آسان کردیا ہی
والحمد للہ علی ذلک و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد
و علی آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ
و اتباعہ و یوابہ اجمعین آمین یارب
العالمین *